عمران سیریز

ڈاجنگ مشن

مظہر کلیم
ایم۔اے

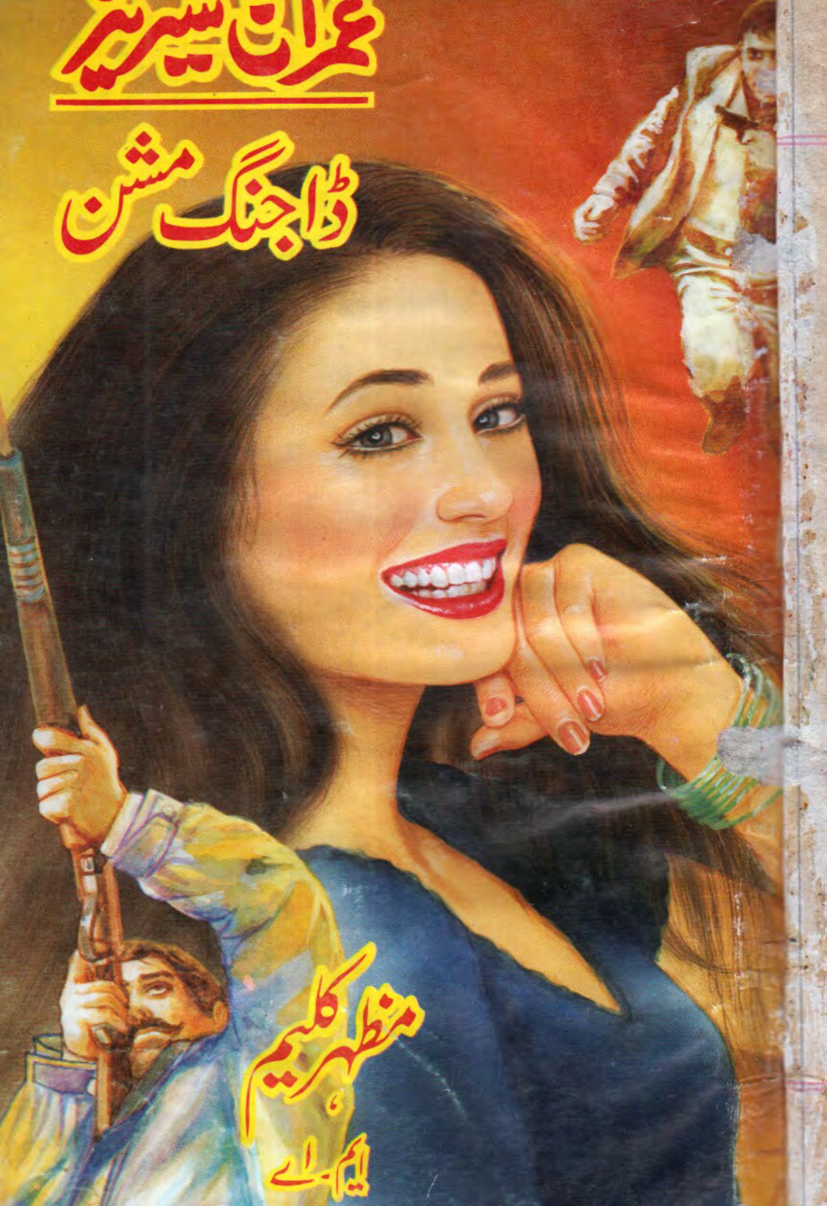

ڈاجنگ مشن

مظہر کلیم ایم اے

ڈاجنگ مشن

عمران اپنے فلیٹ میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اور وہ اس کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان گذشتہ دو روز سے اپنے گاؤں گیا تھا۔ اس لئے ان دنوں عمران کو ناشتے لنچ اور ڈنر کے لئے کسی نہ کسی ہوٹل کا رخ کرنا پڑتا تھا۔ لیکن صبح ناشتے کے لئے جاتے ہوئے اسے بے حد بوریت ہوتی تھی۔ اس لئے اس نے ایک ہوٹل انتظامیہ سے بات کی جن کی ہوم سروس بھی تھی اور ہوٹل کا آدمی عین وقت پر اسے نہ صرف ناشتہ سپلائی کرتا تھا بلکہ اس کی فرمائش پر چائے کا ایک بڑا فلاسک بھی دے جاتا تھا۔ اسطرح عمران ناشتہ بھی فلیٹ پر کر لیتا تھا اور پھر اطمینان سے بیٹھ کر مطالعے کے ساتھ ساتھ چائے بھی پیتا رہتا تھا۔ البتہ لنچ اور ڈنر وہ ہوٹل میں جا کر کرتا تھا۔ اس وقت بھی وہ کتاب کے مطالعے کے ساتھ ساتھ چائے کی چسکیاں لے رہا تھا کہ یکلخت کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"یہ کون آگیا"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کتاب کو میز پر رکھا۔ اسی لمحے کال بیل دوبارہ بج اٹھی۔

"آرہا ہوں بھائی۔ اب میں تمہاری کال بیل کے انتظار میں دروازے پر تو کھڑا ہونے سے رہا۔۔۔۔" عمران بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کیطرف بڑھ گیا۔

"کون ہے" عمران نے دروازے کے قریب جا کر اونچی آواز میں پوچھا۔

"میرا نام جہاں خان ہے اور مجھے سر سلطان نے بھیجا ہے۔" باہر سے ایک بھاری سی اجنبی مردانہ آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے دروازہ کھولا۔ دروازے پر ایک آدمی موجود تھا۔ چہرے مہرے اور

انداز سے وہ کسی ایجنسی کا آدمی لگ رہا تھا۔

"آپ کا نام علی عمران صاحب ہے" اس آدمی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"علی عمران صاحب نہیں صرف علی عمران اور یہ صرف میں نے ویسے ہی ساتھ کہہ دیا ہے۔ علی عمران نام ہے میرا۔ آیئے تشریف لایئے" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

"شکریہ۔" جہاں خان نے اندر آتے ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران نے اس کے عقب میں دروازہ بند کیا اور پھر وہ اس آدمی کو ساتھ لیکر ڈرائینگ روم میں آگیا۔

"تشریف رکھیں۔ میں آ رہا ہوں" عمران نے کہا تو جہاں خان سر ہلاتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔ جبکہ عمران پہلے کچن میں گیا اور اس نے وہاں سے دو خالی پیالیاں اٹھائیں اور ریفریجریٹر سے سنیکس کی پلیٹیں اٹھا کر ٹرے میں رکھیں اور پھر سٹنگ روم میں جا کر اس نے فلاسک میں موجود چائے دونوں پیالیوں میں ڈالی اور ٹرے اٹھائے وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔

"اوہ۔ آپ نے خود تکلیف کی ہے" جہاں خان نے چونک کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس بہانے سے میں خود بھی پی لوں گا۔ ویسے میرا باورچی چھٹی پر ہے۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرے میز پر رکھ کر اس نے سنیکس کی پلیٹیں اور چائے کی پیالیاں ٹرے سے اٹھا کر میز پر رکھیں اور خالی ٹرے کو ایک طرف رکھ دیا۔

"آپ پلیز سر سلطان کو فون کر لیں" جہاں خان نے کہا۔

"کیوں مجھے تو آپ پر کوئی شک نہیں ہے۔ میں نے تسلیم کر لیا ہے کہ آپ کا نام جہاں خان ہے اور آپ کو سر سلطان نے بھیجا ہے۔" عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا تو جہاں خان کے چہرے پر ہلکی سی

شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں کسی شک کی وجہ سے ایسا نہیں کہہ رہا جناب۔ یہ حکم سر سلطان صاحب نے خود دیا ہے کہ میں آپ سے بات کرنے سے پہلے آپ کو کہوں کہ آپ انہیں فون کر لیں۔" جہاں خان نے کہا تو

عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تپائی پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"سر سلطان کی خدمت اقدس میں میرا اسلام عرض کرو اور ساتھ ہی انہیں بتا دو کہ میں فلیٹ پر موجود ہوں۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تو جہاں خان جو چائے پی رہا تھا بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ نے بات نہیں کی ان سے" جہاں خان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں خان صاحب ہمارے ملک میں فون کالز بے حد مہنگی ہیں۔ اتنا بل آتا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ فون اٹھا کر آدمی اپنے سر پر مار لے۔ جبکہ سرکاری فون کا کوئی بل نہیس آتا۔ اب میں پی اے کو کہتا پھر وہ سلطان سر سے بات کراتا۔ پھر سر سلطان کوئی لمبی کہانی سناتے۔ اسطرح کال لمبی ہو جاتی اور میرے فون کا میٹر ہنڈرڈ میٹر ریس لگاتار ہتا تو آپ ہی بتائیں کہ بل کتنا آتا۔ اب وہ خود فون کریں گے تو میری طرف س چاہے دس روز بات کرتے رہیں۔ کیونکہ فی الحال بات سننے کا کوئی بل نہس آتا" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جہاں خان کے چہرے پر پہلے سے زیادہ الجھن کے تاثرات ابھر آئے

لیکن وہ خاموش رہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے نہ صرف ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا بلکہ ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر، ہیچ مدان، بندہ نادان علی عمران ولد سر عبدالرحمان ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بہ زبان خود بلکہ بدہان خود از فلیٹ خود سے بول رہا ہے۔ "عمران کی زبان میر ٹھ کی قینچی کی طرح رواں ہو گئی تھی۔ اور سامنے بیٹھے جہاں خان کے چہرے پر الجھن اور حیرت کے تاثرات بیک وقت ابھر آئے تھے۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ جہاں خان تمہارے پاس پہنچ گیا ہے۔ "دوسری طرف سے سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"جی ہاں نہ صرف پہنچ گئے ہیں بلکہ اب میرے سامنے فلیٹ کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے چائے نوش فرما کر مجھے ممنون کر رہے ہیں۔ "عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہوئی۔

"یہ تم فضول لمبی بات کیوں کر رہے ہو" سر سلطان نے چونک کر کہا

"اس لئے کہ سرکاری فون سے کال ہو رہی ہے۔ جس کا کوئی بل نہیں آتا۔ اگر میرے فون سے کال ہو رہی ہوتی تو میں صرف یس اور نو کے علاوہ اور کچھ نہ بولتا اور آپ تو نہیں جانتے کہ فون کالز کس قدر مہنگی ہیں۔ کیونکہ آپ کے دفتر کا فون سرکاری ہے اور اس پر ہونے والی کالز کا بل حکومت پاکیشیا ادا کرتی ہے۔ جبکہ مجھے یہ بل خود ادا کرنا پڑتا ہے اور آپ کو تو معلوم ہے کہ مجھے کبھی کبھار ہی ایک چھوٹا سا چیک ملتا ہے۔ "عمران نے ایک بار پھر لمبی بات کرتے ہوئے کہا۔

"سنو عمران۔ جہاں خان کا تعلق شمالی علاقوں کی ایک سرکاری خفیہ ایجنسی سے ہے۔ جس کا نام ایس ایس ڈبلیو ہے۔ اس ایجنسی کے ذمے وہاں موجود خفیہ لیبارٹریوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ وہاں کے سرداروں کی سرگرمیوں کو چیک کرنا بھی ہے۔ اس ایجنسی کے سربراہ کرنل جبار خان ہیں۔ جن کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے رہا ہے۔ انہوں نے جہاں خان کو میرے پاس ایک خط دے کر بھیجا ہے۔ اس خط کے مطابق وہاں ایک آدمی کو مشکوک سمجھ کر گرفتار کیا گیا تھا۔ اس سے پوچھ گچھ پر معلوم ہوا کہ اس کا تعلق کافرستان کی ایک خفیہ

ایجنسی جسے سپیشل ایجنسی کہا جاتا ہے اور وہ یہاں خفیہ میزائل اڈے کو چیک کرنے کے لئے آیا تھا۔ اس آدمی نے پوچھ گچھ کے دوران خودکشی کر لی۔ کرنل جبار خان نے جہاں خان کو اس لئے بھیجا ہے کہ میں حکومت پاکیشیا سے کہہ کر کافرستان میں اس سپیشل ایجنسی کا خاتمہ کراؤں۔ میں نے اس لئے اسے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم اس سے تفصیلی بات چیت کر کے اپنے چیف کو رپورٹ دو۔ اس کے بعد چیف خود ہی کوئی فیصلہ کر لیں گے۔ اللہ حافظ" سر سلطان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی آخر میں اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"سر سلطان نے میرے بارے میں آپ کو کیا بتایا ہے "عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں سامنے بیٹھے ہوئے جہاں خان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انہوں نے بتایا تھا کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی ہیں اور انہوں نے آپ کے بارے میں تفصیل بھی بتائی تھی۔۔۔۔۔۔" جہاں خان نے جواب دیا لیکن اس کی نظر میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید عمران کی یکلخت سنجیدگی نے پھر اسے حیرت میں مبتلا کر دیا تھا۔

"اس آدمی کا نام جسے پکڑا گیا تھا۔ اور کیوں اسے مشکوک کہا گیا تھا اور اس سے کیا معلومات حاصل ہوئیں اور وہ کیسے ہلاک ہو گیا۔ اس کے پاس سے کیا سامان برآمد ہوا۔ یہ ساری تفصیل بتا دیں تاکہ میں چیف کو تفصیلی رپورٹ دے سکوں "عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ سر سلطان کی بات سن کر غیر ارادی طور پر اس لئے سنجیدہ ہو گیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ شمالی علاقوں میں انتہائی خفیہ طور پر میزائلوں کا ایک ایسا اڈا بنایا گیا ہے۔ جس سے کافرستان کے تقریباً ہر بڑے شہر کو ٹارگٹ بنایا جا سکتا ہے اور یہ سپر میزائل تھے جو ایٹمی وار ہیڈ بھی لے جا سکتے تھے۔ اس لئے اگر اس

اڈے کے بارے میں کافرستان کو معلوم ہو جاتا تو وہ اپنی پوری قوت اسے تباہ کرنے میں جھونک دیتا۔

سر سلطان کے کہنے پر اس اڈے کی سیکورٹی کا پلان عمران نے خود تیار کیا تھا۔ گو وہ خود کبھی اڈے پر نہیں گیا تھا لیکن اسے اس کے محل و قوح کا علم تھا۔ اس لئے اس اڈے کے بارے میں سن کر وہ سنجیدہ ہو گیا تھا اور پھر جہاں خان نے اسے تفصیل بتا دی اور اس آدمی کی تصویر بھی دی اور ساتھ ہی اس سے بر آمد ہونے والے کاغذات بھی۔ عمران نے ان کاغذات کو دیکھا۔ ان کاغذات کے مطابق اس آدمی کا نام عقیل خان تھا۔ اور وہ شمالی علاقہ جات کے ایک ایسے علاقے کا رہنے والا تھا جو کافرستان کی سرحد پر تھا اور وہ شمالی علاقوں میں واقعی ایک بڑے ہوٹل میں سامان کی سپلائی کا کام کرتا تھا اور سامان کی سپلائی کے لئے اسے شمالی علاقوں میں ہر جگہ آنا جانا پڑتا تھا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ اس پر شک کیسے پڑا تھا" عمران نے پوچھا۔

"میں ایک پہاڑی درے سے گزر رہا تھا کہ اچانک میں نے ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی سنی تو میں چونک پڑا اور پھر مجھے ایک چٹان کی اوٹ میں یہ آدمی دکھائی دیا۔ میں نے چیک کیا تو یہ آدمی ایک جدید ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا تھا۔ جب اس کی بات ختم ہوئی تو میں نے اچانک حملہ کر کے اسے بے ہوش کر دیا۔ پھر میں نے اپنے ساتھیوں کو بلوایا اور اسے ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا گیا۔

چیف نے اس سے پوچھ گچھ کی۔ ٹرانسمیٹر ایکریمین ساخت کا تھا۔ وہ خاصا سخت جان آدمی ثابت ہوا۔ بہر حال اس پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کر لی گئیں۔ پھر اسے ایک کمرے میں بند کر دیا گیا لیکن پھر جب اس کو دوبارہ چیک کیا گیا تو وہ مر چکا تھا اس نے دیوار سے سر ٹکرا ٹکرا کر خود کشی کر لی تھی۔ جہاں خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اسے اڈے کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا۔" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں اس نے بتایا تھا کہ اسے محل و قوع کا علم ہو گیا تھا۔ لیکن مزید تفصیل معلوم نہیں ہوئی تھی اور وہ اس سلسلے میں اپنے خاص آدمی کو کال کر رہا تھا تا کہ اسے یہ معلومات مہیا کر سکے کہ اسے پکڑ لیا گیا۔" جہاں خان نے جواب یدا۔

"ٹھیک ہے اب میں تفصیلی رپورٹ چیف کو دے دوں گا۔"

عمران نے کہا۔

"مجھے اجازت دیجئے۔" جہاں خان نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا اور وہ اسے دراوزے سے باہر چھوڑ کر دروازہ بند کر کے واپس آیا اور اس نے صوفے پر بیٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو۔" رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ

ہی اس نے جہاں خان کی امداور اس کی بتائی ہوئی تفصیل بتا دی۔

"کیا ہمیں اس اڈے کی حفاظت کرنی ہو گی" بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ ویسے بھی وہاں کے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت ہیں۔ وہ لوگ آسانی سے اسے تباہ نہیں کر سکتے تم ناٹران کو کہہ دو کہ وہ وہاں سپیشل ایجنسی کا کھوج لگائے اور تمہیں تفصیلی رپورٹ دے۔ اس کے بعد دیکھیں گے کیا ہو سکتا ہے اور کیا نہیں۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔۔" بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ریسیور رکھ دیا اور پھر سٹنگ روم میں جا کر اس نے دوبارہ کتاب اٹھالی۔

کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ کرسی پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک بیٹھا شراب پینے میں مصروف

تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا گلاس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"میں وجے بول رہا ہوں۔" اس آدمی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کرم داس بول رہا ہوں باس۔" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے کیوں کال کی ہے۔" وجے نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیا میں ہمارا ایجنٹ عقیل خان پکڑا گیا ہے اور اس نے ایس ڈبلیو کے ہیڈ کوارٹر میں خودکشی کر لی ہے۔ لیکن مرنے سے پہلے اس نے سپیشل وے کے ذریعے رپورٹ دی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ رپورٹ آپ سے تفصیل سے ڈسکس کی جائے" کرم داس نے کہا۔

"ٹھیک ہے آجاؤ" وجے نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر کھنچاؤ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے ایک بار پھر شراب کا گلاس اٹھا کر چسکیاں لینی شروع کر دی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور درمیانے قد اور درمیانے جسم کا ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں فائل تھی۔ اس نے وجے کو سلام کیا۔

"بیٹھو۔" وجے نے کہا اور آنے والا جو کرم داس تھا میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے دکھاؤ" وجے نے کہا تو کرم داس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل اس کے سامنے رکھ دی۔ وجے نے اسے کھولا اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ فائل میں وہ کاغذات تھے۔ اس لئے دونوں کاغذ پڑھنے کے بعد سر اٹھایا اور فائل بند کر دی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو" وجے نے کہا

"باس ہمارے اس ایجنٹ کی وجہ سے سپیشل ایجنسی کا نام سامنے آگیا ہے اور لازماً اس کی رپورٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دی جائے گی اور پہلے تو یہاں موجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن سیکشن ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا اور اگر ہم اس سے ٹریس نہ ہو سکے تو لامحالہ پکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ جائے گی ۔اسطرح ہم الجھ جائیں گے اور ہمارا مشن مکمل نہ ہو سکے گا۔" کرم داس نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ فارن ایجنٹ ہمیں کسی صورت ٹریس نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پاکیشیا میں اپنے ایجنٹوں کے لئے ہم سپیشل ایجنسی ہیں جبکہ یہاں ہم ملٹری انٹیلی جنس کے ماؤنٹین سکیشن ہیں اور ہر ملک کی ملٹری انٹیلی جنس کے ماؤنٹین سیکشن علیحدہ ہوتے ہیں تاکہ پہاڑیوں پر کاروائیاں کی جاسکیں اور دشمنوں کی کاروائیوں کو چیک کیا جاسکے۔ اس لئے وہ لاکھ کوشش کرے ہمیں کس صورت ٹریس نہیں کر سکتا۔ دوسری بات یہ کہ اگر پاکیشا سیکرٹ سروس ہمارے پیچھے یہاں پہنچی تو ہم سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو اطلاع دے دیں گے اور پھر وہ آپس میں ہی الجھ جائیں گے اور تیسری بات یہ کہ مشینری ایک ہفتے میں پہنچ رہی ہے اسے ملٹری کے خصوصی ہیلی کاپٹروں میں کالاگ پہنچا دیا جائے گا اور پھر اس کی مدد سے پہاڑی علاقے میں سرنگ کی کھدائی کا آغاز کر دیا جائے گا۔ جبکہ بظاہر یہ معدنیات نکالنے والی مشینری ہو گی اور ہم نے باقاعدہ اخبارات میں اشتہارات دے کر اس سلسلے میں ٹینڈر طلب کیے ہیں اور پھر جاوا کمپنی کو باقاعدہ سرکاری طور پر ٹھیکہ دیا گیا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ معدنیات کو ٹریس کرنے والے سیٹلائٹ نے کالاگ میں مقناطیس کے ایک بہت بڑے ذخیرے کی نشاندہی کی ہے اور مقناطیس کو نکالنے کے لئے خصوصی مشینری استعمال کی جاتی ہے جبکہ ایسی مشینری کے ساتھ ساتھ ٹی ایس ٹائپ سرنگ کھودنے کی مشینری بھی لائی جائے گی اور پھر کمپنی اپنا کام کرتی رہے گے۔ جب کہ ہم اس مشینری کی مدد سے ٹی ایس ٹائپ سرنگ کو زیر زمین کھود کر

اسے پاکیشائی میزائل اڈے کے نیچے تک پہنچادیں گے اور پاکیشیا اس بارے میں سوچ بھی نہ سکے گا۔ کیونکہ پہاڑی علاقے میں اتنی طویل سرنگ کی کھدائی ناممکن ہوتی ہے۔ جبکہ ایکریمیا کی جدید ترین مشینری آسانی سے یہ کام کرلیتی ہے۔ ٹی ایس ٹائپ ٹنل چونکہ اتنی چوڑی نہیں ہوتی کہ اس میں سے آدمی گزر سکے۔ اس لئے باہر سے اس کے آثار بھی نظر نہیں آسکتے اور مشینری ایک ہفتے میں یہ ٹنل کھودلے گی۔ اس کے بعد اس میں کر اس میگا بم اسی مشینری کے ذریعے اس اڈے کے نیچے پہنچادیئے جائیں گے اور انہیں یہاں سے فائر کردیا جائے گا۔ اسطرح پاکیشیا کا یہ خفیہ اڈا مکمل طور پر تباہ ہوجائے گا اور کوئی اس کی تباہی کو کسطرح بھی ٹریس نہ کرسکے گا" وجے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس بتایا تو یہ گیا ہے کہ اس اڈے میں انتہائی جدید ترین حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں کوئی ایسی مشینری بھی نصب ہو جو زمین کے نیچے بھی چیکینگ کرتی رہتی ہو۔ دوسری بات یہ کہ ٹنل کی کھدائی سے زیر زمین بہرحال ارتعاش پیدا ہوگا اور یہ ارتعاش میزائل اڈے میں موجود چیکنگ مشنیری لامحالہ چیک کرلے گی۔" کرم داس نے کہا۔

"اس اڈے کے بارے میں ہمیں فرید خان سے معلوم ہوا تھا۔ فرید خان اس اڈے کی سیکورٹی میں کام کرتا رہا ہے۔ اس نے جو کچھ

سیکرٹ سروس کے پاس جب تک کوئی مشن نہ ہو اس وقت تک وہ کام نہیں کرتی۔ اسلئے کیوں نہ کوئی جعلی مشن بنا کر انہیں اس کی اطلاع دے دیں۔ اسطرح وہ اس مشن کے چکر میں یہاں آئے گی تو چیف شاگل اسے کور کرلے گا۔" کرم داس نے کہا۔

"اوہ، یہ تم نے بڑی اہم بات کی ہے۔ بیٹھو" وجے نے چونک کر کہا تو کرم داس کا چہرہ چمک سا اٹھا اور وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" باس، اسطرح پاکیشیا سیکرٹ سروس مکمل طور پر الجھ جائے گی۔" کرم داس نے کہا۔

"تمہارے ذہن میں ایسے کسی مشن کی پلاننگ ہے تو بتاؤ" وجے نے پوچھا۔

" جاسیمی شمالی علاقے میں کافرستان کی ایک لیبارٹری ہے۔ اس کے بارے میں اور اس لیبارٹری میں کسی فرضی سائنسی آلے کی اطلاع پہنچادی جائے جو پاکیشیا کے لئے انتہائی نقصان دہ ہو تو لازماً یہ لوگ وہاں پہنچیں گے" کرم داس نے کہا۔

"نہیں ہم کسی سرکاری لیبارٹری کو داؤ پر نہیں لگا سکتے۔ ہمیں کوئی ایسا مشن سوچنا چاہیئے جس کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً آئے بھی سہی اور کافرستان کا کوئی نقصان بھہ نہ ہو" وجے نے کہا۔

" سر پھر ایک ہی مشن رہ جاتا ہے کہ ہم سو برانی پراجیکٹ کے

"یس سر۔ ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ہیلو" چند لمحوں بعد کافرستان کے پرائم منسٹر کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

" وجے بول رہا ہوں سر۔" وجے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی خاص بات ہے جو آپ نے کال کی ہے" دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سر پندرہ منٹ کا وقت چاہئے تھا لیکن فوراً۔ ایک اہم معاملہ آپ کے نوٹس میں لا کر آپ سے ہدایات لینی ہیں۔" وجے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوکے۔ آجاؤ" پرائم منسٹر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تو وجے نے ریسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کیطرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ وجے سپیشل ایجنسی کا چیف تھا۔ ملٹری میں اس کا عہدہ کرنل کا تھا۔ یہ اسپیشل ایجنسی کافرستان کے نئے پرائم منسٹر نے انتہائی اہم ترین معاملات کو ڈیل کرنے کے لئے قائم کی تھی اور اسے خفیہ رکھنے کئے لئے طے کیا گیا تھا کہ اس میں کام کرنے

والے تمام افراد عہدوں کے بغیر پکارے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اس کا ہیڈ کوارٹر بھی دارالحکومت کی ایک عام سی عمارت میں بنایا گیا تھا۔ جس کے سامنے

"تو آپ چاہتے ہیں کہ سوبرانی پراجیکٹ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ٹریپ کے طور پر استعمال کیا جائے" وزیر اعظم نے اس بار دلچسپی لینے کے انداز میں کہا۔

"یس سر، یہ پراجیکٹ ختم ہو چکا ہے اور اس سے اصل مشینری نکال لی گئی ہے۔ اس لئے اگر اسے وہ لوگ تباہ بھی کر دیں تب بھی کافرستان کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ جبکہ ایسا بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ کافرستانی سیکرٹ سروس اس کی حفاظت کرے گی۔ اسطرح پاکیشیا سیکرٹ سروس الجھ جائے گی اور اس دوران ہم ٹی ایس ٹنل کا پراجیٹ مکمل کر کے پاکیشیا کا میزائلوں کا اڈا تباہ کر دیں گے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی طرح بھی اس کا سراغ نہ لگا سکے گی" وجے نے جواب دیا۔

"گڈ پلاننگ مسٹر وجے۔ مجھے خوشی ہے کہ میرا انتخاب غلط ثابت نہیں ہوا۔ البتہ آپ یہ بتائیں کہ اس پراجیکٹ کو ایسے ہی رہنے دیا جائے یا اس میں کوئی تبدیلیاں لائی جائیں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو شک نہ ہو کہ انہیں ڈاج دیا جا رہا ہے" وزیر اعظم نے آگے کیطرف جھکتے ہوئے کہا۔

"سر سوبرانی پراجیکٹ راڈاروں کے سلسلے ممیں ایک انتہائی جدید ترین ایجاد کی لیبارٹری کے طور پر بنایا گیا تھا اور پھر آلہ تیار کر کے پراجیکٹ ختم کر دیا گیا اور اب اس آلے کو کثیر تعداد میں تیار کرنے کے لئے اس کے فارمولے کو کاگانی فیکٹری میں بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر

پاس ایسی معلومات ہوں گی۔ اسطرح یہ پلان ہم آسانی سے سٹیج کر لیں گے۔" وجے نے کہا۔

"اب یہ بتائیں کہ کیا کافرستان کی سیکرٹ سروس کو اصل بات بتا دی جائے" پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوہ نہیں سر۔ انہیں بھی یہی بتایا جائے تاکہ وہ پوری دلچسپی سے کام کریں۔ اسطرح تو پاکیشیا سیکرٹ سروس

الجھ سکے گی۔" وجے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں آپ کے اس منصوبے کی منظوری دیتا ہوں۔ اب آپ کو خود ہی یہ سب کچھ کرنا ہے۔ مجھے بہر حال پاکیشیا کے میزائلوں کے اڈے کی تباہی چاہیے۔ کیونکہ یہ اڈا کافرستان کے دفاع کے لئے سب سے بڑا خطرہ بن کر سامنے آیا ہے۔" پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب اور اسے آپ سپیشل ایجنسی پر چھوڑ دیں۔" وجے نے کہا تو پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ جبکہ بلیک زیرو چائے بنانے کے لئے کچن میں گیا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو۔۔' عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"مائران بول رہا ہوں جناب۔۔۔۔" دوسری طرف سے کافرستانی فارن ایجنٹ مائران کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر کافرستان میں سپیشل ایجنسی نام کی کسی تنظیم کا وجود نہیں ہے۔" دوسری طرف سے حتمی لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"انکوائری کی تفصیل بتاؤ۔" عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے مین کہا۔

"سر ہم نے فوج، پرائم منسٹر سیکرٹریٹ، پریذیڈنٹ ہاؤس، وزیر دفاع اور وزارت سلامتی امور حتیٰ کہ دوسری تمام وزارتوں کے سیکرٹریٹ سے حتمی معلومات حاصل کی ہیں۔ لیکن سپیشل ایجنسی یا اس سے ملتی جلتی کسی ایجنسی کے بارمیں کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔" ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کوشش جاری رکھو۔ ہو سکتا ہے کہ اسے خاص طور پر خفیہ رکھنی کی کوشش کی گئی ہو۔" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو چائے کی پیالیاں اٹھائے واپس آگیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی لئے وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"ناٹران ذمہ دار آدمی ہے۔ اس کی رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی۔" بلیک زیرو نے کہا کیونکہ ساتھ ہی کچن تھا اور لاؤڈر آن ہونے کی وجہ سے وہ تمام گفتگو سنتا رہا تھا۔

"ہاں، لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملات کو چھپایا جا رہا ہے۔ بہر حال دیکھو۔" عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

کیا کارفرستان ہیں مخبری کرنے والی کوئی ایجنسی یا تنظیم نہں ہے۔" بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کافرستان بھی ہمارے ملک کیطرح ترقی پذیر ملک ہے ان ملکوں میں جرائم کے بارے میں مخبری کے نیٹ ورک تو ہوتے ہیں

لیکن سرکاری معاملات کی مخبری کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو اب میزائلوں کے اس اڈے کی خصوصی حفاظت زیادہ ضروری ہو گئی ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا انتظام میں نے کر دیا ہے۔ میں خود جا کر وہاں راؤنڈ لگا آیا ہوں۔" عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ اس لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف۔" دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر ہم فارغ رہ رہ کر انتہائی بور ہو چکے ہیں۔ اگر آپ ہمیں ماسوری جانے کی اجازت دے دیں تو ہم وہاں چند روز گزار آئیں۔" جولیا نے قدرے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسے معاملات میں تم خود فیصلہ کر لیا کرو مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تم ڈپٹی چیف ہو۔" عمران نے کہا اور ساتھ ریسیور رکھ دیا۔

"میم واقعی فارغ رہ رہ کر بور ہو چکی ہے۔" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور اب مجھے فلیٹ جانا ہو گا۔ یقیناً مجھے اس ٹور میں شامل کیا جائے گا۔" عمران نے کہا۔

لیکن عمران صاحب یہاں کسی نہ کسی کو موجود ہونا چاہیے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"تم جو ہو اور پھر ماسوری بھی زیادہ دور نہیں ہے۔ ہم کسی مسئلے کی صورت میں فوراً پہنچ سکتے ہیں۔ عمران نے کہا پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے یہاں۔" دوسری طرف سے سر سلطان کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"صرف عمران یا علی عمران۔" عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"عمران ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شہباز تمہارے ذریعے چیف تک کوئی اہم اطلاع بجھوانا چاہتا ہے۔ لیکن تمہارے فلیٹ کے نمبر پر کال اٹینڈ نہیں کی جا رہی۔ اس لئے اس نے مجھے کال کیا ہے تم اسے فون کر لو۔" سر

سلطان نے کہا۔

"کس سلسلے میں اطلاع۔" عمران نے پوچھا۔

کافرستان کے بارے میں کوئی اطلاع ہے۔ میں نے مزید تفصیل نہیں پوچھی۔" سر سلطان نے جواب دیا۔

"اوکے میں بات کر لیتا ہوں۔" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کوئی اہم اطلاع ہو گی ورنہ کرنل شہباز کسی عام اطلاع کے لئے سر سلطان کو درمیان میں نہ لاتا۔" بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔"

"کرنل شہباز بول رہا ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی کرنل شہباز کی بھاری آواز سنائی دی۔

"ہماری مقامی زبان میں کرنل نہیں کرنیل بولا جاتا ہے اور کرنل سے کرنیل زیادہ رعب دار لقب ہے۔ اس لئے میرے خیال میں آپ کرنل شہباز کی بجائے کرنیل شہباز بولا کریں۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کرنل شہباز بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ تو وی وی آئی پی ہیں۔ آپ کے سامنے ہم نے کیا رعب داب رکھنا ہے۔ آپ سے تو فون پر بات کرنے کے لئے بھی سیکرٹری وزارت خارجہ کو درمیان میں ڈالنا پڑتا ہے۔" کرنل شہباز نے ہنستے ہئے کہا۔

"صرف سر سلطان نہیں۔ چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی مڈل مین بن جاتے ہیں۔ اب بھی سر سلطان نے چیف کو فون کیا اور پھر چیف تو بہر حال ہیں۔ انہوں نے کنوؤں میں بانس ڈلوا دینے کا نتیجہ یہ کہ مجھے کان سے پکڑ کر پبلک فون پر بٹھا دیا کہ چلو کرو کال

آنریبل کرنیل شہباز کو۔" عمران نے جواب دیا تو کرنل شہباز ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اب کیا حکم ہے۔ کال لمبی ہوتی جا رہی ہے اور آپ تو جانتے ہیں کہ میں مفلس و قلاش ٹائپ آدمی ہوں۔ مزید

سکے مانگنے کے لئے مجھے نجانے کتنے گھروں کے دروازوں پر دستک دینی پڑے گی۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میرے پاس ایک فائل پہنچی ہے۔ کافرستان میں انتہائی اہم دفاعی پراجیکٹ کے بارے میں اطلاع ملی ہے۔ آپ جہاں کہیں میں یہ فائل بھجوا دوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ فائل چیف ایکسٹو تک پہنچ جائے تو بہتر رہے گا۔" اس بار کرنل شہباز نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر مجھے کیوں آپ درمیان میں ڈال رہے ہیں۔ آپ فائل سر سلطان کو بھجوا دیں۔ سر سلطان اسے چیف تک پہنچا دیں گے۔ پھر چیف جانے اور اس کا کام۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ پہلے آپ خود اس فائل کو پڑھ لیں۔ پھر اگر مناسب سمجھیں تو چیف تک پہنچائیں ورنہ نہ پہنچائیں۔ کیونکہ فائل میں کوئی کمی رہ گئی ہوئی تو چیف سخت ایکشن بھی لے سکتا ہے اور اگر کوئی کمی ہو تو آپ مجھے فون بھی کر لیں جبکہ چیف صاحب تو بس احکامات صادر کر دیں گے۔" کرنل شہباز نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی مسکرا دیا۔

"لیکن چیف تو اکثر آپ کی تعریف کرتا رہتا ہے۔" عمران نے کہا۔

"یہ ان کی مہربانی ہے عمران صاحب۔" کرنل شہباز نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ سر سلطان کو فائل بجھوا دیں۔ میں ان سے لے لوں گا۔" عمران نے کہا۔

"اوکے۔۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ۔" رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"سر سلطان سے بات کرائیں۔" عمارن نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔" پی اے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں جناب۔" چند لمحوں بعد سر سلطان کی مودٔبانہ آواز سنائی دی۔

"عمران نے کرنل شہباز سے بات کر کے مجھے رپورٹ دی ہے کہ کرنل شہباز کافرستان کے کسی دفاعی پراجیکٹ کے سلسلے میں فائل مجھ تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ وہ آپ کو فائل بھجوا رہے ہیں آپ اسے عمران کے فلیٹ پر پہنچا دیں۔ عمران اپنے فلیٹ پر پہنچ رہا ہے۔ وہ اس فائل کو چیک کر کے مجھے رپورٹ دے گا۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے مودٔبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے چیف کے لہجے میں بات کی ہے حالانکہ آپ اپنے لہجے میں بھی بات کر سکتے تھے۔" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں چاہتا کہ پی اے بات سنے۔ چیف کی کال پر وہ لازماً آف رہتا ہو گا۔" عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ گیا۔

"میں فائل چیک کر لوں پھر بات ہو گی۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ابھی وہ فلیٹ میں داخل ہوا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ جلدی سے آگے بڑھا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔' عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں۔ سلیمان کہاں ہے کتنی دیر سے فون کر رہی ہوں۔ کوئی سنتا ہی نہں۔" جولیا کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سلیمان تو گاؤں گیا ہے اور میں شہر گیا ہوا تھا۔ ابھی واپس آیا ہوں۔" عمران نے جواب دیا۔

"شہر کیا مطلب کون سے شہر گئے ہوئے تھے۔" جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"دارالحکومت بھی تو ایک شہر ہے اور گاؤں کے مقابلے میں شہر میں خصوصی تفریح کے بڑے مواقع ہوتے ہیں اور جب آغا سلیمان پاشا چھٹی پر ہو تو پھر اماں بی تک رپورٹ نہیں پہنچ سکتی اس لئے کھل کر شہر کی تفریح کی جا سکتی ہے۔" عمران نے جان بوجھ کر تفریح کی بات کرتے ہوئے کہا۔

"تفریح نہیں گلچھڑے کہو۔" جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے گلچھڑے تو امیر آدمی اڑا سکتے ہیں۔ مجھ جیسا غریب اور مفلس آدمی کو گل کی چھڑی تو ایک طرف ایک گل ہی نہیں ملتا۔ کب سے گل کے انتظار میں سوکھ رہا ہوں۔" عمران نے بات کا رخ تبدیل کرتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ ورنہ میں تمہاری اماں بی کو فون کر کے بتا دوں گی کہ تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔" جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اپنے بارے میں کیا بتاؤ گی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اپنے بارے میں کا مطلب۔ وہ مجھے اچھی طرح سے جانتی ہیں۔" جولیا نے کہا۔

"جاننے کی بات نہیں کر رہا۔ بزرگ بے حد عقلمند ہوتے ہیں۔ انہوں نے تم سے پوچھ لیا کہ عمران تو گلچھڑے اڑا رہا تھا اور تم وہاں کیا کر رہی تھی۔"

"اوہ ہاں واقعی۔ بہر حال میں نے تمہیں اس لئے فون کیا تھا کہ پوری ٹیم تفریح کے لئے ماسوری جا رہی ہے۔ چیف نے بھی اجازت دے دی ہے تم جانا چاہو تو میرے فلیٹ پر آ جاؤ۔" جولیا نے کہا۔

"لیکن تمہیں تو تنخواہیں ملتی ہیں۔ میرا کیا ہو گا۔ میرے پاس تو چائے پینے کے بھی پیسے نہیں ہیں۔ اور چیف

ایڈوانس دینے کے قائل نہیں ہیں۔ سلیمان بھی اسی لئے گاؤں چلا گیا ہے کہ یہاں بھوکے مرنے سے بہتر ہے کہ گاؤں چلا جائے وہاں روٹی تو ملے گی۔" عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اب یہ ڈرامہ پرانا ہو چکا ہے۔ اس لئے اب ایسی اداکاری سے کوئی دھوکہ نہیں کھا سکتا۔ میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔" جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

"اگر فائل میں کوئی کام کی بات ہوئی تو پھر اصل تفریح ہو گی۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریبا نصف گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے۔" عمران نے دروازہ کھولنے سے پہلے عادت کے مطابق پوچھا۔

"سپرنٹنڈنٹ اسلم ہوں سر۔" باہر سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ سر سلطان نے اپنے آفس کے سپرنٹنڈنٹ کو فائل دے کر بھیجا ہے۔" اس نے دروازہ کھولا سامنے واقعی سر سلطان کے آفس کا سپرنٹنڈنٹ موجود تھا۔

"آجاؤ اندر۔" عمران نے کہا۔

"سر میں نے بہت کام کرنا ہے اور سر سلطان صاحب میرا انتظار کر رہے ہیں۔" سپرنٹنڈنٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ پیکٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ۔" عمران نے کہا اور سپرنٹنڈنٹ اسلم سلام کر کے واپس مڑ گیا تو عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر سٹنگ روم میں آ کر اس نے پیکٹ کو میز پر رکھا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔ پیکٹ سیلڈ تھا۔ اس نے پیکٹ کھولا اور اندر موجود فائل نکال لی۔ فائل کور پر ملٹری انٹیلی جینس کا مونوگرام موجود تھا۔ عمران نے فائل کھولی اس میں دو کاغذ موجود تھے۔ عمران نے کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ انہیں پڑھتا جا رہا تھا۔ اس کے

چہرے پر پتھریلی سنجیدگی پھیلتی جا رہی تھی۔

جب اس نے پوری فائل پڑھ لی تو اس نے فائل بند کر کے میز پر رکھی اور خود اٹھ کر اسپیشل روم میں آ گیا۔

اور خصوصی فون کا ریسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

چونکہ یہ خصوصی فون تھا۔ اس لئے دانش منزل کے فون کی طرح اس پر ہونے والی کال ٹریس نہیں کی جاتی تھی۔

"نائران بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے نائران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر۔" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کافرستان کے شہر سوبران میں کافرستان دشمن ملک کے راڈارز بلینک کرنے کے لئے ایک خاص پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔ یہ پراجیکٹ وہاں کی کسی لیبارٹری میں مکمل کیا جا رہا ہے۔ تم اس سلسلے میں فوری معلومات حاصل کرو اور مجھے رپورٹ دو۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں طاہر" عمران نے کہا۔

"فائل پہنچ گئی عمران صاحب۔" دوسری طرف سے اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں کہا.

"ہاں اور یہ انتہائی اہم اور سیریس معاملہ ہے۔ کافرستان اپنے شہر سوبران کی کسی لیبارٹری میں ایک سائنسی آلے پر کام کر رہا ہے۔ جس سے دشمن ملک کے راڈارز کو بلینک کیا جا سکتا ہے۔ میں نے بطور ایکسٹو نائران کو

حکم دے دیا ہے کہ وہ اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ ہمیں یہ آلہ یا اس کا فارمولا ہر صورت میں حاصل کرنا ہو گا۔ تاکہ ہم کم از کم اس کا اینٹی تیار کر سکیں ورنہ تو ہم جنگ کی صورت میں بے بس ہو کر رہ جائیں گے۔ "عمران نے سنجیدہ لہجے مین کہا۔

"اوہ ہاں عمران صاحب۔ اگر راڈار ز ہی بلینک ہو گئے تو دفاع کیسے ہو سکے گا۔ یہ واقعی انتہائی اہم معاملہ ہے۔ "بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فون کر کے جولیا کو کہہ دو کہ وہ فارن ٹیم کے ساتھ الرٹ رہے۔ ہم کسی بھی وقت کافرستان روانہ ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اس معاملے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ لیبارٹری میں کام مکمل ہوتے ہی وہ اس فارمولے کو کسی اور جگہ بھجوادیں گے اور پھر اسے ٹریس کرنا مشکل ہو جائے گا۔ "عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کہہ دیتا ہوں۔ "بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے او کے کہہ کر ریسیور رکھا اور اٹھ کر سپیشل روم سے واپس سٹنگ روم میں آگیا اور پھر اس نے فون کا ریسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔

"کرنل شہباز بول رہا ہوں۔ "رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کرنل شہباز کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (اکسن) بول رہا ہوں۔ "عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب فائل آپ تک پہنچ گئی ہے یا نہیں۔ "کرنل شہباز نے چونک کر پوچھا۔

"نہ صرف مجھ تک بلکہ چیف تک بھی پہنچ چکی ہے۔ لیکن فائل میں یہ نہیں لکھا کہ یہ اطلاع دینے والا کون تھا۔ "عمران نے کہا۔

"سوری عمران صاحب۔ میرا خیال تھا کہ اس کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ اب آپ نے خصوصی طور پر پوچھا ہے تو میں بتائے دیتا ہوں کہ ملٹری انٹیلی جنس کا یاک سیکشن مستقل طور پر کافرستان میں کام کرتا ہے۔ یہ سیکشن صرف ایسی اطلاعات مہیا کرتا ہے جس سے پاکیشیا کے دفاع یا ملٹری کا تعلق ہو۔ اس سیکشن کے ایک

آدمی کی دوستی کافرستان کی ملٹری کے ایک اہم عہدے دار سے تھی۔ ان دونوں کی ملاقات ایک کلب میں ہوئی تو اس کافرستان کے آدمی نے بتایا کہ اس کا تبادلہ سوبران میں کام کرنے والے ملٹری کے ایک سٹیشن میں ہو گیا ہے۔ جہاں ایک دفاعی سیکشن کے آدمی نے اسے شراب پلانا شروع کر دی اور جب وہ آؤٹ ہو گیا تو اس نے یہ معلومات دیں لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ سوبران میں جا کر اسے کہاں جانا ہو گا۔

اسے صرف اتنا کہا گیا تھا کہ اس نے سوبران چھاؤنی میں رپورٹ کرنی ہے۔ وہاں سے اسے پراجیکٹ پر بھجوایا جائے گا۔ "کرنل شہباز نے کہا۔

"لیکن اس آدمی کو اس فارمولے کے بارے میں تفصیل کا علم کیسے ہوا تھا۔ "عمران نے پوچھا۔

"میرے سیکشن کے آدمی نے خاص طور پر یہ بات پوچھی تھی اور اس نے بتایا تھا کہ اسے جب ٹرانسفر لیٹر دیا گیا تو اس کے باس نے اسے خاص طور پر تاکید کی تھی کہ اسے وہاں بے حد ہوشیار رہنا ہو گا۔ کیونکہ یہ انتہائی اہم پراجیکٹ ہے اور کسی بھی وقت دشمن اس پراجیکٹ پر حملہ کر سکتے ہیں۔ اس نے سرسری طور پر اہمیت بھی بتا دی تھی۔ کرنل شہباز نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں یہ بات چیف تک پہنچا دوں گا۔ اللہ حافظ۔ "عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

شاگل اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

"یس۔ "شاگل نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے کال ہے جناب۔ "دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"کراؤ بات۔ "شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر بول رہا ہوں۔ پرائم منسٹر نے آپ کو فوری طور پر کال کیا ہے۔ آپ سپیشل میٹنگ روم میں پہنچ جائیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا لیکن بولنے والے کا انداز مؤدبانہ تھا۔

"اچھا میں آرہا ہوں۔" شاگل نے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار پرائم منسٹر ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ پرائم منسٹر ہاؤس پہنچ کر وہ سپیشل میٹنگ روم میں پہنچ گیا۔ لیکن میٹنگ روم میں اور کوئی موجود نہ تھا۔ جبکہ اس کا خیال تھا کہ شاید یہاں دوسری ایجنسیوں کے سربراہ بھی موجود ہوں گے۔ اسے بیٹھے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ اندرونی دروازہ کھلا اور پرائم منسٹر اندر داخل ہوئے تو شاگل اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے انہیں مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں۔" پرائم منسٹر نے سر کے اشارے سے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور خود وہ اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے تو شاگل بھی میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر شاگل سوبران میں ایک انتہائی اہم دفاعی پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے۔ ہم نے اس پراجیکٹ کو ٹاپ سیکرٹ رکھا ہوا ہے۔ لیکن اب اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم ہو گیا ہے اور یہ ایسا پراجیکٹ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے ہر صورت میں تباہ کرنے یا پھر وہ فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ جس پر اس پراجیکٹ میں کام ہو رہا ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ الرٹ رہیں اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئے تو آپ نے نہ صرف اسے ٹریس کرنا ہے بلکہ اس کا خاتمہ بھی کرنا ہے اور اگر خاتمہ نہ ہو سکے تو اس پراجیکٹ کو آپ نے ہر صورت میں تحفظ دینا ہے۔ یہ پراجیکٹ کافرستان کے دفاع کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے ہم اس کا ہر صورت میں تحفظ چاہتے ہیں۔" وزیر اعظم نے خشک لہجے میں کہا۔

"یس سر، یہ تو ہماری ڈیوٹی ہے سر۔ لیکن کیا آپ وضاحت کریں گے کہ یہ اطلاع کیسے ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پراجیکٹ کے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں آرہی ہے۔" شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ اطلاع پاکیشیا میں کام کرنے والے ایک کافرستانی گروپ کے آدمی نے دی ہے۔ اس آدمی کے مطابق ایک ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایجنٹ عمران اپنے ایک ساتھی کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ کھانے کے دوران ہونے والی باتوں سے معلوم ہوا ہے کہ عمران کافرستان کے علاقے سوبران جا رہا ہے۔ اس نے سوبران میں ملٹری چھاؤنی کی بھی بات کی۔ یہ اطلاع جب ملٹری کے اعلیٰ حکام تک پہنچی تو مجھے اطلاع دی گئی کہ میں آپ کو الرٹ کر سکوں۔ لیکن ملٹری کے اعلی حکام کو تو علم نہیں لیکن مجھے علم ہے کہ سوبران میں ہمارا اہم دفاعی پراجیکٹ کام کر رہا ہے۔ اس لئے میں سمجھ گیا کہ یہ عمران اس پراجیٹ کے خلاف کام کرنا چاہتا ہے۔ ورنہ عام سی ملٹری چھاؤنی کے خلاف دوسرے ملک کی سیکرٹ سروس نے کیا کام کرنا ہے۔" پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر! آپ نے درست سوچا ہے۔ لیکن سر سوبران تو خاصا بڑا شہر ہے۔ یہ پراجیکٹ کہاں ہے۔" شاگل نے کہا۔

"سوری یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ آپ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ آپ نے صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے ختم کرنا ہے۔" وزیر اعظم کا لہجہ مزید خشک ہو گیا تھا۔

"سر آپ کو اس عمران کے بارے میں تجربہ نہیں ہے۔ یہ آدمی شیطانی ذہانت کا مالک ہے۔ یہ اس پراجیکٹ کا محل وقوع معلوم کر لے گا اور پھر ہم اسے شہر میں تلاش کرتے رہ جائیں گے۔ جبکہ وہ پراجیکٹ پر براہ راست حملہ کر کے نکل جائیں گے۔ اگر آپ چاہیں تو صدر صاحب سے بات کر لیں۔ وہ بھی میری بات کی تائید کریں گے۔" شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میری اس معاملے میں صدر صاحب سے بات ہو چکی ہے۔ انہوں نے بھی وہی بات کی ہے جو آپ نے کی ہے۔ لیکن اس طرح آپ محدود ہو کر رہ جائیں گے۔ آپ صرف اس پراجیکٹ کے ساتھ چمٹے رہیں گے اس پراجیکٹ کی سیکورٹی بے حد سخت ہے۔ آپ کو سوبران کی ناکہ بندی کر لینی چاہیے۔" وزیر اعظم نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب ہم شہر میں ہی رہ کر کام کریں گے۔ لیکن ہمیں معلوم تو ہونا چاہیے تاکہ ہم وہاں جانے والے راستوں کی نگرانی خفیہ طور پر کر سکیں گے۔" شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ پراجیکٹ سوبران شہر کے انڈسٹریل ایریے میں ہے۔ بس اتنا ہی بتایا جا سکتا ہے۔" وزیر اعظم نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے جناب اتنا ہی کافی ہے۔" شاگل نے جواب دیا۔

"ایک بات سن لیں مسٹر شاگل اگر آپ نے اس سیٹ پر آئندہ بھی رہنا ہے تو آپ کو اس پراجیکٹ کا ہر صورت میں تحفظ کرنا ہو گا ورنہ آپ کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔" وزیر اعظم نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔" شاگل نے جواب دیا۔

"او کے۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔" وزیر اعظم نے کہا تو شاگل اٹھا اس نے انہیں سلام کیا اور تیزی سے چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

"اس بار واقعی اس عمران کا خاتمہ ضروری ہے۔ ورنہ نئے پرائم منسٹر صاحب کوئی بھی ایکشن لے سکتے ہیں۔" شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اپنے آفس میں پہنچتے ہی اس نے فون کا ریسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے موجود ایک بٹن کو پریس کر دیا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"رمیش کو میرے آفس میں بھیجو فوراً جلدی۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ریسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے انتہائی مودبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا۔ شاگل کا نمبر ٹو تھا۔

"بیٹھو۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا تو رمیش میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سوبران دیکھا ہوا ہے تم نے" شاگل نے پوچھا۔

"یس سر۔ بہت اچھی طرح۔" رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ سوبران میں کافرستان کے کسی اہم پراجیکٹ کو تباہ کرنے کے لئے پہنچ رہی ہے۔ وہاں جانے کے لئے اسے لامحالہ یہاں دارالحکومت آنا ہو گا۔

اس لئے میں یہاں سے نہیں جانا چاہتا۔ لیکن وہاں بھی سیٹ اپ ہونا ضروری ہے۔ اس لیے تم اپنا سکشن لے کر فوراً سوبران پہنچو اور وہاں اس طرح اپنا سیٹ اپ کرو کہ شہر میں داخل ہونے والے ہر آدمی کو کسی نا کسی انداز میں چیک کیا جا سکے۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب سوبران تو بہت بڑا شہر ہے۔ اگر وہاں آنے جانے والے ہر آدمی کو چیک کیا گیا تو وہاں سارا کاروبار ہی رک جائے گا۔ رمیش نے کہا تو شاگل ہونٹ بھینچ کر اس طرح رمیش کو دیکھنے لگا کہ رمیش بری طرح گھبرا گیا۔

"تمہیں کس پاگل نے سیکرٹ سروس میں بھرتی کیا ہے۔ اس کا نام بتاؤ۔ بولو۔۔۔۔۔" شاگل نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"میں معافی چاہتا ہوں جناب۔ میں آپ کی بات درست طور پر سمجھ نہیں سکا تھا۔" رمیش چونکہ شاگل کی عادت جانتا تھا اس لیے

اس نے فوری معافی مانگنا شروع کر دی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب شاگل کا پارہ چڑھتا ہی چلا جائے گا۔

"احمق آدمی صرف مشکوک افراد کو چیک کیا جاتا ہے۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم ہر آنے جانے والے کو پکڑ پکڑ کر اس کی چیکنگ شروع کر دو۔ نانسنس۔" شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر، آپ نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا۔ جناب۔ واقعی آپ کی ذہانت کا کوئی مقابل نہیں ہے۔" رمیش نے فوراً انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہاں تمہیں بے حد ہوشیار اور الرٹ رہنا ہو گا۔ عمران اور اس کے ساتھی عام ایجنٹ نہیں ہیں کہ وہ تمہارے سامنے مشکوک حرکتیں کرتے پھریں گے۔ یہ اندازہ تمہیں اپنی ذہانت سے ہو گا کہ تم انہیں مشکوک سمجھ لو۔ ویسے اگر وہ دارالحکومت آ کے تو پھر وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکیں گے۔ کیونکہ مجھ سے وہ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتے۔ لیکن پھر بھی تمہیں الرٹ رہنا ہو گا۔ جاؤ اور فوراً وہاں سیٹ اپ قائم کرنے کے انتظامات کرو۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا تو رمیش اٹھا اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر آفس سے باہر چلا گیا۔ تو شاگل نے ایک بار پھر ریسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"راج سنگھ کو فوراً بھیجو میرے آفس۔" شاگل نے تیز لہجے

میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک ورزشی جسم کا مالک نوجوان تیزی سے

اندر داخل ہوا اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا۔

"بیٹھو راج سنگھ۔" شاگل نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔ کیونکہ راج سنگھ کی کافرستان کے صدر سے دور کی رشتہ داری تھی اور راج سنگھ ملٹری کے کمانڈو سیکشن میں تھا۔ لیکن اسے سیکرٹ ایجنٹ بننے کا بے حد شوق تھا۔ اس لئے اس نے صدر کی منت کی کہ اسے ملٹری کمانڈو سیکشن سے سیکرٹ سروس میں ٹرانسفر کروا دیا جائے تو صدر نے ایسا کرا دیا تھا۔ اس لیے شاگل اس سے وہ سلوک نہ کرتا تھا جو وہ اپنے دوسرے ماتحتوں سے کرنے کا عادی تھا۔ ویسے راج سنگھ بے حد ہوشیار اور ذہین نوجوان تھا اور اس نے اپنی کارکردگی سے ہیڈ کوارٹر میں اپنی دھاک بٹھا دی تھی اور شاگل بھی اس کی کارکردگی کی کئی بار صدر سے تعریف کر چکا تھا۔ ویسے راج سنگھ اپنے طور پر شاگل کے سامنے بے حد مؤدب رہتا تھا اور وہ شاگل کو اپنا استاد مانتا تھا۔

"تم ہمیشہ کہتے رہتے ہو کہ کاش تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکراؤ کا موقع مل جائے۔" شاگل نے کہا۔

"یس سر مجھے بے حد شوق ہے ان کے خلاف کام کرنے کا۔ تاکہ میں انہیں بتا سکوں کہ وہ لوگ صرف پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ ورنہ وہ کافرستانیوں نے زیادہ ہوشیار زیادہ عقلمند اور زیادہ بڑے ایجنٹ نہیں ہیں۔۔" راج سنگھ نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا

"سنو وہ اس دنیا میں اگر کسی سے خوفزدہ ہوتے ہیں تو صرف کافرستان سیکرٹ سروس سے صرف شاگل سے۔ یہ اور بات ہے کہ ہر بار قسمت ان کا ساتھ دے جاتی ہے اور وہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسا بھی اس لئے ہوتا ہے کہ میرے ماتحت نکمے ثابت ہوتے ہیں۔ اب تم میرے ماتحت ہو۔ اب تمہیں یہ ثابت کرنا ہو گا کہ تم نکمے نہیں ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ کافرستان آ رہی ہے۔ اس کا ٹارگٹ سوبران شہر میں ہے۔ لیکن سوبران پہنچنے کے لئے انہیں ہر صورت میں دارالحکومت سے ہو کر جانا پڑے گا۔ اس لئے تم پوری سیکرٹ سروس کو دارالحکومت میں پھیلا دو۔ ایئر پورٹ

سے لے کر ہر اس راستے کی سخت نگرانی کراؤ جہاں سے یہ لوگ دارالحکومت میں داخل ہو سکیں۔

دارالحکومت کے تمام ہوٹلوں میں آنے والے مسافروں کی باقاعدگی سے چیکنگ کراؤ۔ ایسے تمام رئیل اسٹیٹ ڈیلرز جو اجنبیوں کو رہائشی کوٹھیاں کرائے پر دیتے ہوں۔ خاص طور پر جن کے ساتھ کاریں بھی مہیا کی جاتی ہیں۔ انہیں چیک کراؤ۔ یہاں ان کے اپنے آدمی بھی موجود ہیں۔ اس لئے ان کے ذریعے بھی وہ رہائشی کوٹھی یا کاریں حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے تمام کالونیاں جہاں یہ لوگ رہ سکتے ہوں وہاں اپنے آدمی مقرر کرو اور پھر جیسے ہی کوئی مشکوک گروپ سامنے آئے اسے کوئی توقف کئے بغیر مار گراؤ۔" شاگل نے باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

آپ بے فکر رہیں سر۔ میں نے ان کے کارناموں کی تمام فائلیں پڑھ لی ہیں۔ اس لئے مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں۔ اس لئے میں انہیں ہر قیمت پر ڈھونڈ نکالوں گا۔" راج سنگھ نے اس طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے کسی بچے کو میلہ دیکھنے کی اجازت مل گئی ہو۔

"اور سنو سوبران جانے والی سڑک پر تم نے خصوصی توجہ دینی ہے۔ فلائٹ تو سوبران جاتی نہیں۔ اس لئے یہ لوگ وہاں کاروں اور جیپوں یا بسوں کے ذریعے ہی جا سکتے ہیں اور یہ بات بھی بتا دوں کہ یہ لوگ وقت ضائع کرنے کے عادی نہیں۔ اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ایئر پورٹ سے سیدھے بس ٹرمینل پہنچ کر وہاں سے ہی سوبران چلے جائیں۔ اس لئے تم نے اس طرف خصوصی توجہ دینی ہے۔" شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ آپ واقعی جتنا انہیں سمجھتے ہیں اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔" راج سنگھ نے کہا اور شاگل نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ اس کی تائید کر رہا ہو۔

"او کے جاؤ اور وقت ضائع کئے بغیر فوری انتظامات کراؤ اور ساتھ ساتھ مجھے رپورٹ دیتے رہنا۔" شاگل نے کہا تو راج سنگھ سر ہلاتا ہوا اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ سر سلطان کی طرف سے بھیجی گئی فائل اس کے سامنے موجود تھی اور وہ اسے بار بار اس طرح پڑھ رہا تھا جیسے اسے زبانی یاد کر رہا ہو۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ اس فائل کو اتنے غور سے بار بار کیوں پڑھ رہے ہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے یوں لگتا ہے جیسے پاکیشیا تک یہ اطلاع خصوصی طور پر پہنچائی گئی ہو۔ گو اس میں جو معلومات درج ہیں وہ عام اور درست لگتی ہیں۔ لیکن میری چھٹی حس نجانے کیوں بار بار سائرن بجا رہی ہے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ کرنل شہباز نے یہ ڈرامہ کیا ہے۔" بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"نہیں میں کرنل شہباز یا اس کے آدمی کی بات نہیں کر رہا۔ مجھے لگتا ہے کہ اس بار کافرستانیوں نے ہمارے ساتھ ڈرامہ کرنے کی کوشش کی ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ اگر واقعی ایسا ہے تو کیوں ہے۔ اس کی وجہ اور پس منظر کیا ہو سکتا ہے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اس لئے آپ نے نائران کو کہا کہ وہ اس بارے میں چیکنگ کرائے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں یہ سب کچھ نجانے کیوں میرے حلق سے نیچے نہیں اتر رہا۔" عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"نائران بول رہا ہوں سر۔" دوسری طرف سے نائران کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے۔" عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر کافرستانی سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو پرائم منسٹر صاحب نے پرائم منسٹر ہاؤس کال کیا تھا۔ میں نے اس میٹنگ کی ٹیپ حاصل کر لی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ ٹیپ سنوا دوں۔ یہ اسی سوبران معاملے

کے بارے میں ہے۔" تائران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سناؤ۔" عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد شاگل کی آواز سنائی دی۔ وہ سلام کر رہا تھا۔ پھر پرائم منسٹر کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز عمران کے لئے اجنبی تھی۔ کیونکہ پرائم منسٹر نئے منتخب ہوئے تھے۔ ان کا انداز اور لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ پرائم منسٹر ہیں۔

عمران اور بلیک زیرو خاموشی سے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہے۔ جب ٹیپ ختم ہو گئی تو تائران کی آواز سنائی دی۔

"سر آپ نے سن لی ہے۔" تائران نے کہا۔

"ہاں تم نے واقعی انتہائی اہم کام کیا ہے۔" عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ کیونکہ اس ٹیپ کے سننے کے بعد اس کے ذہن میں موجود خدشات ختم ہو گئے تھے۔

"سر میں نے مزید جو معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق سوبران میں پہلے بھی کام ہوتا رہا ہے۔ پھر سیکرٹری ڈیفنس نے سوبران پراجیکٹ ختم کرنے کے احکامات دے دیئے۔ لیکن نئے پرائم منسٹر نے یہ آرڈر کینسل کر دیئے اور سوبران پراجیکٹ کو بے پناہ اہمیت دے دی ہے۔" تائران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ نو منتخب پرائم منسٹر ذہین آدمی ہیں اور انہیں اس آلے کی اہمیت کا بخوبی احساس ہے۔" عمران نے جواب دیا۔

"یس سر اور سر اس میٹنگ کے بعد دارالحکومت میں سیکرٹ سروس نے انتہائی سخت ترین چیکنگ شروع کر دی ہے۔ ایئر پورٹ اور تمام راستوں پر اور بس ٹرمینل پر چیکنگ ہو رہی ہے۔ ہوٹلوں اور رہائشی کالونیوں میں بھی بے حد سخت چیکنگ کر رہے ہیں۔ انہوں

نے اس کام میں سپیشل پولیس کو ساتھ شامل کر لیا ہے۔ خاص طور پر شاگل کا نیا اسسٹنٹ راج سنگھ بے حد فعال طریقے سے اس چیکنگ میں مصروف ہے اور خاص طور پر انہوں نے سوبران جانے والے راستے اور بس ٹرمینل پر تو انتہائی سخت چیکنگ کا نظام قائم کیا ہے۔ ایک ایک آدمی کے نہ صرف کاغذات چیک کئے جا رہے ہیں بلکہ ہر آدمی کا جو سوبران جا رہا ہو تعاقب اور نگرانی کی جاتی ہے۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے انہیں ایسا کرنے کا حق ہے۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر کیا ساری ٹیم اس سلسلے میں کافرستان آئے گی۔" تائران نے کہا۔

"ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ مزید اطلاعات ملنے کے بعد اس کا فیصلہ ہو گا۔ لیکن تم نے بہر حال ہوشیار رہنا ہے۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ تو جا رہے تھے پھر آپ نے تائران کو کیوں ٹال دیا۔" بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"میں نائران کو الرٹ رکھنا چاہتا ہوں۔ میں خود سوبران پہنچنے کا بندوبست کر لوں گا۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔" جولیا کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

صفدر، تنویر، صالحہ اور کیپٹن شکیل کو اپنے فلیٹ پر کال کر لو۔ تم نے کافرستان میں انتہائی اہم مشن مکمل کرنا ہے۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ تمہارے فلیٹ پر پہنچ کر اس مشن کو تفصیل سے ڈسکس کرے گا۔" عمران نے کہا۔

"وہ تو سر مشن کے بارے میں کچھ بتاتا ہی نہیں ہے۔" جولیا نے کہا۔

"اس بار مشن ایسا ہے کہ اسے بتانا ہو گا۔ میں نے اسے سختی سے حکم دیے دیا ہے اور اس کے باوجود اگر وہ نہ بتائے تو تم مجھے رپورٹ دو گی۔ میں اسے زندہ زمین میں دفن کر دوں گا۔" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ریسیور رکھ دیا۔

"آپ نے خود ہی جولیا کو بتانے سے روک دیا ہے۔ اس دھمکی کے بعد تو وہ کسی صورت میں رپورٹ نہیں کرے گی اور آپ نے انہیں کچھ نہیں بتایا۔" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس بار میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ساتھیوں کے ساتھ معاملات کو تفصیل سے ڈسکس کیا جائے۔ کیونکہ ہمیں انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہو گا۔ کافرستانی سیکرٹ سروس پہلے سے الرٹ ہے اور شاگل احمق ضرور ہے لیکن بہر حال وہ اپنا پورا پورا زور لگائے گا کہ ہمیں ٹریس کر کے ختم کر دے۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ کافرستانی پرائم منسٹر کو کیسے علم ہو گیا کہ ہم تک سوبرانی پراجیکٹ کے بارے میں اطلاع پہنچ چکی ہے اور ہم اس سلسلے میں کافرستان پہنچ رہے ہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی یہ بات سوچنے کی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ سب کچھ حفظ ما تقدم کے طور پر کیا ہو۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں لائبریری جا رہا ہوں تا کہ سوبران پہنچنے کا کوئی ایسا راستہ تلاش کر سکوں جس پر چیکنگ نہ ہو۔" عمران نے کہا اور اٹھ کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری سے کافرستان کے تفصیلی نقشے نکالے اور انہیں میز پر رکھ کر اس پر جھک گیا وہ تقریباً ایک گھنٹے تک مختلف نقشوں کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نقشے بند کئے اور انہیں واپس الماری میں رکھا اور لائبریری سے نکل کر واپس آپریشن رم میں آ گیا۔

"چائے پلواؤ۔" عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

کوئی راستہ طے ہو گیا ہے۔" بلیک زیرو نے سر ہلا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں دارالحکومت سے گزرے بغیر کسی صورت بھی سوبران نہیں پہنچا جا سکتا۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو کچن کی طرف بڑھ گیا۔

عمران یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے سوبران راجستھانی علاقے میں واقع ہے اس لئے دیگر راستوں سے بھی اس تک پہنچا جا سکتا ہے۔" بلیک زیرو نے واپس آ کر چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھ کر اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں بھی یہی خیال تھا اس لئے میں لائبریری میں گیا تھا لیکن تفصیلی جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ سوبران چاروں طرف سے دشوار گزار پہاڑی علاقے میں گھرا ہوا ہے اور اس میں زمینی طور پر داخل ہونے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ راستہ دارالحکومت سے جاتا ہے۔" عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب جب یہ بات سامنے آ گئی ہے کہ سوبران میں ایک لیبارٹری جس میں پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے انڈسٹریل ایریے میں ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ اس بارے میں تائران زیادہ جلدی اور آسانی سے معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ اس طرح کوئی نہ کوئی ٹارگٹ سامنے آ جائے گا۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"دراصل اس وقت کافرستانی سیکرٹ سروس ریڈ الرٹ ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تائران یا اس کا کوئی آدمی ان کی نظروں میں آ جائے اس طرح ہمارا کافرستان میں موجود تمام سیٹ اپ اوپن ہو سکتا ہے اور اگر ایسا ہوا تو یہ ہمارے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو گا۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھراب آپ نے کافرستان جانے کے لئے کیا پلاننگ کی ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"کافرستان میں داخلہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کافرستان ائیر پورٹ سے ہم اتنے زیادہ واقف ہیں کہ شاید اتنی واقفیت اپنے ملک کے دارالحکومت کے ائیر پورٹ سے بھی نہ ہو گی۔ وہاں ایسے ایسے راستے موجود ہیں جہاں سے ہم آسانی سے نکل سکتے ہیں۔ اصل مسئلہ سوبران میں داخلے کا ہے۔ تائران نے بتایا ہے کہ وہاں جانے والے ایک ایک آدمی کو باقاعدہ چیک کیا جارہا ہے میں اس بارے میں سوچ رہا ہوں کہ کوئی ایسا ذریعہ مل جائے کہ ہم وہاں پہنچ کر کام بھی کر سکیں اور لوگ ہمیں چیک بھی نہ کر سکیں۔" عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا سوچا ہے آپ نے۔" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سوبران سے شمال مشرق میں ایک اور چھوٹا سا شہر ہے یہ پہاڑی پر ہے یہاں سے خاصی مقدار میں مختلف معدنیات نکلتی ہیں۔ اس لئے یہاں معدنیات نکالنے اور پھر انہیں صاف کرنے کے لئے کئی کارخانے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ ایک صنعتی شہر ہے لیکن اس دونوں شہروں کے درمیان پہاڑی سلسلہ حائل ہے میرا خیال ہے کہ ہم کافرستان پہنچ کر اس پہاڑی سلسلے کو عبور کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح ہم کافرستانی سیکرٹ سروس کی نظروں سے بچ کر وہاں کام کر سکیں گے۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ اس بارے میں مطمئن ہو گیا ہو۔

راج سنگھ اپنے آفس میں موجود تھا جب سے اسے شاگل نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد کے بارے میں بتایا تھا وہ اس بارے میں بے حد پر جوش ہو رہا تھا اور اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خود پاکیشیا جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں لے آئے اور پھر ان کا خاتمہ کر دے۔ اس نے وہ تمام فائلیں پڑھ رکھی تھیں جن میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کافرستانی سیکرٹ سروس سے ٹکراؤ کی تفصیلات درج تھیں۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ شاگل انتہائی جذباتی آدمی ہے اور وہ اپنے جذباتی پن کی وجہ سے ہمیشہ مار کھا جاتا ہے لیکن اس کے

ساتھ ساتھ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی کو بھی انتہائی غور سے چیک کیا تھا اور اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ گو سیکرٹ سروس سپیشل پولیس کے ساتھ مل کر پورے دارالحکومت میں چیکنگ کر رہی تھی لیکن راج سنگھ کا خیال تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی عام راستے سے دارالحکومت میں داخل نہیں ہوں گے۔ اس لئے وہ نقشہ سامنے پھیلائے اس بات پر غور کر رہا تھا کہ عمران کی جگہ اگر وہ خود ہوتا تو کیا کرتا وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس راج سنگھ بول رہا ہوں۔' راج سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرشن بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔" دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی تو راج سنگھ بے اختیار اچھل پڑا۔ پاکیشیا میں کافرستان سیکرٹ سروس کا ایک گروپ مستقل طور پر کام کرتا تھا اور کرشن اس گروپ کا انچارج تھا۔ وہ وہاں ایک کلب چلاتا تھا اور اس نے اپنا نام تبدیل کر رکھا تھا۔ راج سنگھ کے اس کرشن سے گہرے دوستانہ تعلقات تھے۔ اس لئے اس نے کرشن کو فون کر کے عمران کی نگرانی کا کہہ دیا تھا کہ جب بھی عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں سے روانہ ہو اسے اس بارے میں پیشگی اطلاع مل سکے۔

اوہ کرشن تم کیا رپورٹ ہے۔" راج سنگھ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

عمران ابھی دارالحکومت میں موجود ہے۔' دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کی کیا سر گرمیاں ہیں۔' راج سنگھ نے پوچھا۔

"یہاں سارا دن وہ آوارہ گردی کرتا رہتا ہے ہوٹلوں میں آتا جاتا رہتا ہے یا پھر فلیٹ میں پڑا رہتا ہے۔ کوئی خاص سر گرمی تو نظر نہیں آتی۔" کرشن نے جواب دیا۔

"تو پھر فون کیوں کیا ہے کوئی خاص بات۔" راج سنگھ نے کہا۔

"ہاں میں نے اس لئے فون کیا تھا کہ اگر تم کہو تو میں یہاں آسانی سے عمران کو گھیر کر ختم کر سکتا ہوں۔' کرشن نے کہا۔

"کیوں احمقوں کے انداز میں سوچتے ہو۔ تم نے عمران پر حملہ کیا تو لا محالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے پیچھے لگ جائے گی اور تم وہاں خاموشی سے کافرستان کے لیے جو کام کر رہے ہو وہ کیسے ہو سکے گا۔ نئے گروپ کو تو وہاں ایڈ جسٹ ہونے مُس کافی عرصہ لگ جائے گا۔" راج سنگھ نے کہا۔

"اور اگر میں خود سامنے آئے بغیر اس عمران کو ختم کر دوں تو پھر۔" کرشن نے کہا۔

"تو پھر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ لیکن تم پہلے چیف سے بات کر لو۔ ورنہ چیف نے تمہاری وجہ سے مجھے بھی گولی مار دینی ہے۔" راج سنگھ نے کہا تو دوسری طرف سے کرشن بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں تم واقعی ٹھیک کہتے ہو۔ چیف کی عادت ایسی ہی ہے۔ اس لئے ٹھیک ہے میں نگرانی تک محدود رہتا ہوں۔" کرشن نے جواب دیا۔

"ایئرپورٹ پر تمہارا کوئی آدمی موجود ہے یا نہیں۔ کس طرح نگرانی کر رہے ہو عمران کی۔" راج سنگھ نے کہا۔

"ایئرپورٹ اور بحری راستوں پر خاص طور پر میرے آدمی موجود ہیں۔ عمران کی نگرانی انتہائی احتیاط سے ہو رہی ہے۔ اس لئے بے فکر رہو جیسے ہی اس کی کوئی خاص سر گرمی سامنے آئی میں تمہیں اطلاع کر دوں گا۔" کرشن نے کہا۔

"او کے میں تمہاری اطلاع کا انتہائی بے چینی سے منتظر رہوں گا۔" راج سنگھ نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے ریسیور رکھے چند ہی لمحے ہو رہے ہوں گے کہ گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

"یس راج سنگھ بول رہا ہوں۔" راج سنگھ نے کہا۔

"رام دیو بول رہا ہوں باس۔ ایک آدمی کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔" دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا تو راج سنگھ چونک پڑا۔

کیسے پتہ چلا ہے۔" راج سنگھ نے پوچھا۔

"اس کا نام اعظم ہے اور مشکوک انداز میں مختلف کلبوں میں آتا جاتا ہے ہمارے ایک آدمی نے اسے مشکوک سمجھا تو اس کی نگرانی شروع کر دی گئی اس نگرانی کے دوران ایک کلب کے ہال میں بیٹھا وہ آدمی باتیں کر رہا تھا کہ اس کے منہ سے پاکیشیا اور پاکیشیا کے الفاظ واضح طور پر سنے گئے ہیں۔" رام دیو نے کہا۔

"اوہ اوہ یقیناً اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس سیکشن سے ہو گا جو یہاں کافرستان میں کام کرتا ہے۔ ویری گڈ، تم اسے اس طرح اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ کہ اس کے کسی ساتھی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔" راج سنگھ نے انتہائی پر جوش لہجے میں کہا۔

"یس باس، میں اس کا بندوبست کرتا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو راج سنگھ نے ایک بار پھر ریسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر نقشہ پر جھک گیا۔ لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یہ ساری کالز آج مجھے ہی کی جانی ہیں۔" راج سنگھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ریسور اٹھالیا۔

"راج سنگھ بول رہا ہوں۔" راج سنگھ نے کہا۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ کیا ہو رہا ہے۔ تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔" دوسری طرف سے شاگل کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"جناب پورے دارالحکومت میں چیکنگ کی جا رہی ہے۔ تمام ہوٹلوں، رئیل اسٹیٹ ڈیلروں اور رہائشی کالونیوں میں ہمارے آدمی چیکنگ کر رہے ہیں۔ خاص طور پر میں نے ائیر پورٹ اور بحری راستوں پر انتہائی سخت چیکنگ کے انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ پاکیشیا میں کافرستانی سیکرٹ سروس کے گروپ انچارج نے ابھی ابھی

رپورٹ دی ہے کہ عمران وہاں ہوٹلنگ کرتا پھر رہا ہے اور وہاں ایک اور رپورٹ ملی ہے کہ ایک اعظم نام کا آدمی ٹریس کیا گیا ہے جس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن سیکشن سے ہے۔ میں نے اسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچانے کا کہہ دیا ہے تاکہ اس سے اس سیکشن کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر کے انہیں گرفتار کر لیا جائے۔" راج سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ تم دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو۔" یکلخت شاگل کی حلق پھاڑ کر چیخنے کی آواز سنائی دی تو راج سنگھ کا چہرہ غصے سے تمتما اٹھا۔

"سر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔" اس نے بھنچے بھنچے انداز میں کہا۔

"نانسنس۔ جیسے ہی اس آدمی کے غائب ہونے کی اطلاع ملے گی پورا سیکشن ہی غائب ہو جائے گا نانسنس۔ یہ لوگ اپنے آدمیوں کی بھی نگرانی کراتے ہیں۔ الٹا وہ تمہارے سب ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے سب کا خاتمہ کر دیں گے۔ تم اس آدمی کی طرف صرف نگرانی کراؤ تاکہ اس کے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں بھی علم ہو سکے تاکہ پھر انہیں خاموشی سے ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کیا جا سکے۔" شاگل نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ آپ نے درست سوچا ہے۔ میں ابھی اپنے آدمیوں کو احکامات دیتا ہوں سر۔" راج سنگھ نے اس بار قدرے شرمندہ

لہجے میں کہا کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ شاگل درست کہہ رہا ہے۔

"جلدی اسے حکم دو۔ جلدی۔" شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راج سنگھ نے کریڈل پر ہاتھ مارا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"رام دیو بول رہا ہوں۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے رام دیو کی آواز سنائی دی۔

"راج سنگھ بول رہا ہوں رام دیو۔ چیف شاگل کو میں نے اس آدمی اعظم کے بارے میں رپورٹ دی تو چیف شاگل نے فوری حکم دیا ہے کہ اسے اغوا کرانے کی بجائے اس کی نگرانی کر کے ان کے پورے سیکشن کو ٹریس کیا جائے۔ اس لیے تم اسے اغوا کرانے کی بجائے اس کی نگرانی کراؤ۔" راج سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو راج سنگھ نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سر اٹھایا اور نقشہ تہہ کر دیا۔

"دارالحکومت میں آئے بغیر یہ لوگ کسی صورت بھی سوبران نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے تمام تر توجہ ایئرپورٹ اور دارالحکومت میں داخلے کے دوسرے راستوں پر رکھنی چاہئے۔" راج سنگھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کرشنا بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راج سنگھ بول رہا ہوں کرشنا۔ تمھارے آدمی ایئرپورٹ اور دارالحکومت کے داخلی راستوں پر تعینات ہیں۔ ان سب کو ریڈ الرٹ کر دو کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ ہر صورت میں پہلے دارالحکومت پہنچیں گے۔" راج سنگھ نے کہا۔

"یس باس ہم پہلے سے ہی ریڈ الرٹ ہیں۔" کرشنا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہر مشکوک آدمی یا گروپ کی نگرانی کی جائے۔ یہ لوگ گروپ کی شکل میں بھی آ سکتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ

بھی۔ اس لیے تمہارے آدمی اگر صرف گروپوں کو ہی چیک کرتے رہ گئے تو وہ دھوکہ کھا جائیں گے۔" راج سنگھ نے کہا۔

"باس آپ بے فکر رہیں۔ ہمارے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کے قد و قامت اور انداز پہچانتے ہیں اس لیے ہم انہیں آسانی سے چیک کر لیں گے۔" کرشانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں کہ مجھے پاکیشیا سے ان کی روانگی کے بارے میں پیشگی اطلاع مل جائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو عمران کا بچنا ناممکن ہو جائے گا۔ لیکن اگر ایسا نہ بھی ہو سکا تب بھی ہمیں بہر حال انہیں ٹریس کر کے ختم کرنا ہے۔" راج سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس اگر پیشگی اطلاع مل جائے تو ہم انہیں ایئر پورٹ پر ہی مار گرائیں گے۔ کیونکہ انہیں اگر معمولی سا موقع بھی مل جائے تو یہ سچوئیشن بدل دیتے ہیں۔" کرشانے کہا۔

"میں نے کہا تو ہے کہ میں کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن ہمیں دونوں صورتوں میں ہوشیار رہنا ہو گا۔" راج سنگھ نے کہا۔

"یس باس ہم ہوشیار رہیں گے۔" کرشانے کہا تو راج سنگھ نے اطمینان بھرے انداز میں رسیور رکھ دیا۔

"اب میں دیکھوں گا کہ یہ کتنے ہوشیار اور تیز ہیں۔ ان کا واسطہ پہلی بار مجھ سے پڑا ہے۔" راج سنگھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز کی دراز سے اس نے شراب کی چھوٹی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے اسے منہ سے لگا لیا۔

عمران نے کار اس پلازہ کی پارکنگ میں لے جا کر روکی جہاں جولیا کا فلیٹ تھا اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی۔ اس دوران اس کی نظریں وہاں موجود صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ کی کاروں پر پڑیں تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے چونکہ خود بطور ایکسٹو جولیا کو فون کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر اس بار

عمران انہیں مشن کے بارے میں بریف نہ کرے تو جولیا اسے رپورٹ کرے گی تو وہ عمران کو زندہ زمین میں دفن کر دے گا۔ جس پر بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تھا کہ اب جولیا کسی صورت بھی رپورٹ نہ کرے گی کیونکہ کچھ بھی ہو جائے جولیا بہر حال عمران کو سزا نہیں دلوا سکتی اور عمران نے بھی یہ سب کچھ جان بوجھ کر کہا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس بار شاگل کی ٹیم سے مقابلہ سخت رہے گا۔ شاگل لازماً ان کے انتظار میں ہو گا کیونکہ اسے اطلاع مل چکی تھی کہ

پاکیشیا کو اس سوبران پراجیکٹ کے بارے میں علم ہو چکا ہے۔ گو اس نے اپنے طور پر بڑی کوشش کی تھی کہ کسی طرح دارالحکومت گئے بغیر سوبران پہنچا جا سکے۔ لیکن ایسا کوئی راستہ معلوم نہ ہو سکا تھا۔ سیڑھیاں چڑھتا ہوا عمران دوسری منزل پر پہنچا جہاں جولیا کا فلیٹ تھا اور پھر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے۔" اندر سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ارے حیرت ہے۔ یہاں تو مس جولیا رہتی تھی۔ کیا اس کی صنف تبدیل ہو گئی ہے۔ حیرت ہے کیا زمانہ آ گیا ہے کہ بیٹھے بٹھائے صنف ہی بدل جاتی ہے۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو صفدر کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آیا۔

"آیئے عمران صاحب۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے ایک طرف ہٹ کر کہا۔

"ارے یہ تمہاری آواز تھی۔ میں سمجھا کہ جولیا مرد بن گئی ہے۔" عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ اب مرد نہیں مرد مار بننے کی کوشش کر رہی ہیں۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مرد مار لیکن تم تو زندہ نظر آ رہے ہو۔" عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ دونوں بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں جولیا، صالحہ، کیپٹن شکیل اور

تنویر موجود تھے۔

"یہ صفدر بتا رہا ہے کہ تم اب مردمار بن رہی ہو۔ پہلے تو لوگ مکھی مار ہوا کرتے تھے۔ اب مردمار بن رہے ہیں۔" عمران نے سلام کر کے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"چیف نے مجھے بتایا ہے کہ اس بار اس نے تمہیں حکم دے دیا ہے کہ تم ہمیں مشن کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ گے اور اگر تم نے تفصیل نہ بتائی تو میں چیف کو رپورٹ کر دوں گی اور وہ تمہیں زندہ زمین میں دفن کر دے گا۔" جولیا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے تو واقعی بے حد رحیم و کریم ہے۔" عمران نے فورا دونوں ہاتھوں سے کان پکڑتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب عمران صاحب۔ آپ کس بات کا شکر ادا کر رہے ہیں۔" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت تھی۔

"اس بات کا شکر ادا کر رہا ہوں کہ جولیا کا یہ فلیٹ دوسری منزل پر ہے۔ اس لیے یہاں نیچے زمین ہی نہیں ہے اور جب زمین ہی نہیں ہو گی تو چیف کیسے مجھے زمین میں دفن کرے گا۔" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تم خواہ مخواہ کی بکواس کرنے کی بجائے مشن کے بارے میں بتاؤ تو زیادہ بہتر ہو گا۔" تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مشن ہاں مشن کے بارے میں بتانا بے حد ضروری ہے۔ تو سنو پھر کان کھول کر اور دلوں کو حاضر کر کے۔ کیونکہ اس معاملے میں دلوں کو حاضر کرنا بے حد ضروری ہے۔" عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"کاش تمہاری زبان کی بریکیں ہوتیں۔" تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں مشن کی بات کر رہا تھا۔ مسلمان کا مشن یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ اس دنیا میں صالح اعمال کرے تاکہ آخرت میں کامیاب ہو سکے اور کامیابی وہی ہے جو آخرت میں ملے گی۔ اس دنیا کی کامیابیاں اس کے مقابل کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔" عمران نے باقاعدہ مبلغوں کے سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے عمران صاحب کہ ہمیں آخرت کی تیاری بھی کر لینی چاہئے۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آخرت کی تیاری نہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی رضا ہو گی تو ہم وہاں نہ چاہنے کے باوجود پہنچ جائیں گے۔ میں آخرت میں کامیابی کی تیاری کی بات کر رہا ہوں۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ تم نے کیا باتیں شروع کر دی ہیں۔ کافرستانی مشن کے بارے میں بتاؤ۔" جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب کیا اس مشن کا تعلق کسی سائنسی آلے سے ہے۔" اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہیں اس بات کا خیال کیسے آ گیا۔" عمران نے پوچھا۔

"کافرستان ہمارا دشمن ملک بھی ہے اور ہمسایہ ملک بھی۔ اس کی ہر وقت یہی کوشش رہتی ہے کہ وہ ہمارے دفاع کو ناکام کر کے ہمارے ملک پر قبضہ کر لے اور اس کے لیے وہ ہر ممکن کوشش کرتا رہتا ہے اور یہ ظاہری بات ہے کہ یہ مقصد سائنسی آلات سے ہی ممکن ہو سکتا ہے اور چیف نے جس طرح مس جولیا سے کہا ہے کو آپ کو انہوں نے خصوصی طور پر حکم دیا ہے کہ آپ ہمیں مشن کے بارے میں تفصیلات بتائیں اور اگر آپ نہ بتائیں تو مس جولیا کی رپورٹ پر آپ کو انتہائی سخت سزا دی جانے کی دھمکی دی گئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاملہ کسی ایسے سائنسی آلے کا ہے جس سے پاکیشیا کے دفاع کو انتہائی شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

اسی صورت میں چیف آپ کے خلاف اس طرح کی دھمکی دے سکتا ہے۔ "

کیپٹن شکیل نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہارا ذہن واقعی بے حد ایڈوانس ہو گیا ہے۔ لہذا اب تم سے نہیں تمہارے ذہن سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ "عمران نے کہا۔

توسب کے چہروں پر کیپٹن شکیل کے لیے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا واقعی یہ آلہ اس قدر خوفناک ہے کہ اس سے پاکیشیا کے دفاع کو شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔ "صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اس آلے کی خاصیت یہ ہے کہ اس کی بدولت دشمن ملک کے تمام راڈارز بلینک ہو جائیں گے اور تم خود سوچو اگر جنگ کے دوران ہمارے تمام راڈارز بلینک ہو جائیں تو ہمارے دفاع کا کیا حشر ہو گا۔ "عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا کیونکہ اب بات چھپانا فضول تھا۔

"کہاں تیار ہو رہا ہے یہ آلہ۔ کیا یہ بات معلوم ہو گئی ہے۔ "جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ سوبران میں اور اس کی لیبارٹری سوبران کے انڈسٹریل ایریے میں ہے۔ "عمران نے جواب دیا۔

"اگر یہ تمام معلومات مل چکی ہیں تو پھر تم ابھی تک یہاں کیوں موجود ہو۔ ہمیں فوراً کافرستان روانہ ہو جانا چاہیے۔ "جولیا نے کہا۔

"مسئلہ یہ ہے کہ کافرستان کو اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ ہمیں اس پروجیکٹ کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی وقت بھی کافرستان پہنچ سکتی ہے۔ اس لیے کافرستان سیکرٹ سروس نے نہ صرف دارالحکومت میں بلکہ سوبران

میں بھی انتہائی سخت جال بچھا دیا ہے اور شاید ہمارا ایئر پورٹ سے نکلنا ہی مشکل ہو جائے۔ میں نے بے حد کوشش کی ہے کہ ہم کسی طرح دارالحکومت پہنچے بغیر سوبران پہنچ جائیں لیکن ایسا ممکن نہیں ہے۔ ہمیں ہر صورت میں پہلے دارالحکومت پہنچنا ہو گا۔ "عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ پہلے کافرستان سیکرٹ سروس نے ہمارا کیا بگاڑا ہے جواب بگاڑ لے گی۔ "جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں زیادہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے تو پھر پہلے میں اکیلا کافرستان چلا جاتا ہوں اور اس شاگل کا خاتمہ کر دوں گا۔ اس طرح کافرستانی سیکرٹ سروس یکلخت تنکوں کی طرح بکھر جائے گی پھر تم آجانا۔ "تنویر نے کہا۔

"نہیں اس طرح ہم غیر اہم معاملات میں پھنس جائیں گے۔ ہمیں جس قدر جلد ممکن ہو سکے سوبران پہنچنا چاہئے۔ "صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب کافرستانی سیکرٹ سروس نے یقیناً اس سڑک پر خصوصی توجہ دے رکھی ہو گی جو دارالحکومت سے سوبران جاتی ہے۔ اس لیے ہمیں دارالحکومت کی بجائے کسی اور راستے سے سوبران پہنچنا چاہئے۔ "کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ "عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں دارالحکومت پہنچنے کی بجائے براہ راست سوبران پہنچنا چاہئے۔ "کیپٹن شکیل نے کہا۔

وہ کیسے۔ کیا ہم اڑ کر وہاں جائیں گے۔ "عمران نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں آپ کی بات درست ہے۔ ہمیں اڑ کر براہ راست وہاں جانا ہو گا۔ "کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب چونک پڑے۔

''کیااب تم نے بھی عمران کی طرح مذاق کرنا شروع کر دیا ہے۔'' جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں مذاق نہیں کر رہا مس جولیا۔ جس طرح عمران صاحب بتا رہے ہیں۔ وہاں کافرستانی سیکرٹ سروس نے ہمیں ایک قدم بھی آگے بڑھنے نہیں دینا۔ مجھے معلوم ہے کہ سوبران میں باقاعدہ فوجی چھاؤنی موجود ہے۔ اگر ہم کافرستان کے دارالحکومت جانے کی بجائے پہاڑی راستوں سے کافرستان کی سرحد میں داخل ہو جائیں اور وہاں ان کے کسی بھی ایئر فورس کے اڈے سے فوجی ہیلی کاپٹر اڑا کر لے جائیں تو ہم براہ راست سوبران پہنچ سکتے ہیں۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

لیکن اس طرح فاصلہ بے حد بڑھ جائے گا اور ہمیں راستے میں ہی مار گرایا جائے گا۔'' صفدر نے کہا۔

''ہاں واقعی تمہاری بات درست ہے۔ فاصلہ تو خاصا بڑھ جائے گا۔ لیکن اگر ہم وہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دیں تو اتنا خطرہ تمہیں نہیں رہے گا۔'' کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تم خواہ مخواہ فضول باتوں میں وقت ضائع کر رہے ہو۔ ہم ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بار کافرستان دارالحکومت میں جا چکے ہیں اور اگر ہمیں روکا گیا تو ہم ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔'' تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تنویر درست کہہ رہا ہے۔ میں نے بھی یہی سوچا ہے کہ ہمیں کافرستانی سیکرٹ سروس سے ڈرنے کی بجائے ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔'' عمران نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''تم لیڈر رہو۔ اس لیے تمہاری بات فائنل ہے۔ تم نے خواہ مخواہ ہمیں ادھر ادھر کی باتوں میں ڈال دیا۔ تم پہلے بتا دیتے کہ تم یہ فیصلہ کر چکے ہو۔'' جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن جس طرح تنویر سوچ رہا ہے اس طرح ہم ایئرپورٹ سے باہر نہیں نکل سکیں گے۔'' عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کس طرح نکل سکیں گے۔'' تنویر نے کہا۔

''تمہارے چیف نے معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق کافرستان کی حکومت کی خصوصی دعوت پر دہ روز بعد گریٹ لینڈ سے اس کی تلاش کرنے والی ایک بین الاقوامی فرم کے ماہرین اور حکام پر مشتمل ایک ٹیم کافرستان پہنچ رہی ہے۔ جس کا استقبال کافرستان کے معدنیات کے وزیر سرگوش کریں گے۔ شام کو یہ لوگ کافرستان کے وزیراعظم سے خصوصی ملاقات کریں گے۔ دوسرے روز ایک کانفرنس میں شرکت کریں گے اور پھر واپس چلے جائیں گے۔ یہ ٹیم دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور اس کا سربراہ آرتھر نامی ایک ادھیڑ عمر آدمی ہے اور چیف نے اس سلسلے میں پوری تیاری بھی کر لی ہے۔ ہم نے میک اپ میں یہاں سے آج رات گریٹ لینڈ پہنچنا ہے اور وہاں کے فارن ایجنٹ کی مدد سے ہم نے اس ٹیم کی جگہ لینی ہے اور پھر اس ٹیم کے روپ میں ہم کافرستان میں داخل ہوں گے اور ہوٹل سے غائب ہو کر سوبران پہنچ جائیں گے۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔'' عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

''چیف واقعی بے حد دور کی سوچتا ہے۔ ک افرستانی سیکرٹ سروس چیک ہی کرتی رہ جائے گی اور ہم کافرستان میں داخل بھی ہو جائیں گے۔'' صفدر نے کہا۔

''لیکن ان مہمانوں کی وہاں ہوٹل میں باقاعدہ حفاظت کی جائے گی۔ اس لئے وہاں سے ہمارا نکلنا بھی تو مسئلہ بن جائے گا۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ کام آسانی سے ہو جائے گا۔ ہم میک اپ اور لباس تبدیل کر کے آسانی سے وہاں سے نکل جائیں گے۔'' عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیے۔

''تو پھر گریٹ لینڈ کے لیے کب روانہ ہوتا ہے۔'' جولیا نے پوچھا۔

''آج رات کو ایئرپورٹ پر پہنچ جاؤ۔ نو بجے کی فلائٹ سے تمہاری سیٹیں بک ہیں۔ لیکن ہر ایک نے علیحدہ

علیحدہ ایئر پورٹ پہنچنا ہے۔

اور علیحدہ علیحدہ سیٹوں پر بیٹھ کر گریٹ لینڈ پہنچنا ہے۔ کیونکہ یہاں ایئر پورٹ پر بھی کافرستان کے ایجنٹ موجود ہو سکتے ہیں۔" عمران نے کہا۔

"کاغذات اور ٹکٹیں کہاں سے ملیں گی۔" صفدر نے کہا تو عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے کاغذات نکال کر اس نے ٹیم کو دے دیے۔ وہ واقعی پوری تیاری کر کے آیا تھا۔

سپیشل ایجنسی کا چیف وجے اپنے آفس میں موجود تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"کرم داس بول رہا ہوں باس۔" دوسری طرف سے اس کے نائب کرم داس کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے مشن کے بارے میں۔" وجے نے پوچھا۔

"باس مشینری کافرستان پہنچ گئی ہے۔ اسے خصوصی گوداموں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ کل گریٹ لینڈ سے آئل کی تلاش کے لیے ایک مخصوص ٹیم کافرستانی حکومت کی دعوت پر پہنچ رہی ہے۔ اس میں دو آدمی اس مشینری کے ماہر ہیں۔ ان کے نام جیکسن اور تھامس ہیں۔ باقی ٹیم تو واپس چلی جائے گی جبکہ یہ دونوں حکومت کی دعوت پر

یہیں رہ جائیں گے اور پھر انہیں کالاگ علاقے میں لے جایا جائے گا۔

وہاں یہ ٹی ایس ٹنل کے لیے موقع چیک کر لیں گے اور نقشہ ان کی مدد سے بنایا جائے گا اور پھر یہ مشینری وہاں منگوا کر کام شروع کر دیا جائے گا اور یہ سارا کام ایک ہفتے میں مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد یہ دونوں واپس چلے جائیں گے۔ جبکہ مشینری بھی واپس گوداموں میں پہنچ جائے گی۔ اس کے بعد اس ٹنل میں سپر میگا ڈی تھری ایڈجسٹ کی جائے گی اور پھر پرائم منسٹر صاحب چھاؤنی کا دورہ کرنے کے بہانے اسے ڈی چارج کریں

گے اور اس کے ساتھ ہی پاکیشیا کے میزائلوں کا اڈہ تباہ ہو جائے گا اور کسی کو معلوم تک نہ ہو سکے گا کہ یہ اڈہ کیسے تباہ ہوا۔" کرم داس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو کرم داس۔ تم نے واقعی بہترین منصوبہ بندی کی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا ہوا۔" وجے نے کہا۔

"جناب وہاں بھی ہمارا ڈرامہ کامیاب رہا ہے۔ پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کو سوبران پراجیکٹ کے بارے میں اطلاع دے دی گئی اور پھر یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سوبران مشن کے لیے کافرستان کسی بھی وقت پہنچ سکتی ہے اور پرائم منسٹر صاحب نے کافرستانی سیکرٹ سروس کے چیف جناب شاگل صاحب کو انہیں ختم کرنے کے لیے احکامات دے دیے ہیں اور مجھے اطلاعات مل رہی ہیں کہ پورے دارالحکومت میں کافرستان سیکرٹ سروس الرٹ ہے اور سوبران میں بھی ان کا ایک سیکشن پہنچ چکا ہے۔ کرم داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں آپس مِیں الجھے رہیں گے اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا۔" وجے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی اصل مشن کی۔" کرم داس نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہا کرو۔ وجے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسے خوشی تھی کہ کرم داس کی ذہانت کی وجہ سے سپیشل ایجنسی کا یہ منصوبہ اور انتہائی اہم مشن کامیابی سے مکمل ہو جائے گا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھالیا۔

"یس وجے بول رہا ہوں۔" وجے نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"چیف لارڈ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ الرٹ ہو جائیں۔" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں الرٹ ہوں بات کرائیں۔" وجے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کوڈ کے مطابق چیف لارڈ کا مطلب پرائم منسٹر ہے اور الرٹ ہو جانے کا مطلب ہے کہ اپنا فون محفوظ کر لو۔

"ہیلو۔" چند لمحوں بعد پرائم منسٹر کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ وجے بول رہا ہوں سر۔" وجے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر وجے آپ کی کمپنی کیا کر رہی ہے۔ کوئی پیش رفت۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔" وجے نے کہا اور مختصر طور پر وہ ساری بات دوہرا دی جو ابھی کرم داس نے اسے بتائی تھی۔

"اوہ اچھا تو کل گریٹ لینڈ سے ماہرین کی ٹیم آ رہی ہے۔ اس میں وہ دو افراد شامل ہیں۔ ویری گڈ۔ اس طرح تو واقعی کسی کو شک تک نہ پڑے گا۔" پرائم منسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب آپ کی قائم کردہ سپیشل ایجنسی پاکیشیا کو وہ سبق دے گی کہ پاکیشیا زخم چاٹتا رہ جائے گا۔ وہ سوبران جانے کے لیے کافرستانی سیکرٹ سروس سے لڑتے رہ جائیں گے اور ہم ان کا میزائلوں کا اڈہ تباہ کر دیں گے اور انہیں معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ یہ سب کیسے ہوا ہے اور کس نے کیا ہے۔" وجے نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"پھر بھی خیال رکھنا۔ اگر پاکیشیا کو اس مشن کی معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی تو وہ دیوانوں کی طرح میدان میں کود پڑیں گے۔ میزائلوں کا یہ اڈہ ان کے لیے انتہائی اہمیت رکھتا ہے اور انہوں نے اس پر اپنے ملک کا کثیر سرمایہ لگایا ہے۔" پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب آپ بے فکر رہیں۔ انہیں اس کی کانوں کان خبر تک نہ ہو سکے گی۔" وجے نے جواب دیا۔

"اوکے۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا تو اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی۔ جسے دیکھ کر وجے کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"آؤ کوشیلا میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔" وجے نے کہا۔

"میں کارشام میں تھی کہ تمہارا پیغام ملا اور میں وہاں سے ابھی واپس آ رہی ہوں۔ کیا ہوا کوئی خاص بات ہے۔ جو تم نے اس طرح ایمرجنسی کال کی ہے۔" کوشیلا نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں ایک خاص مقصد کے لیے کال کیا ہے۔ میں نے تمہاری فائل پڑھی ہے۔ اس میں درج ہے کہ تم کرنل فریدی کی بلیک فورس میں کام کرتی رہی ہو اور تمہارا ٹکراؤ کئی بار پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی ہو چکا ہے۔" وجے نے کہا۔

"ہاں کیوں، کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہمارا ٹکراؤ ہو گیا ہے۔" کوشیلا نے چونک کر کہا۔

"اوہ نہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تو ہمارے بارے میں علم بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کوشش بھی کی کہ ہمیں ٹریس کر سکیں لیکن وہ اس میں ناکام رہے۔" وجے نے کہا۔

"تو پھر مجھے کیا کرنا ہو گا۔" کوشیلا نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ تم پاکیشیا چلی جاؤ اور اس عمران سے اس انداز میں ملو جیسے تمہیں کرنل فریدی کے بعد سروس سے نکال دیا گیا ہے اور تم اب پاکیشیا میں مستقل طور پر سیٹل ہونا چاہتی ہو۔ اس طرح تم عمران سے ملتی رہو گی اور اس عمران کے بارے میں ہمیں اس کی تازہ ترین

معلومات ملتی رہیں گی۔

کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں اصل آدمی عمران ہی ہے اور ہم نے چونکہ پاکیشیا کے خلاف نجانے کتنے مشن مکمل کرنے ہوں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ عمران کو اس طرح نظروں میں رکھیں کہ اسے اس کا علم تک نہ ہو سکے۔" وجے نے کہا تو کوشیلا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیا ہوا۔" وجے نے چونک کر پوچھا۔

"باس آپ کو اس عمران کے بارے میں مکمل معلومات نہیں ہیں۔ وہ عفریت ہے۔ کرنل فریدی بھی اس کے مقابل آنے سے ہمیشہ کتراتا تھا۔ کیونکہ یہ شخص کرنل فریدی جیسے شخص کو بھی چکر دے جاتا تھا۔ آپ نے میرے بارے میں اس لیے یہ سب کچھ سوچا ہے کہ وہ کرنل فریدی کی وجہ سے مجھے جانتا ہو گا اور میری مدد کرے گا۔ ایسی بات نہیں وہ میرے بارے میں تفصیلی انکوائری کرے گا اور پھر اس کے پاس ایسے ذرائع موجود ہیں جو میرے بارے میں پوری تفصیل اسے مہیا کر سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ بجائے اس کے کہ میں اس کے بارے میں کچھ معلوم کروں وہ سپیشل ایجنسی کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لے گا۔" کوشیلا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو یہ آئیڈیا ڈراپ کرنا پڑے گا۔ بہر حال ٹھیک ہے تم اسے مجھ سے بہتر انداز میں جانتی ہو۔" وجے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ آپ چاہتے ہیں اس کا ایک اور طریقہ ہو سکتا ہے۔" کوشیلا نے کہا۔

"کیا۔" وجے نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ میں یہاں سے استعفیٰ دے کر گریٹ لینڈ چلی جاؤں اور پھر گریٹ لینڈ سے عمران کو فون کر کے اس سے مدد مانگوں۔ اس طرح وہ کوئی انکوائری نہیں کرائے گا۔ پھر میں پاکیشیا پہنچ جاؤں اور وہاں اس

کی مدد سے کسی ہوٹل یا کلب میں ملازمت کر لوں۔" کوشیلا نے کہا۔

"نہیں میں تم جیسی سمجھدار اور ذہین ماتحت کو اس طرح ضائع نہیں کر سکتا۔ اس آئیڈیے کو ڈراپ سمجھو۔" وجے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ابھی کہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے سپیشل ایجنسی کو ٹریس کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیا پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن شروع ہو چکا ہے۔" کوشیلا نے کہا۔

"نہیں فی الحال ہمارے پاس پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن نہیں ہے۔" وجے نے کہا۔

"تو پھر کیسے سپیشل ایجنسی کے بارے میں عمران کو پتہ چلا۔ کوشیلا نے کہا۔

"یہ معلوم نہیں ہو سکا اور ہم نے یہ معلوم کرنے کی کوشش بھی نہیں کی۔ کیونکہ ہم کسی صورت اوپن نہیں ہونا چاہتے۔ ہم نے سپیشل ایجنسی کا سیٹ اپ ہی ایسا رکھا ہے کہ ہم سامنے آئے بغیر کام کرتے رہیں۔ اس طرح ہم زیادہ آسانی سے کام کر سکیں گے۔ وجے نے کہا تو کوشیلا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب مجھے اجازت ہے۔" کوشیلا نے کہا۔

"ہاں لیکن یہ خیال رکھنا کہ تمہاری زبان سے ایسا کوئی لفظ نہ نکلے جس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے بارے میں علم ہو سکے۔" وجے نے کہا۔

"ایسے ہی ہو گا باس آپ بے فکر رہیں۔" کوشیلا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب دفتری باتیں تو ختم ہو گئیں۔ اب یہ بتاؤ کہ رات کو کہاں ملاقات ہو گی۔" وجے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہاں تم کہو۔" کوشیلا نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"گولڈن نائٹ کلب ٹھیک رہے گا۔" وجے نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں نو بجے وہاں پہنچ جاؤں گی۔" کوشیلا نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی اور وجے نے بھی مسرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

کافرستان کے صدر اپنے مخصوص آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ آفس ٹیبل پر پڑے ہوئے کئی رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو صدر صاحب نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔" صدر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر سوبران سے ڈاکٹر جگدیش صاحب کی کال ہے۔" دوسری طرف سے ان کے پی اے کی انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات۔" صدر نے کہا۔

"سر میں ڈاکٹر جگدیش سوبران سے بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک لرزتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ لہجہ اور آواز بتا رہی تھی کہ ڈاکٹر جگدیش بوڑھے آدمی ہیں۔

"یس ڈاکٹر جگدیش فرمایئے کیوں کال کی ہے۔" صدر نے نرم لہجے میں کہا۔

"سر سوبران میں جس پراجیکٹ پر ہم نے کام کرنا تھا وہ تو اب نہیں ہو سکتا کیونکہ وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حملے کا یقینی خطرہ بتایا جا رہا ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا وہاں کیا کام۔" صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب میں آج وہاں چارج لینے کے لیے گیا تو مجھے وہاں جانے سے روک دیا گیا۔ جب میں نے آپ کا اجازت

نامہ دکھایا تو مجھے بتایا گیا کہ اس جگہ کی پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر انتہائی سخت حفاظت کی جا رہی ہے۔ کیونکہ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیے ٹریپ بنایا گیا ہے اور کسی بھی وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں حملہ کر سکتی ہے۔ چنانچہ میں واپس آ گیا اور میں اب ہوٹل سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔" ڈاکٹر جگدیش نے کہا۔

"اوہ تو پرائم منسٹر صاحب نے وہاں کوئی ٹریپ بچھا رکھا ہے۔

ٹھیک ہے آپ اپنی لیبارٹری میں واپس چلے جائیں۔ پرائم منسٹر صاحب سے بات کرنے کے بعد اگر ضرورت پڑی تو آپ کو کال کر لیا جائے گا۔" صدر نے کہا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے رسیور رکھ دیا اور پھر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر انہوں نے اس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر صاحب سے میری بات کرائیں۔" صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریبا دس منٹ بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔" صدر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں جناب۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات۔" صدر نے کہا۔

"ہیلو۔" چند لمحوں بعد پرائم منسٹر صاحب کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"آپ نے سوبران میں جس پراجیکٹ کو مکمل کر کے ختم کیا تو وہاں اب کیا سیٹ اپ کیا گیا ہے۔ جس کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچ رہی ہے۔" صدر نے کہا۔

"آپ تک اس کی اطلاع کیسے پہنچی ہے جناب۔" پرائم منسٹر نے کہا۔

"میں نے وہاں نارائن لیبارٹری کے سربراہ ڈاکٹر جگدیش کو ایک خصوصی پراجیکٹ مکمل کرنے کے لیے کہا تھا۔ انہوں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے فون کر کے بتایا ہے کہ وہاں آپ کی طرف سے کوئی خاص پراجیکٹ مکمل کیا جارہا ہے۔ جس کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ریڈ کا خطرہ ہے۔ اس لیے اس پراجیکٹ کی انتہائی سخت حفاظت کی جارہی ہے۔" صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر مجھے آپ سے بالمشافہ ملاقات کرنی ہوگی۔ کیونکہ اس پرجیکٹ کے بارے میں فون پر بات نہیں ہوسکتی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں حاضر ہو جاؤں۔" پرائم منسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ تشریف لے آئیں۔ میں آپ کا منتظر ہوں۔" صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ کر سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے ایک مودبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر صاحب تشریف لارہے ہیں۔ انہیں سپیشل روم میں پہنچا کر مجھے اطلاع دی جائے۔" صدر نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو بہت برا ہوا ہے۔ نئے پرائم منسٹر صاحب کو تو ان شیطانوں کے بارے میں علم ہی نہیں ہے۔" صدر نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریبا آدھے گھنٹے بعد انہیں پرائم منسٹر صاحب کی سپیشل روم میں تشریف آوری کی اطلاع مل گئی تو وہ اٹھے اور سائیڈ دروازے سے نکل کر ایک راہداری سے ہوتے ہوئے وہ چند لمحوں بعد سپیشل روم میں داخل ہو گئے۔ وہاں نو منتخب پرائم منسٹر صاحب ان کے استقبال کے لیے کھڑے

ہو گئے۔ مصافحے اور رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے تو صدر نے میز کے کنارے پر موجود ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ دروازوں پر سرخ رنگ کے بلب جل اٹھے۔ یہ اس بات کی نشاندہی تھی کہ اب اس کمرے میں ہونے والی گفتگو نہ ہی باہر سے سنی جاسکتی ہے اور نہ ہی اسے ٹیپ کیا جاسکتا ہے اور پھر صدر کے پوچھنے پر جب پرائم منسٹر نے سپیشل ایجنسی کے چیف وجے کا تیار کردہ ٹریپ اور پاکیشیائی میزائلوں کے اڈے کی تباہی کی سکیم کی پوری تفصیلات بتائیں تو صدر صاحب کا چہرہ یکلخت سیاہ سا پڑ گیا۔

"یہ آپ نے کیا کر دیا۔ آپ کو مجھ سے تو بات کر لینی چاہیئے تھی۔" صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب ایجنسیاں میرے انڈر ہوتی ہیں اور وجے نے جس طرح کی سکیم بنائی ہے یہ اس قدر شاندار سکیم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کانوں کان اس کی خبر تک نہ ہوگی اور ان کا میزائلوں کا اڈہ تباہ ہو جائے گا۔ جہاں تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بات ہے تو اول تو اس بار جناب شاگل پوری طرح الرٹ ہیں۔ دارالحکومت یا سوبران میں ان کا خاتمہ ہو جانا یقینی ہے اور اگر نہ بھی ہو سکے تب بھی ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ اصل مشن تو مکمل ہو ہی جائے گا۔" پرائم منسٹر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے گریٹ لینڈ سے خصوصی مشینری منگوائی ہے۔ پھر وہاں کے ماہرین یہاں آکر کام کریں گے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رابطے پوری دنیا میں ہیں۔ انہیں اس سکیم کا علم گریٹ لینڈ سے ہی ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ سوبران پراجیکٹ کو میں نے خصوصی طور پر اس لیے خالی کرایا تھا تا کہ اس بارے میں اگر اطلاع پاکیشیا تک پہنچ بھی جائے تو وہ یہی سمجھیں کہ اسے خالی کر دیا گیا ہے۔ جبکہ اصل بات یہ ہے کہ اوپر جو پراجیکٹ ہے وہ دکھاوے کا ہے اصل لیبارٹری

اس سے بھی نیچے ہے اور انتہائی خفیہ ہے۔ اس کا راستہ بھی علیحدہ ہے اور وہاں واقعی ایسے آلے پر کام ہو رہا ہے جس کا تعلق راڈارز کو بلینک کرنے سے ہے۔ یہ فارمولا ہمارے ہی ایک سائنسدان ڈاکٹر آلو جا کا ہے اور ڈاکٹر آلو جا ہی اسے اس خفیہ لیبارٹری میں مکمل کرا رہے ہیں۔ ایک سائنسی رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے انہوں نے ڈاکٹر جگدیش کو بلوایا اور میرے حکم پر جب ڈاکٹر جگدیش وہاں گئے تو انہیں اندر جانے سے روک دیا گیا۔ متبادل راستہ اس آلے کی اہمیت کے پیش نظر مستقل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ میں نے اوپر والے پراجیکٹ کو اس لیے خالی کرا دیا تھا تاکہ پاکیشیا کو دھوکہ دیا جا سکے۔ آپ نے الٹا اس بارے میں پاکیشیا تک اطلاع پہنچا دی ہے۔" صدر نے قدرے برہم سے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری سر۔ دراصل اس بارے میں کوئی فائل میری نظروں سے نہ گزری تھی۔ اس لیے مجھے اس کا علم نہ تھا۔ لیکن اب بھی اس مین لیبارٹری کا متبادل راستہ کھول کر ڈاکٹر جگدیش کو لیبارٹری میں بھجوایا جا سکتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اول تو وہاں پہنچ ہی نہ سکے گی اور پہنچ بھی جائے تو وہ اوپر والے ایریے تک ہی محدود رہیں گے۔ انہیں کیسے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اس پراجیکٹ کے نیچے اصل لیبارٹری ہے۔" پرائم منسٹر نے قدرے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اب ایسا ہی کرنا پڑے گا اور اس متبادل راستے کو کھولنے کے بعد ہر راستہ بند کرنا پڑے گا۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ جب تک میزائلوں کے اڈے کی تباہی کا پلان مکمل نہ ہو جائے اس وقت تک لیبارٹری میں کام بند کر دیا جائے۔ تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی صورت بھی اس کا سراغ نہ لگا سکے۔ ویسے ایک اور بات آپ کے نوٹس میں لائی جانی ضروری ہے کہ پارلیمنٹ میں ایک خصوصی ترمیم منظور کرا لی گئی تھی جس سے تمام ایجنسیاں براہ راست صدر کے تحت کر دی گئی تھیں۔ لیکن میں نے اپنے طور پر یہ آرڈر کیے ہوئے ہیں کہ بے شک پرائم منسٹر صاحب اور ڈیفنس سیکرٹری صاحب اس بارے میں اپنے طور پر کام کریں۔ لیکن صدر سے

ڈسکشن ضروری ہے۔ اس لیے آپ بھی آئندہ خیال رکھا کریں۔" صدر نے کہا۔

"یس سر۔" پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"آپ کا میزائلوں کے اڈے کی تباہی کا پلان مجھے ذاتی طور پر پسند آیا ہے لیکن سپیشل ایجنسی کو آگاہ کر دیں کہ جو ماہر گریٹ لینڈ سے آئیں ان کی مکمل چیکنگ کرائیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کے میک اپ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ یہاں پہنچ جائیں۔ وہ لوگ اسی انداز میں کام کرتے ہیں۔" صدر نے کہا۔

"یس سر آپ کی ہدایت پر پورا عمل کیا جائے گا۔" پرائم منسٹر نے کہا۔

"ایک بات اور جیسے ہی آپ کو اطلاع ملے پاکیشیا سیکرٹ سروس سوبران پہنچ گئی ہے آپ نے فوری طور پر مجھے رپورٹ دینی ہے۔ تاکہ میں وہاں ڈاکٹر آلو جا کو حکم دے کر کام بند کرا سکوں۔ گو اس وقت کام جس سٹیج پر پہنچ چکا ہے اسے بند کرانا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے لیکن مکمل تباہی سے بہر حال نقصان پھر بھی قابل برداشت ہو گا۔" صدر نے کہا۔

"اول تو یہ لوگ وہاں پہنچ ہی نہ سکیں گے اور اگر پہنچ گئے تو میں آپ کو فورا رپورٹ کر دوں گا۔" پرائم منسٹر نے جواب دیا تو صدر سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ میٹنگ برخاست ہونے کا اشارہ تھا۔ پرائم منسٹر صاحب ان سے مصافحہ کر کے اور الوداعی کلمات کہہ کر جب واپس چلے گئے تو صدر صاحب واپس اپنے آفس میں آ گئے۔ انہوں نے کرسی پر بیٹھ کر ایک فون کا رسیور اٹھایا اور اپنے ملٹری سیکرٹری سے فوری طور پر شاگل سے بات کرانے کا حکم دے کر رسیور رکھ دیا۔

"پرائم منسٹر صاحب نے خود ہی ان شیطانوں کو سوبران آنے کی دعوت دے دی۔ یہ بہت برا ہوا ہے۔" صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے اب جو ہو چکا تھا اسے بدلا نہ جا سکتا تھا۔ اس لیے صدر صاحب دل ہی دل میں خود کو تسلی

دے رہے تھے کہ لیبارٹری پراجیکٹ کے نیچے ہے اور انتہائی خفیہ ہے۔ ورنہ لازما یہ لیبارٹری تباہ کر دی جاتی۔ انہیں چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا طویل تجربہ تھا اس لیے وہ جانتے تھے کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے نومنتخب پرائم منسٹر صاحب کے سامنے ان کی زیادہ تعریف نہیں کی جاسکتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔" صدر نے تیز لہجے میں خہا۔

"چیف شاگل صاحب لائن پر ہیں جناب۔" دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات۔" صدر نے کہا۔

"سر میں شاگل بول رہا ہوں سر۔" چند لمحوں بعد شاگل کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ہمیں پرائم منسٹر صاحب نے سوبران کیس کے بارے میں بریفنگ دی ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا ٹاسک آپ کو دیا گیا ہے۔" صدر نے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر۔" شاگل نے جواب دیا۔

"آپ نے اس سلسلے میں کیا انتظامات کیے ہیں۔" صدر نے پوچھا تو شاگل نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"گڈ، آپ نے واقعی اس بار بہترین انتظامات کیے ہیں۔ لیکن کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔" صدر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر، اس بار کوئی کوتاہی نہیں ہوگی سر۔" شاگل نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے ساتھ ساتھ مجھے رپورٹ دینی ہے۔" صدر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر حکم کی تعمیل ہوگی سر۔" شاگل نے کہا تو صدر نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ شاگل کی بتائی ہوئی تفصیل سن کر ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر انہوں نے فون کا رسیور اٹھایا اور

سیکرٹری کو کمرے میں بلا کر ڈاکٹر جگدیش کے بارے میں احکامات دینے شروع کر دیئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ سے کافرستان جانے والی ایک فلائٹ میں موجود تھا۔ عمران کے ساتھ صفدر بیٹھا ہوا تھا۔ جبکہ عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور تنویر تھے اور سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت علیحدہ علیحدہ اور میک اپ میں گریٹ لینڈ پہنچا تھا تاکہ وہاں سے ان ماہرین کی جگہ لے سکیں جنہوں نے کافرستان جانا تھا۔ لیکن گریٹ لینڈ پہنچ کر فارن ایجنٹ انتھونی نے انہیں بتایا کہ ماہرین کی ٹیم اپنے مقرر کردہ وقت سے ایک روز پہلے ہی کافرستان چلی گئی ہے تو عمران نے بھی فورا کافرستان جانے کا فیصلہ کر لیا۔ البتہ نئے سرے سے کاغذات تیار کرانے کے لیے انہیں دو روز گریٹ لینڈ میں ہی رکنا پڑا اور کاغذات کے تیار ہوتے ہی ان سب نے ان کاغذات کے مطابق خصوصی میک اپ کیے اور پھر وہ سب اس فلائٹ میں سوار ہو گئے۔

میک اپ اور کاغذات کی رو سے ان سب کا تعلق گریٹ لینڈ سے تھا اور وہ سب بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ سیاح تھے۔ ان کے پاس نہ صرف ایسے کاغذات موجود تھے جن کو گریٹ لینڈ سے چیک کرایا جاتا تب بھی وہ درست ثابت ہوتے بلکہ ان سب کے پاس بین الاقوامی طور پر جاری کردہ سیاحت کے خصوصی کارڈز بھی تھے اور ان کارڈز کی موجودگی میں ان پر کسی شک وشبے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہ جاتی تھی کیونکہ یہ کارڈز انتہائی سخت ترین چھان بین کے بعد جاری کیے جاتے تھے۔ اب یہ بات دوسری تھی کہ انہوں نے یہ کارڈ بغیر کسی چھان بین کے حاصل کر لیے تھے۔ کاغذات کی رو سے عمران کا نام والٹر تھا۔ عام طور پر عمران مائیکل کا نام اپنایا کرتا تھا لیکن اس بار اس نے یہ نام بھی تبدیل کر دیا تھا۔ کیونکہ اس نام کو شاگل اور اس کے ساتھی اچھی طرح پہنچانتے تھے۔

"عمران صاحب وہاں رہائش کے سلسلے میں آپ نے نائران سے بات تو کی ہوگی۔" ساتھ بیٹھے صفدر نے

اچانک کہا۔

"سیاحت نام ہی اس کا ہے کہ کہیں جم کر نہ رہا جائے۔ بس گھومتے پھرتے رہو اور اچھے سیاح وہ ہوتے ہیں جو دوسروں کا سہارا نہیں لیا کرتے۔ ویسے بھی ہو سکتا ہے کہ نائران کا کوئی آدمی ان کی نظروں میں ہو اور اس کی وجہ سے ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں جا گریں۔" عمران نے آہستہ سے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمارے مخصوص قد و قامت اور پورا گروپ ہمیں مشکوک بنا سکتا ہے۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صفدر نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ اس لیے جیسے ہم لاتعلق بیٹھے ہوئے ہیں ایسے ہی ایئرپورٹ سے باہر چلے جائیں گے اور پھر علیحدہ علیحدہ رہتے ہوئے زیرو فائیو ٹائپ کے ٹرانسمیٹر خرید لیے جائیں گے۔ فریکونسیاں البتہ ہماری پہلے سے طے شدہ ہوں گی۔" عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے مڑ کر پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے اپنے دوسرے ساتھیوں تک یہ بات پہنچا دی اور پھر یہ ہدایات جولیا اور صالحہ تک بھی پہنچ گئیں اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیے۔ تھوڑی دیر بعد کافرستان دارالحکومت میں جہاز کی لینڈنگ کا اعلان ہونے لگا تو وہ سب چونک کر سیدھے ہو گئے اور سب نے سیٹ.بیلٹس باندھنا شروع کر دیں ۔ ایئرپورٹ پر عمران اور صفدر اکٹھے تھے صفدر کا نام جیریکو تھا۔ چونکہ ان سب کے پاس گریٹ لینڈ کے پاسپورٹ تھے اس لیے انہیں کسی کاؤنٹر پر کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پبلک لاؤنج میں پہنچ گئے۔

"مسٹر والٹر آپ نے اپنی زبان پر قابو رکھنا ہے۔" اچانک صفدر نے آہستہ سے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تو تمہارا نام جیریکو کی بجائے بریکو ہونا چاہیے تھا۔" عمران نے جواب دیا۔

"پلیز یہاں چار آدمی موجود ہیں اور وہ سب بڑے غور سے ہر آدمی کا جائزہ لے رہے ہیں۔" صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ایئرپورٹ سے باہر آ کر انہوں نے ٹیکسی انگیج کی اور تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں ہوٹل ذیشان کے سامنے پہنچا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد چوتھی منزل پر ان کے لیے دو کمرے بک ہو چکے تھے۔

"پہلے اپنے کمرے میں جاؤ اور پھر کچھ دیر بعد مارکیٹ سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر اور ضروری اسلحہ خرید کر میرے کمرے میں آ جانا۔" عمران نے لفٹ کے اندر صفدر سے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اپنے نام سے ریزرو کردہ کمرے کی طرف بڑھ گیا اور پھر کمرے میں پہنچ کر اس نے روم سروس کو فون کر کے ہاٹ کافی منگوالی۔ جو تھوڑی دیر بعد اسے سرو کر دی گئی۔

عمران نے بیگ میں سے وہ بروشر نکالا جو اس نے ایئرپورٹ سے ایک کاؤنٹر سے حاصل کیا تھا اور اسے غور سے پڑھنا شروع کر دیا۔

لیکن پورے بروشر میں سوبران کا نام موجود نہ تھا۔ اس بروشر میں سیاحوں کی دلچسپی کے مقامات کی تفصیلات بھی درج تھیں اور ان کی نشاندہی بھی کر دی گئی تھی۔ عمران کا خیال تھا کہ اگر سوبران میں سیاحوں کی دلچسپی کا کوئی مرکز ہے تو پھر انہیں سوبران جانے میں آسانی ہو جائے گی۔ لیکن بروشر میں سوبران کا سرے سے ذکر ہی نہ تھا۔

عمران کافی دیر بیٹھا سوچتا رہا کہ سوبران جانے کے لیے اسے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔ لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

ابھی وہ اسی سوچ بچار میں گم تھا کہ پاس سائیڈ تپائی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس والٹر بول رہا ہوں۔ "عمران نے گریٹ لینڈ کی زبان اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں مس ماتری بول رہی ہوں۔ میرا تعلق ٹورسٹ ویلفئیر ایسوسی ایشن سے ہے۔ آپ چونکہ ٹورسٹ ہیں اس لیے قانون کے مطابق آپ کے کاغذات ہوٹل کی طرف سے مجھے مہیا کیے گیے ہیں۔ ہمارا کام ہی ٹورسٹس کا خیال رکھنا ہے۔ میں آپ کو اپنا فون نمبر دے دیتی ہوں۔ کسی بھی پریشانی یا مشکل کے وقت اپ مجھے فون کر سکتے ہیں۔ "دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بھی بتا دیا گیا۔

"ٹھیک ہے شکریہ۔ "عمران نے مختصر سا جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب تمہیں کیا بتاؤں کہ میں کس مشکل میں ہوں۔ سوبران میں سیاحت کا کوئی پوائنٹ کہیں نہیں ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز مِیں کہا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور روم سروس کو ایک ہاٹ کافی بھجوانے کا کہہ دیا۔ دراصل وہ ویٹر سے بات کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ویٹر ایسی مخلوق ہوتے ہیں جو ہر معاملے کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ویٹر

ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے ہاٹ کافی کے پہلے سے موجود برتن اٹھا کر ٹرالی کے نیچے والے خانے میں رکھے اور نئے برتن عمران کے سامنے میز پر رکھ دیے۔

"اس پر تمہارا نام لکھا ہوا ہے۔ "عمران نے بڑی مالیت کا ایک نوٹ نکال کر ویٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ویٹر نے چونک کر نوٹ کی طرف دیکھا اور پھر تیزی سے اس نے اسے عمران کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"شکریہ سر۔ "ویٹر نے نوٹ کو جلدی سے اپنی جیب میں منتقل کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایک شہر ہے سوبران۔ کیا تم نے دیکھا ہوا ہے۔ "عمران نے کہا۔

"یس سر۔ یہاں سے ساڑھے چار سو کلو میٹر دور ہے جناب۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں سر۔ کوئی خاص بات۔ "ویٹر نے چونک کر کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ وہاں کوئی ایسا خفیہ نائٹ کلب ہے جہاں کافرستان کے قدیم دور کے رقص پیش کیے جاتے ہیں۔ ایسے رقص جنہیں کھل کر قانونا پیش نہیں کیا جا سکتا۔ مگر محکمہ سیاحت کی طرف سے جاری کردہ بروشر میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ "عمران نے کہا۔

"سوبران میں نائٹ کلب تو کافی تعداد میں موجود ہیں لیکن میری معلومات میں ایسا کوئی کلب نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ اجازت دیں تو

وہاں کے ایک کلب میں میرا ایک دوست سپروائزر ہے میں اس سے پوچھ لیتا ہوں۔ وہ طویل عرصے سے وہاں رہتا ہے۔ وہ یقینا جانتا ہو گا۔ "ویٹر نے جواب دیا۔

" یہاں سے فون کر کے پوچھ لو۔ "عمران نے ایک اور بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر اسے دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ "ویٹر کی آنکھوں میں دوسرا نوٹ ملتے ہی بے پناہ چمک آ گئی تھی۔ اس نے فون کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر پریس کر دیے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

"انکوائری پلیز۔ "رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سوبران کا رابطہ نمبر دیں۔ "ویٹر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ ویٹر نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز۔ "اس بار دوسری نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرشنا کلب کا نمبر دیں۔ "ویٹر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ ویٹر نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور

ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"اگر وہ کلب میں ہو تو اپنے دوست سے میری بات کرانا۔" عمران نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کرشنا کلب۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یہاں سپر وائزر کامدار ہوتا ہے۔ اس سے بات کراؤ میں ہوٹل ذیشان سے ابھیش بول رہا ہوں۔" ویٹر نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کامدار بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک دوسری مردانہ آواز سنائی دی۔

"کامدار میں ہوٹل ذیشان سے ابھیش بول رہا ہوں۔" ویٹر نے کہا۔

"اوہ تم۔ ابھیش کیسے ہو۔ کیوں فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات۔" دوسری طرف سے اس بار قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہمارے پاس ایک ٹورسٹ صاحب مقیم ہیں۔ انہیں کسی نے کہا ہے کہ سوبران میں کوئی ایسا خفیہ نائٹ کلب ہے جہاں قدیم دور کے رقص دکھائے جاتے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہے۔" ویٹر نے کہا۔

"نہیں ایسا تو یہاں کوئی کلب نہیں ہے۔ مجھ سے زیادہ ایسے کلب کو اور کون جانتا ہو گا۔ البتہ اگر تمہارے صاحب دولت خرچ کر سکتے ہیں تو اس کا پرائیویٹ طور پر انتظام کیا جا سکتا ہے۔ ان کی طبیعت خوش ہو جائے گی۔" کامدار نے جواب دیا تو عمران نے ابھیش ویٹر کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"ہیلو میں والٹر بول رہا ہوں۔ کیا آپ واقعی ایسا بندوبست کر سکتے ہیں۔" عمران نے گریٹ لینڈ کی زبان اور لہجے میں کہا۔

"یس سر بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے ایسا۔ صرف دولت خرچ ہو گی سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"دولت کی فکر مت کرو۔ مِیں لارڈ کا بیٹا ہوں۔ دولت میرے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ لیکن میں دراصل یہ نہیں چاہتا کہ میرے والد کو اس بارے میں علم ہو سکے۔ وہ پرانے دور کے آدمی ہیں۔ یہاں سے اگر انہیں اطلاع مل گئی یا کسی اخبار والے نے خبر شائع کر دی تو میرے لیے مسئلہ بن جائے گا۔ اس لیے کیا تم میرے لیے اور میرے ساتھیوں کے لیے خفیہ بندوبست کر سکتے ہو۔

عمران نے کہا۔

"جناب آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے لیے یہاں رہائش گاہ بھی بک ہو جائے گی اور کاروں کا انتظام بھی ہو جائے گا اور قدیم دور کے رقص کا بھی بندوبست ہو جائے گا اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی۔" کامدار نے کہا۔

"کتنی رقم خرچ کرنا پڑے گی۔" عمران نے کہا۔

"زیادہ نہیں جناب۔ آپ کو روزانہ صرف ایک لاکھ روپے خرچ کرنے ہوں گے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

میں روزانہ دو لاکھ دینے کے لیے تیار ہوں اور ہم وہاں ایک ہفتہ تک رہنا چاہتے ہیں۔ اس لیے چودہ لاکھ روپے تو اخراجات کے ہوئے اور ایک لاکھ تمہارا انعام۔ اس طرح پندرہ لاکھ تمہیں ایڈوانس مل سکتے ہیں۔ لیکن جو کہہ رہا ہوں سب اسی انداز میں ہونا چاہیئے۔ عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ سر آپ قطعی بے فکر رہیں۔ تمام کام انتہائی خفیہ انداز میں ہو گا۔" کامدار نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے والد کے آدمی ہماری نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ کیا سوبران تک پہنچنے کا کوئی ایسا راستہ ہے کہ کسی کو

معلوم بھی نہ ہو سکے اور ہم ایک ہفتہ وہاں گزار کر واپس بھی آ سکیں۔ اس کے لیے علیحدہ رقم ملے گی۔" عمران نے پوچھا۔

"آپ کتنے افراد ہیں جناب۔" کامدار نے پوچھا۔

"دو خواتین اور چار مرد۔" عمران نے جواب دیا۔

"سر آپ کے پاس ابھیش موجود ہو گا۔ اس سے میری بات کرا دیں۔" کامدار نے کہا تو عمران نے رسیور ویٹر کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ابھیش بول رہا ہوں۔" ابھیش نے کہا۔

"ابھیش سٹار کو کمپنی کے مالک کھنہ کو تم جانتے ہو۔ وہ ایسے کام آسانی سے کر لیتا ہے۔ تم اس سے بات کر لو۔" کامدار نے کہا۔

"اوہ ہاں، ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا میں کر لیتا ہوں بات۔" ابھیش نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"جب بات ہو جائے تو مجھے اطلاع دے دینا۔ میں تیاری شروع کر دوں گا۔" کامدار نے کہا تو عمران نے رسیور ویٹر سے لے لیا۔

"ہیلو کامدار یہ کمپنی کیا کر سکتی ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"سر ان کے پاس سیاحتی ہیلی کاپٹر ہیں۔ یہ لمبا چکر کاٹ کر آپ کو سوبران پہنچا سکتے ہیں اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا۔" کامدار نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم تیاری کر لو۔ ہم ایک دو روز میں وہاں پہنچ جائیں گے اور وہاں پہنچتے ہی تمہیں تمام رقم ایڈوانس مل جائے گی۔" عمران نے کہا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے دو

بڑی مالیت کے نوٹ نکالے اور ابھیش ویٹر کی طرف بڑھا دیے۔

"تمہیں یہاں آئے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے۔ اس لیے ہو سکتا ہے میرے والد لارڈ کے آدمی تم سے پوچھ گچھ کریں۔ تم نے انہیں کچھ نہیں بتانا اور ان کھنہ صاحب سے جا کر خاموشی سے بات چیت کر و اور تمام باتیں طے کر کے یہاں آؤ۔ تمہیں علیحدہ انعام ملے گا۔" عمران نے کہا۔

"یس سر آپ بے فکر رہیں سر۔" ویٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر خالی برتن ٹرالی میں رکھ کر وہ واپس مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

کیونکہ ایک لحاظ سے اس نے خفیہ طور پر سوبران پہنچنے کا بندوبست کر لیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا اور اس نے عمران کو سلام کیا۔

"کیا ہوا۔" عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کام ہو گیا ہے۔" صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے دیکھ کر جیب میں ڈال لیا۔

"عمران صاحب یہاں ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔" صفدر نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا۔" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ایک آدمی مستقل میرے پیچھے رہا ہے۔ لیکن میں نے اسے ڈاج دیا اور پھر خریداری کر کے یہاں پہنچ گیا۔ لیکن وہ آدمی مجھے یہاں بھی نظر آیا ہے۔ شاید میرے گم ہو جانے پر وہ سیدھا یہاں پہنچ گیا۔" صفدر نے کہا۔

"کرنے دو نگرانی۔ آؤ باہر گھومیں پھریں۔" عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئے۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی راج سنگھ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس راج سنگھ بول رہا ہوں۔" راج سنگھ نے کہا۔

"دلبیر بول رہا ہوں باس ہوٹل ذیشان سے۔" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو راج سنگھ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس کیا رپورٹ ہے۔" راج سنگھ نے پوچھا۔

"جناب گریٹ لینڈ کے دو سیاح ایک ہی ٹیکسی میں ایئرپورٹ سے یہاں پہنچے ہیں۔ دونوں مرد ہیں۔ انہوں نے دو کمرے بک کرائے ہیں۔ ایک کا نام والٹر ہے اور دوسرے کا نام جیریکو ہے۔ دونوں سیاح ہیں۔ ان میں سے ایک والٹر تو اپنے کمرے میں موجود رہا جبکہ دوسرا اپنے کمرے سے لباس تبدیل کر کے ہوٹل سے باہر چلا گیا تو میں نے نارائن کو اس کی نگرانی کے لیے بھیجا۔ نارائن نے بتایا کہ یہ آدمی جیریکو مین مارکیٹ گیا اور پھر اچانک ہی غائب ہو گیا۔ نارائن نے اسے وہاں بہت تلاش کیا لیکن وہ اسے نہ مل سکا تو نارائن واپس ہوٹل میں آ گیا۔ جبکہ دوسرا آدمی والٹر اس دوران اپنے کمرے میں ہی رہا۔ اس نے تھوڑی دیر بعد دو بار ہاٹ کافی منگوائی اور دوسری بار ویٹر کافی وقت تک اس کے کمرے میں رہا اور واپسی پر اس کا چہرہ اس طرح کھلا ہوا تھا جیسے اسے کوئی بڑی دولت مل گئی ہو۔ پھر دوسرا آدمی بھی آ گیا اور وہ سیدھا اس والٹر کے کمرے میں گیا اور اب وہ دونوں ہوٹل سے باہر گھومنے پھرنے گئے ہوئے ہیں۔ جبکہ نارائن ان کی نگرانی کر رہا ہے۔ میں نے ان کی عدم موجودگی میں دونوں کے کمروں کی تلاشی لی ہے لیکن کوئی مشکوک چیز نظر نہیں آئی۔" دلبیر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ان کے قد و قامت کیسے ہیں۔" راج سنگھ نے پوچھا۔

"قد و قامت کے لحاظ سے تو یہ لوگ سیکرٹ سروس کے ہی لوگ دکھائی دیتے ہیں۔" دلبیر نے جواب دیا۔

"اس ویٹر کا کیا نام ہے اور وہ کہاں رہتا ہے۔" راج سنگھ نے پوچھا۔

"اس کا نام تو ابھیش ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ کہاں رہتا ہے۔" دلبیر نے جواب دیا۔

"معلوم کرو کہ وہ کہاں رہتا ہے اور کس وقت اس کی ڈیوٹی آف ہو گی اور پھر مجھے رپورٹ دو۔" راج سنگھ نے کہا۔

"یس باس۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راج سنگھ نے بھی رسیور رکھ دیا۔ یہ پہلے افراد تھے جن پر دلبیر نے شک کا اظہار کیا تھا۔ خاص طور پر ان لوگوں کی یہ بات مشکوک تھی کہ ویٹر کافی دیر تک اس والٹر کے کمرے میں رہا اور واپسی پر اس کا یہ انداز کہ جیسے اس کو کوئی بڑی دولت مل گئی ہو اور پھر گریٹ لینڈ کے سیاح کا شراب منگوانے کی بجائے دو بار ہاٹ کافی منگوانا یہ سب باتیں اسے مشکوک محسوس ہو رہی تھیں۔ لیکن پہلے وہ اس ویٹر سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ سیاحوں کو ناجائز تنگ کرنے کے خلاف یہاں انتہائی سخت قوانین بنائے گئے تھے۔ اس لیے راج سنگھ اس وقت ان پر ہاتھ ڈالنا چاہتا تھا جب اسے مکمل یقین ہو جائے کہ اس کا شک درست ہے۔ تقریبا دس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو راج سنگھ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس راج سنگھ بول رہا ہوں۔" راج سنگھ نے کہا۔

"دلبیر بول رہا ہوں باس۔ اس ویٹر ابھیش کی رہائش گاہ چاندنی کالونی کی گلی نمبر بارہ اور مکان نمبر آٹھ سو آٹھ میں ہے اور دس منٹ بعد اس کی ڈیوٹی آف ہونے والی ہے۔" دلبیر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم نگرانی جاری رکھو۔ لیکن خیال رکھنا انہیں اس کا احساس نہ ہو سکے اور نارائن کو بھی الرٹ کر دو۔" راج سنگھ نے کہا۔

"یس باس۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو راج سنگھ نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مہاشیر بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راج سنگھ بول رہا ہوں مہاشیر۔" راج سنگھ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر۔" دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک پتہ نوٹ کرو۔ چاندنی کالونی، گلی نمبر بارہ اور مکان نمبر آٹھ سو آٹھ۔ یہاں ہوٹل ذیشان کا ایک ویٹر ابھیش رہتا ہے۔ اس ابھیش کو اغوا کر کے سب ہیڈ کوارٹر پہنچا دو۔ لیکن خیال رکھنا کہ اس علاقے کے کسی آدمی کو اس اغوا کا پتہ نہ چلے اور پھر مجھے اطلاع دو۔ راج سنگھ نے کہا۔

"یس باس۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو راج سنگھ نے رسیور رکھ دیا۔ مہاشیر اس کے سب ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راج سنگھ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس راج سنگھ بول رہا ہوں۔" راج سنگھ نے کہا۔

"مہاشیر بول رہا ہوں باس۔ ابھیش کو اغوا کر لیا گیا ہے اور اس وقت وہ بلیک روم میں موجود ہے۔" مہاشیر نے کہا۔

"اتنی دیر کیوں لگ گئی ہے۔" راج سنگھ نے کہا۔

"وہ گھر پر موجود نہیں تھا۔ پھر جیسے ہی وہ گھر پہنچا اسے باہر لے جا کر ایک ویران گلی مِیں بے ہوش کیا گیا اور پھر وہاں سے اسے یہاں پہنچا دیا گیا اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکا۔" مہاشیر نے جواب دیا۔

"بلیک روم میں کون موجود ہے۔" راج سنگھ نے پوچھا۔

"رندھیر جناب۔" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او کے۔" راج سنگھ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ یہاں دیوار کے ساتھ کرسی پر ایک آدمی بے ہوشی کے عالم میں راڈز مِیں جکڑا ہوا موجود تھا۔ جبکہ ایک پہلوان نما آدمی جس کی کمر سے کوڑا لپٹا ہوا تھا ایک سائیڈ پر موجود تھا۔ یہ رندھیر تھا۔ بلیک روم کا انچارج۔ اس نے راج سنگھ کو بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔ راج سنگھ نے سر ہلا کر اس کے سلام کا جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسے ہوش میں لے آو۔" راج سنگھ نے کہا تو رندھیر آگے بڑھا اور اس نے اس آدمی کے منہ پر یکے بعد دیگرے زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے اور تیسرے تھپڑ پر وہ آدمی چیختا ہوا ہوش میں آ گیا تو رندھیر پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ یہ کیا، کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔" اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے شکاریوں کے نرغے مِیں پھنس گیا ہو اور بچاؤ کا کوئی راستہ نظر نہ آ رہا ہو۔

"تمہارا نام ابھیش ہے اور تم ہوٹل ذیشان میں ویٹر ہو۔" راج سنگھ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں مگر تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ میں کہاں ہوں۔ میں نے کیا قصور کیا ہے۔" ابھیش نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ اس کی حالت تین تھپڑوں سے ہی کافی خراب نظر آ رہی تھی۔ اس کی ناک اور منہ کے کونوں سے خون رسنے لگا تھا۔

"تم نے والٹر نامی ایک مسافر کے کمرے مِیں دو بار ہاٹ کافی سرو کی۔ دوسری بار تم وہاں اس کے کمرے میں کافی دیر تک رہے اور تم نے اس سے بھاری رقم بھی حاصل کی۔

"راج سنگھ نے کہا۔

"وہ، وہ تو اس نے مجھے انعام میں دی تھی۔ وہ گریٹ لینڈ کا رہنے والا ہے اور کسی بہت بڑے لارڈ کا بیٹا ہے۔" ابھیش نے کہا۔

"سنو ابھیش میں نہیں چاہتا کہ رندھیر کا کوڑا تمہاری کھال ادھیڑ دے۔ ہمارا تعلق سرکاری ایجنسی سے ہے اور یہ آدمی دشمن ملک کا جاسوس ہے۔ تم غریب آدمی ہو اس لیے سب کچھ سچ سچ بتادو تو تمہیں خاموشی سے چھوڑ دیا جائے گا۔ ورنہ تمہاری لاش گٹر کے کیڑے کھاتے رہیں گے۔" راج سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جاسوس۔ اوہ۔ اوہ میں سب کچھ بتادیتا ہوں۔ میں تو بے حد غریب آدمی ہوں۔" ابھیش نے انتہائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ بتادو اور وقت ضائع مت کرو۔" راج سنگھ نے تیز لہجے میں کہا تو ابھیش نے والٹر کے بڑی مالیت کے نوٹ دینے اور سوبران میں قدیم رقص دیکھنے کی خواہش، سوبران مِیں کرشنا کلب کے کامدار کو فون کرنے اور پھر اس سے ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے بتادی۔

"تم نے سٹار کو کے مالک کھنہ سے بات چیت کی ہے۔" راج سنگھ نے پوچھا۔

"ہاں میں ڈیوٹی آف ہونے پر ہوٹل سے سیدھا وہیں گیا تھا اور کھنہ ایک لاکھ روپے کے عوض اس کام کے لیے تیار ہو گیا ہے۔" ابھیش نے جواب دیا۔

"کہاں سے یہ لوگ ہیلی کاپٹر پر سوار ہوں گے اور کب۔" راج سنگھ نے پوچھا۔

"یہ تو والٹر بتائے گا۔ ابھی تو صرف کھنہ سے بات ہوئی ہے۔" ابھیش نے جواب دیا۔

"اوکے، چونکہ تم نے سچ بولا ہے۔ اس لیے میں تمہیں رہا کر رہا ہوں۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے والٹر یا اس کے ساتھی کو اس بارے میں اشارہ بھی کیا تو تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی۔" راج سنگھ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مم، میں کیسے دشمن جاسوس کو اشارہ کر سکتا ہوں۔" ابھیش نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور انہیں شک بھی نہ پڑنے دینا۔ خود کو نارمل رکھنا۔ پھر تمہیں انعام بھی ملے گا۔" راج سنگھ نے کہا۔

"جیسے آپ کہیں گے میں ویسے ہی کروں گا۔" ابھیش نے کہا۔

"رندھیر اسے بے ہوش کر کے مہاشیر سے کہو کہ اسے کسی پارک میں ڈال دے۔ یہ خود ہی ہوش میں آکر گھر چلا جائے گا۔" راج سنگھ نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اپنے آفس میں پہنچ چکا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے آثار تھے کیونکہ اس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ لگا لیا تھا۔ ایک بار تو اس کا دل چاہا کہ وہ فوراً ہوٹل ذیشان میں ریڈ کروا کر ان دونوں کو گولیوں سے اڑا دے۔

لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ کیونکہ ابھیش نے بتایا تھا کہ اس والٹر نے کامدار سے کہا تھا کہ دو عورتوں اور چار مردوں کا گروپ سوبران آئے گا۔ اس لحاظ سے ابھی ان کے چار ساتھی ٹریس نہ ہوئے تھے۔ جن میں دو عورتیں اور دو مرد شامل تھے۔ اس لیے اگر ابھی ان دونوں پر ہاتھ ڈال دیا گیا تو پھر ان کے باقی ساتھی غائب ہو جائیں گے لیکن ان کی انتہائی سخت نگرانی ضروری تھی۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور فون کو ڈائریکٹ کیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ارجن بول رہا ہوں۔" رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راج سنگھ بول رہا ہوں۔" راج سنگھ نے کہا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے سنٹر میں سیٹلائٹ ویژن ایکس ون تھری مشین موجود ہے۔" راج سنگھ نے کہا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہوٹل ذیشان میں گریٹ لینڈ کے دو باشندے موجود ہیں۔ اگر ان کی تصویروں کی کاپیاں تمہیں مہیا کی جائیں تو کیا تم انہیں فوکس میں لے سکتے ہو۔ تاکہ وہ جہاں بھی جائیں انہیں چیک کیا جاسکے۔" راج سنگھ نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر اس مشین کو مسلسل آن نہیں رکھا جاسکتا کیونکہ اس طرح مشین گرم ہو کر ضائع ہو جائے گی اور اس پر اخراجات بھی بے پناہ آتے ہیں۔ اس لیے دو دو گھنٹوں کے وقفے سے انہیں چیک کیا جاسکتا ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کی رینج کتنی ہے۔" راج سنگھ نے پوچھا۔

"رینج کو وسیع اور کم بھی کیا جاسکتا ہے۔" ارجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کی رینج سوبران تک پہنچ سکتی ہے۔" راج سنگھ نے کہا۔

"سوبران۔ یس سر لیکن صرف تھوڑے وقت کے لیے۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے لیے۔" ارجن نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے میں ان دونوں کی تصاویر تمہیں بھجواتا ہوں۔ تم انہیں فوکس میں لے کر چیک کرتے رہو۔" راج سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور میز کی دراز سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اسے آن کر کے بار بار کال دینا شروع کر دیا۔

"یس سر۔ سلبیر اٹینڈنگ یو سر۔ اوور۔" تھوڑی دیر بعد دلبیر کی آواز سنائی دی۔

"دلبیر ہوٹل ذیشان سے والٹر اور اس کے ساتھی کے کاغذات کی نقول حاصل کر کے انہیں سیٹلائٹ سنٹر کے انچارج ارجن کو پہنچا دو۔ تاکہ ان کی سیٹلائٹ سے مسلسل چیکنگ کی جاسکے اور تم اور نارائن ان کی نگرانی ختم کر دو۔ کیونکہ اب یہ بات طے ہو چکی ہے کہ یہ دونوں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ اوور۔" راج سنگھ نے کہا۔

"پھر تو جناب انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا چاہئے اوور۔" دلبیر نے کہا۔

"احمق آدمی ان کے ہلاک ہوتے ہی ان کے ساتھی غائب ہو جائیں گے۔ جب یہ سب اکٹھے ہوں گے پھر انہیں ہلاک کیا جائے گا۔ اوور۔" راج سنگھ نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے سر پھر ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ اوور۔" دلبیر نے پوچھا۔

"ان کی نگرانی اب سیٹلائٹ سے ہو گی۔ اس لیے تمہیں نگرانی کی ضرورت نہیں۔ تم کاغذات کی نقول حاصل کر کے نارائن کے ساتھ واپس آجاؤ۔ اوور۔" راج سنگھ نے کہا۔

"یس سر۔ اوور۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو راج سنگھ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ وہ دل ہی دل میں بے حد خوش تھا کہ اس نے ان دونوں کو نہ صرف چیک کر لیا ہے بلکہ ان کو اس طرح کور کر لیا ہے کہ اب چاہے یہ کہیں بھی چلے جائیں یہ اب ان کی نظروں سے دور نہیں ہو سکتے۔ پھر ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راج سنگھ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس راج سنگھ بول رہا ہوں۔" راج سنگھ نے کہا۔

"ارجن بول رہا ہوں باس۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو راج سنگھ چونک پڑا۔

"یس کیا ہوا۔ ان دونوں کی تصویریں پہنچ گئی ہیں۔" راج سنگھ نے چونک کر پوچھا۔

"یس سر۔ میں نے انہیں فیڈ کر کے مشین کو سیٹلائٹ سے منسلک کر دیا ہے اور یہ رپورٹ مل رہی ہے کہ یہ دونوں اس وقت رائل پارک میں موجود ہیں۔" ارجن نے جواب دیا۔

"رائل پارک ٹھیک ہے۔ تم نے انہیں چیک کرتے رہنا ہے۔ انہوں نے یہاں سے سوبران جانا ہے اور تم نے انہیں نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دینا۔" راج سنگھ نے کہا۔

"جناب مسلسل یہ مشین نہیں جلائی جاسکتی۔ کیونکہ یہ جلدی گرم ہو جاتی ہے۔ البتہ ہر دو گھنٹے بعد اسے آن کر

کے ان کی لوکیشن معلوم کر لی جائے گی اور آپ کو اطلاع دے دی جائے گی۔ ارجن نے کہا۔

میری خصوصی فریکونسی نوٹ کر لو۔ اگر میں آفس میں نہ ہوا تو مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دینا۔" راج سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی خصوصی فریکونسی بتا دی۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور راج سنگھ نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رائل پارک میں موجود تھا۔ یہاں بے شمار مقامی اور غیر ملکی افراد موجود تھے۔ ویسے بھی یہ پارک غیر ملکی سیاحوں کا پسندیدہ پارک تھا۔ کیونکہ اسے انتہائی خوبصورت اور قدیم کافرستانی انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہاں آبشاریں، فوارے اور رنگ برنگی روشنیاں اس انداز میں نصب کی گئی تھیں کہ ان سے قدیم دور کی ثقافت سامنے آ گئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں غیر ملکی سیاحوں کا ویسے تو ہر وقت لیکن رات کو خصوصا رش رہتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی پارک کے آخری حصے میں بنچوں پر بیٹھے کوکو پینے میں مصروف تھے۔ وہ سب دو دو کے گروپ کی صورت میں علیحدہ علیحدہ ہوٹلوں میں ٹھہرے تھے اور سب نے مارکیٹ سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر خرید لیے تھے۔ اس لیے عمران نے ان کی مخصوص فریکونسی پر کال کر کے انہیں رائل پارک میں جمع ہونے کا کہہ دیا تھا۔

"عمران صاحب ہمیں اس سٹار کو کے کھنہ سے خود ملنا چاہئے تھا۔ ایک ویٹر پر اس قدر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔" صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن مسئلہ اس نگرانی کا ہے۔ اگر نگرانی کرنے والوں کی نظروں میں کھنہ آ گیا تو ہمارے لیے بڑا مسئلہ بن جائے گا۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ سوبران اوپن شہر ہے۔ وہاں ہم بسوں کے ذریعے بھی تو جا سکتے ہیں۔ یہ ضروری تو نہیں کہ وہاں سیاحوں کی دلچسپی کی کوئی جگہ نہ ہو۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میری معلومات کے مطابق عام طور پر غیر ملکی سیاح وہاں نہیں جاتے کیونکہ وہاں دلچسپی کی کوئی چیز نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وہاں سیکرٹ سروس کا نیٹ ورک موجود ہو گا اور ہمارے ان حلیوں میں وہاں پہنچتے ہی وہ لوگ الرٹ ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ہم پر فوری اٹیک کر دیا جائے۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ہیلی کاپٹر کے ذریعے بھی تو ہم وہاں ان حلیوں میں ہی پہنچیں گے پھر وہ لوگ الرٹ نہیں ہوں گے۔" صفدر نے کہا۔

"ہم ہیلی کاپٹر شہر سے باہر چھوڑ دیں گے اور پھر پیدل چل کر شہر میں داخل ہوں گے اور مقامی ماسک میک اپ کر کے ہم وہاں پہنچیں گے تا کہ ہم غیر ملکی نظر نہ آئیں۔" عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"روانہ ہونے کا پروگرام کب ہے تمہارا۔" جولیا نے پوچھا۔

"کل کسی بھی وقت اور میں تم لوگوں کو زیرو فائیو ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دوں گا۔" عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس دوران اگر ہمیں چیک کر لیا گیا تو پھر ہمیں کیا کرنا ہو گا۔" صالحہ نے کہا۔

"جولیا تمہارے ساتھ ہے۔ یہ حالات دیکھ کر خود ہی فیصلہ کرے گی۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ صالحہ تم فکر مت کرو جیسے حالات ہوں گے ویسے ہی ہمارا ایکشن ہو گا۔ آؤ اب چلیں۔" جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا تو صالحہ بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں اطمینان بھرے انداز میں چلتی ہوئیں آگے بڑھتی چلی گئیں۔

"اب ہمیں بھی اجازت دیں عمران صاحب۔" کیپٹن شکیل نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"تنویر خیال رکھنا۔ ہم اس وقت آتش فشاں کے دہانے پر موجود ہیں اور اگر ہم یہاں الجھ گئے تو پھر ہمارا سوبران پہنچنا خواب بن جائے گا اور ہمیں ہر صورت میں پہلے اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔" عمران نے کیپٹن شکیل

کی بات کا جواب دینے کی بجائے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ کیا مطلب۔" تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تو رقیب روسیاہ اوہ سوری رقیب روسفید سمجھتا ہوں۔ لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ یہ تکون ٹوٹ جائے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ تنویر۔ آپ بے فکر رہیں عمران صاحب تنویر ہم سب سے زیادہ سمجھدار ہے۔" کیپٹن شکیل نے تنویر اور عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ بات جولیا کو بھی بتا دینا۔ اس سے بہتوں کا بھلا ہو گا۔" عمران بھلا کہاں باز آنے والوں میں سے تھا لیکن کیپٹن شکیل مسکراتا ہوا تنویر سمیت آگے بڑھ گیا۔

"عمران صاحب مجھے یہ ساری صورتحال کچھ مصنوعی سی محسوس ہو رہی ہے۔" صفدر نے کہا۔

"تم ضرورت سے زیادہ سنجیدہ ہوتے جا رہے ہو۔ اتنی سنجیدگی اپنے آپ پر طاری مت کرو کہ اس کے بوجھ تلے دب جاؤ۔ تمہارا خیال ہے کہ جو سیکرٹ سروس ہمیں تلاش کر رہی ہے اس لیے ہمارا اس طرح گھومنا پھرنا اور پارکوں میں آنے جانے کے باوجود ہم پر حملہ نہ کرنا مصنوعی پن ہے۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ ہم چونکہ گریٹ لینڈ سے آئے ہیں۔ ٹورسٹ ہیں اس لیے وہ صرف ہماری نگرانی کر رہے ہیں جیسے ہی انہیں معلوم ہوا کہ ہم پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو وہ ایک منٹ بھی تاخیر نہیں کریں گے اور میں اس سے پہلے یہاں سے سوبران پہنچ جانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ہمارا اصل ٹارگٹ سوبران میں ہے یہاں نہیں۔" عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ چلیں۔" عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں پارک کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ مین گیٹ کے قریب پبلک فون بوتھز کی ایک قطار موجود تھی۔ عمران صفدر کو وہیں رکنے کا اشارہ کر کے ایک کونے میں موجود فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکالا اور اسے فون پیس کے مخصوص خانے میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور کارڈ کو پریس کر دیا۔ جس پر فون پیس پر سبز رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا تو اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل ذیشان۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کھنہ بول رہا ہوں۔ یہاں میرا دوست ویٹر ہے ابھیش۔ اس سے بات کرا دیں۔" عمران نے مقامی لہجے میں کہا۔

"ابھیش۔ آپ ہیڈ ویٹر سے بات کر لیں۔ میں اس سے رابطہ کرا دیتی ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیڈ ویٹر بول رہا ہوں جناب۔" بولنے والے کا لہجہ مودبانہ تھا۔

"کھنہ بول رہا ہوں۔ میرا دوست ابھیش یہاں ویٹر ہے اس سے بات کرا دیں۔" عمران نے ایک بار پھر مقامی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ابھیش تو ڈیوٹی آف کر کے گھر چلا گیا ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ کو اس کے گھر کا پتہ معلوم ہے۔ مجھے اس سے ضروری کام ہے۔" عمران نے کہا۔

"جی ہاں وہ چاندنی کالونی کی گلی نمبر بارہ مکان نمبر آٹھ سو آٹھ میں رہتا ہے۔" ہیڈ ویٹر نے جواب دیا۔

"وہاں اس کے گھر فون تو نہیں ہو گا۔" عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے

کارڈ نکال کر جیب میں ڈالا اور فون بوتھ سے باہر آ گیا۔

"کس کو فون کر رہے تھے آپ۔" صفدر نے کہا۔

"مجھے تمہاری یہ بات پسند آئی ہے کہ ہمیں کھنہ سے خود ملنا چاہئے اس لیے میں ابھیش سے بات کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ اس سے تازہ ترین صورتحال معلوم ہو سکے۔ لیکن وہ ڈیوٹی آف کر کے گھر چلا گیا ہے اور اس کا گھر چاندنی کالونی میں ہے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اس ابھیش سے ملنے کی بجائے کیوں نہ ہم براہ راست اس کمپنی میں جا کر کھنہ سے مل لیں۔" صفدر نے کہا۔

"تم آخر اس بات پر اتنا اصرار کیوں کر رہے ہو۔" عمران نے کہا۔ وہ دونوں گیٹ سے باہر نکل کر پیدل ہی ٹہلنے کے انداز میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"اس لیے عمران صاحب کہ ابھیش ہوٹل میں کام کرتا ہے اور وہاں ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ابھیش بھی ان کی نظروں میں ہو اور اگر انہیں معمولی سی بھنک پڑ گئی کہ ہم ابھیش کے ذریعے سوبران جانے کی کوشش کر رہے ہیں تو وہ ایک لمحے میں اس ابھیش سے ساری باتیں اگلوا لیں گے اور پھر ہمارے لیے مسئلہ بن جائے گا۔" صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن ہم فوری طور پر تو وہاں نہیں جا سکتے۔ اس طرح بھی تو انہیں ہم پر شک پڑ سکتا ہے۔ کل تک وہ ہماری سرگرمیاں چیک کر کے مطمئن ہو جائیں گے اور ویٹر اکثر ایسے کام کرتے ہی رہتے ہیں۔" عمران نے کہا۔

"آپ براہ راست اس کھنہ سے ملنے سے گریز کیوں کر رہے ہیں۔" صفدر نے حیرت بھرے لہجے مِیں کہا۔

"میں جس قدر ممکن ہو سکے کم رابطے رکھنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کمپنی کی نگرانی ہو رہی ہو۔ کیونکہ یہ

بات شاگل اور اس کے آدمی بھی سوچ سکتے ہیں کہ ہم کسی سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر پر سوبران پہنچ سکتے ہیں۔" عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب چاندنی کالونی جانا ہو گا۔" صفدر نے کہا۔

ہاں چلو ٹیکسی سے چلتے ہیں۔ ہمیں کراؤن مارکیٹ اترنا ہو گا وہاں سے یہ علاقہ نزدیک ہے۔" عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں ٹیکسی میں بیٹھے کراؤن مارکیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کراؤن مارکیٹ پہنچ کر انہوں نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر وہ پوچھتے ہوئے چاندنی کالونی میں پہنچ گئے۔ یہ خاصا گنجان آباد علاقہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے مطلوبہ مکان بھی تلاش کر لیا۔ لیکن وہاں پہنچ کر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ مکان کو تالا لگا ہوا ہے۔

"آپ کس کو ڈھونڈ رہے ہیں جناب۔" اچانک ایک آدمی نے قریب آ کر گریٹ لینڈ کی زبان میں کہا۔

"ہوٹل ذیشان کا ویٹر ابھیش یہاں رہتا ہے۔ اس سے ملنا ہے۔" عمران نے جواب دیا۔

"ابھیش تو اسپتال میں ہے جناب۔ اس کا بھائی اور بیوی دونوں وہاں گئے ہیں۔" اس آدمی نے جواب دیا۔

"اسپتال میں کیوں۔ کیا ہوا ہے اسے۔" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے بس اتنا معلوم ہے کہ پولیس کا ایک آدمی یہاں آیا اور اس نے بتایا کہ ابھیش بے ہوشی کے عالم میں ایک پارک میں پڑا ہوا پولیس کو ملا ہے۔ یہ پولیس مین اسے جانتا تھا۔ اس لئے اس نے یہاں آ کر اس کے بھائی کو اطلاع دی اور اس کا بھائی اس کی بیوی کو لے کر وہاں گیا ہے۔ ابھی دس منٹ پہلے وہ گئے ہیں۔" اس آدمی نے وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سے ہسپتال میں ہے وہ۔" عمران نے پوچھا۔

"جنرل ہسپتال میں جناب۔ لیکن آپ تو غیر ملکی ہیں۔ آپ کا کیا مسئلہ ہے۔ آپ مجھے بتائیں میں ہوٹل گرانڈ

میں سپر وائزر ہوں۔" اس آدمی نے کہا۔

"ہم نے اسے اپنے کاغذات دیئے تھے ایک کام کے لیے۔ وہی لینے تھے۔" عمران نے جواب دیا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا اور عمران اور صفدر دونوں واپس مڑ گئے۔ دونوں خاموش تھے۔ گلی سے نکل کر وہ روڈ پر آئے اور پھر ان کا رخ کراؤن مارکیٹ کی طرف ہو گیا۔

"معاملہ مشکوک لگتا ہے عمران صاحب۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں ابھیش سے معلومات حاصل کی گئی ہیں اور لازماً اس نے سب کچھ بتا دیا ہو گا۔ اس لیے اسے صرف بے ہوش کر کے پارک میں ڈال دیا گیا ہے۔ ورنہ وہ اسے ہلاک کر دیتے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"فی الحال ہمیں ہوٹل واپس جانا ہو گا پھر اس کے بعد کوئی لائحہ عمل سوچا جا سکتا ہے۔" عمران نے کہا۔

"اگر انہیں ہمارے پاکیشیائی ہونے کے بارے میں یقین آ گیا ہو گا تو پھر وہ ہمارے واپس ہوٹل پہنچتے ہی ہم پر فائر کھول دیں گے۔ شاگل ہمیں ایک لمحہ بھی دینے کے لیے تیار نہیں ہو گا۔" صفدر نے کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ اب کھنہ کے بارے میں بھی انہیں اطلاع مل گئی ہو گی اور کرشنا کلب کے کامدار کے بارے میں بھی۔ اس لیے اب ہمیں اس سارے سیٹ اپ سے ہٹ کر کام کرنا ہو گا۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیوں نہ ہم مقامی میک اپ کر کے بس کے ذریعے خاموشی سے سوبران روانہ ہو جائیں۔ وہ ہمارا ہوٹل میں ہی انتظار کرتے رہ جائیں گے۔" صفدر نے کہا۔

"تمہاری تجویز درست ہے۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک تنگ سی گلی میں مڑ گیا۔ صفدر اس

کے پیچھے تھا۔ یہ گلی آگے جا کر بند ہو گئی تھی اور یہاں کوڑے کے ڈرم موجود تھے۔ عمران نے جیب سے ماسک میک اپ باکس نکالا۔ اس میں تمام ماسک مقامی تھے۔ عمران نے ایک ماسک نکالا اور اسے سر اور چہرے پر چڑھا کر دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو تھپتھپانا شروع کر دیا۔ جبکہ یہی کارروائی صفدر نے بھی شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں گریٹ لینڈ کے بجائے مقامی باشندوں کے روپ میں آ چکے تھے۔

"تم گلی کے آغاز میں رکو۔ میں ساتھیوں کو ٹرانسمیٹر پر ہدایت دے دوں۔" عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا سڑک کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ عمران جو ایک ڈرم کی اوٹ میں تھا۔ اس نے جیب سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر جولیا کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے کال دینا شروع کر دی۔

"والٹر کالنگ۔ اوور۔" عمران نے والٹر کا ہی نام استعمال کرتے ہوئے کہا۔ تاکہ اگر کال کیچ بھی ہو تو چیک نہ ہو سکے۔

"یس مارگریٹ اٹینڈنگ یو۔ اوور۔" تھوڑی دیر بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"فوری طور پر بس کے ذریعے وہاں پہنچو۔ مقامی حلیوں میں ہم بھی وہیں جا رہے ہیں۔ اوور۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر کیپٹن شکیل کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے بھی اسی کوڈ میں پیغام دے دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر ٹیکسی لے کر وہ بس ٹرمینل کی طرف روانہ ہو گئے۔

شاگل اپنے آفس میں بیٹھا بڑی بے چینی کے عالم میں پہلو بدل رہا تھا۔ کافرستان دارالحکومت اور سوبران دونوں جگہوں پر اس کے آدمی چیکنگ میں مصروف تھے۔ لیکن ابھی تک اسے کسی طرف سے بھی کوئی اطلاع

نہ مل سکی تھی۔ اس لیے وہ بے چین ہو رہا تھا۔ پاکیشیا سے اسے اطلاع مل گئی تھی کہ عمران اپنے فلیٹ سے غائب ہے اور اسے معلوم تھا کہ وہ کسی نہ کسی میک اپ میں پاکیشیا سے یہاں کسی بھی ذریعے سے یا تو پہنچ چکا ہو گا یا پہنچنے والا ہو گا۔ لیکن یہاں کسی طرف سے کسی مشکوک آدمی یا گروپ کے بارے میں کوئی اطلاع ہی نہ مل رہی تھی۔ اسی لمحے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔" اس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ لائن پر ہیں جناب۔" دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ اچھا کراؤ بات۔" شاگل نے چونک کر کہا۔

"ہیلو ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے باوقار لہجے میں کہا گیا۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس۔" شاگل نے بھی اسی لہجے اور انداز میں جواب دیا۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجیے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔" چند لمحوں بعد کافرستان کے صدر کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں جناب۔" شاگل نے اس بار انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ابھی تھوڑی دیر بعد پہلے سوبران مشن کے بارے میں پرائم منسٹر صاحب نے بریف کیا ہے۔ آپ نے اس سلسلے میں کیا اقدامات کیے ہیں۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور اس معاملے میں ناکامی کا مطلب کافرستان کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہو گا۔" صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر ہم نے دارالحکومت اور سوبران دونوں جگہوں پر جال بچھا دیا ہے اور ایک ایک آدمی کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ ہمارے آدمی پوری طرح الرٹ ہیں۔ ابھی پاکیشیائی ایجنٹ یہاں نہیں پہنچے۔ جیسے ہی وہ یہاں پہنچے ہم ان پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑیں گے۔" شاگل نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنا مرکزی ہیڈ کوارٹر سوبران میں قائم کریں۔ کیونکہ دارالحکومت تو انسانوں کا جنگل ہے۔ یہاں لاکھوں کی تعداد میں مقامی اور غیر ملکی آتے جاتے رہتے ہیں اور یہاں ان کی چیکنگ ناممکن ہے۔ البتہ سوبران چھوٹا شہر ہے۔ وہاں آسانی سے چیکنگ ہو سکتی ہے۔" صدر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ میں خود وہاں چلا جاتا ہوں۔ یہاں میرا اسسٹنٹ راج سنگھ کام کر رہا ہے۔" شاگل نے فوراً صدر کے احکامات کی تعمیل کا عندیہ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال مجھے اس بارے میں ناکامی کی رپورٹ نہیں ملنی چاہئے۔" صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہاں کچھ پتہ ہی نہیں چل رہا۔ یہ نانسنس راج سنگھ آخر کر کیا رہا ہے۔" شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ مارا اور پھر فون سیٹ کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"یس سیٹھی بول رہا ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ راج سنگھ سے بات کراؤ۔" شاگل نے چیخ کر کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔" دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر میں راج سنگھ بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد راج سنگھ کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا کر رہے ہو تم۔ یہاں آفس میں بیٹھے انڈے دے رہے ہو۔ اب تک تم نے کیا کیا ہے۔" شاگل نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو آدمیوں کو ٹریس کر لیا ہے۔ میں نے ان کی تصاویر سیٹلائٹ ویژن

مشین میں فیڈ کرالی ہیں۔ اب وہ ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکیں گے اور پھر جیسے ہی ان کا پورا گروپ سامنے آیا ہم ایک منٹ کا توقف کیے بغیر ان کا خاتمہ کر دیں گے سر۔" راج سنگھ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو تم۔ کن کو ٹریس کیا ہے تم نے۔ کیا عمران کو۔" شاگل نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر دو آدمی ہیں اور دونوں گریٹ لینڈ سے آئے ہیں۔ دونوں گریٹ لینڈ کے سیاح ہیں۔ ایک کا نام والٹر ہے اور دوسرے کا نام جیریکو ہے۔" راج سنگھ نے جواب دیا۔

"تو پھر کیسے شک پڑا ان پر اور کیسے تمہیں یقین آگیا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد ہیں۔" شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو راج سنگھ نے ویٹر ابھیش کے بارے میں ملنے والی رپورٹ کی تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ ابھیش کو اغوا کر کے سب ہیڈ کوارٹر لانے اور پھر اس سے معلوم ہونے والی ساری باتیں تفصیل سے بتا دیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو سو فیصد عمران اور اس کا کوئی ساتھی ہے۔ پھر تم نے کیا کیا ہے جلدی بتاؤ۔" شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر میں نے بتایا ہے کہ میں نے ان دونوں کی تصاویر سیٹلائٹ ویژن مشین میں فیڈ کرا دی ہیں اور وہاں سے اطلاع ملی ہے کہ یہ دونوں رائل پارک میں موجود ہیں۔ اب وہ واپس ہوٹل آئیں گے اور کل جب یہ سب ہیلی کاپٹر پر سوار ہونے کے لیے اکٹھے ہوں گے تو ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔" راج سنگھ نے کہا۔

"ابھیش کا کیا کیا تم نے۔" شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسے میں نے بے ہوش کرا کر پارک میں پھینک دیا ہے۔ وہ ہوش میں آکر خود ہی گھر چلا جائے گا۔ اگر میں اسے ہلاک کرا دیتا تو وہ ہوٹل نہ جاتا اور یہ لوگ چونک پڑتے۔ اب وہ کل ہوٹل اپنی ڈیوٹی پر جائے گا اور انہیں پتہ بھی نہ چلے گا۔" راج سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم جیسا احمق نہ دنیا میں پہلے کبھی پیدا ہوا ہو گا اور نہ آئندہ پیدا ہو گا نانسنس۔ ابھیش اگر انہیں نہ بھی بتائے تب بھی وہ لازما اس کے رویے سے ہی ساری بات سمجھ جائیں گے اور ابھیش سے سب کچھ معلوم کر لینا ان کے لیے کوئی مشکل نہیں ہو گا اور پھر تمہاری مشین کیا کر لے گی۔ انہوں نے ایک لمحے میں میک اپ تبدیل کر لینے ہیں۔ نانسنس جاؤ اور اچانک حملہ کر کے ان کا خاتمہ کر دو۔ جاؤ فورا اور جب ان کے ساتھی سامنے آئیں گے پھر ان سے بھی نمٹ لیا جائے گا۔ جو ختم ہوتا ہے اسے تو کرو۔ ابھی وہ مطمئن ہیں اس لیے مارے بھی جائیں گے۔ جاؤ ان کا فورا خاتمہ کر کے مجھے رپورٹ دو۔" شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی جاتا ہوں سر۔" دوسری طرف سے راج سنگھ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فورا ان کا خاتمہ کرو اور مجھے رپورٹ دو فورا۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس اب وہ شیطان اس کے ہاتھ کہاں آتے ہیں۔ شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور چند لمحوں تک ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھنے کے بعد اس نے دوبارہ فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیے۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سوبران میں کون کام کر رہا ہے۔" شاگل نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"رمیش جناب اپنے سیکشن کے ساتھ وہاں موجود ہے۔" دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اس سے میری بات کراؤ۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔" شاگل نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رمیش لائن پر ہے جناب۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات۔" شاگل نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر میں رمیش بول رہا ہوں سر۔" چند لمحوں بعد رمیش کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے سوبران میں کیا سیٹ اپ بنایا ہوا ہے۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر ہم نے یہاں سب ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے اور میرے سیکشن کے بیس افراد دن رات پورے سوبران میں چیکنگ کرتے رہتے ہیں۔ بس ٹرمینل پر بھی چار چار آدمی باری باری ڈیوٹی دیتے ہیں اور مشکوک افراد کی اطلاع دیتے ہیں اور پھر ان مشکوک افراد کی اچھی طرح چیکنگ کی جاتی ہے۔" رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوبران میں داخلے کے کتنے راستے ہیں۔" شاگل نے پوچھا۔

"جناب ایک تو مین روٹ ہے۔ جہاں سے بسیں دارالحکومت سے وہاں پہنچتی ہیں اور کاریں وغیرہ بھی اسی راستے سے آتی ہیں۔ باقی جناب سوبران کے گرد انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقہ ہے۔ اس پہاڑی علاقے میں نہ ہی جیپ سے سفر کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی اور ذریعے سے۔ البتہ اسے پیدل کراس کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پہاڑیوں کے پیچھے وسیع میدان ہیں۔ جن میں اونچی جھاڑیاں ہیں اور یہاں جگہ جگہ ایسی خفیہ دلدلیں ہیں جن پر گھنی جھاڑیاں پھیلی ہونے کی وجہ سے وہ نظر نہیں آتیں۔ اس لیے سوائے سڑک کے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔" رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دارالحکومت سے سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر وہاں پہنچتے رہتے ہیں یا نہیں۔" شاگل نے پوچھا۔

"اب تک تو ایک بھی ایسی پرواز یہاں نہیں پہنچی جناب۔ ویسے بھی یہ چھوٹا سا اور محدود علاقہ ہے۔ یہاں سیاحوں کے لیے کوئی قابل توجہ مقام یا کوئی تاریخی سپاٹ موجود نہیں ہے جناب۔ اس لیے اکا دکا سیاحوں کے علاوہ یہاں سیاح آتے ہی نہیں جناب۔" رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں خود اپنے خصوصی سیکشن کے ساتھ وہاں پہنچ رہا ہوں۔ تم ہمارے لیے خصوصی ہیڈ کوارٹر کا فوری انتظام کراؤ۔ میں ہیلی کاپٹر پر پہنچوں گا جبکہ خصوصی سیکشن جیپوں پر وہاں پہنچے گا۔" شاگل نے کہا۔

"یس سر آپ آ جائیں۔ آپ کے لیے میں نے پہلے ہی خصوصی انتظام کر رکھا ہے۔ وہاں ہر قسم کی سہولتیں مہیا ہیں جناب۔ سوبران کی شاندار بلڈنگ آپ کے لیے ریزرو ہے جناب۔" رمیش نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے تم نے بہرحال ہائی الرٹ رہنا ہے۔" شاگل نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس نے اس پر راج سنگھ کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر کے بار بار کال دینا شروع کر دی۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر کال اس لیے کی تھی کیونکہ راج سنگھ نے کہا تھا کہ وہ ہوٹل ذیشان جا رہا ہے۔

"راج سنگھ اٹنڈنگ یو سر۔ اوور۔" تھوڑی دیر بعد راج سنگھ کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے ان گریٹ لینڈ کے باشندوں کے بارے میں۔ اوور۔" شاگل نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"وہ ابھی واپس ہوٹل نہیں آئے جناب۔ میں نے یہاں مکمل انتظامات کر رکھے ہیں۔ جیسے ہی وہ ہوٹل میں داخل ہوئے انہیں چاروں طرف سے گولیوں سے بھون دیا جائے گا اوور۔" راج سنگھ نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"میں سوبران جا رہا ہوں خصوصی سیکشن کے ساتھ۔ تم نے یہاں کام کرنا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان کا خاتمہ یہیں ہو جائے اوور اینڈ آل۔ " شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طرف رکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے سیکرٹری کو ہیلی کاپٹر کے تیار کرنے اور خصوصی سیکشن کو سوبران پہنچنے کی ہدایات دینی شروع کر دی۔

ناگ پور چھوٹا سا قصبہ نما شہر تھا۔ یہاں ایک خاص قسم کے درختوں کی بہتات تھی۔ ان درختوں سے انتہائی قیمتی گوند حاصل ہوتی تھی اور یہ گوند ادویات بنانے کے کام آتی تھی۔ اس لیے یہاں ہر طرف سے درختوں سے گوند اتارنے کا سلسلہ جاری رہتا تھا اور شہر میں اس گوند کو فروخت کرنے کا ایک پورا بازار موجود تھا۔ چونکہ اس گوند کو سانپ بے حد پسند کرتے تھے اس لیے اس علاقے میں انتہائی زہریلے سانپوں کی بھی کثرت تھی اور شاید اسی لیے اس کا نام ناگ پور رکھا گیا تھا۔ یہ سوبران سے تقریباً پچیس کلو میٹر پہلے آتا تھا۔

عمران اور صفدر مقامی میک اپ میں تھے اور بس کے ذریعے ناگ پور جانا چاہتے تھے۔ انہیں بس ٹرمینل پر پہنچ کر ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ وہاں انتہائی سخت ترین چیکنگ کی جا رہی ہے۔ لیکن چونکہ ان کے پاس سوبران کی بجائے ناگ پور کے ٹکٹ تھے اس لیے ان کی سرسری

طور پر چیکنگ کی گئی۔ جبکہ سوبران جانے والوں سے باقاعدہ پوچھ گچھ بھی کی جا رہی تھی اور ان کے مقامی شناختی کارڈ بھی چیک کیے جا رہے تھے اور بس میں بھی دو آدمی نظروں ہی نظروں میں ہر آدمی کی نگرانی کرتے نظر آ رہے تھے۔ لیکن عمران اور صفدر لاتعلق سے بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں بند کیے بیٹھا ہوا تھا۔ جبکہ صفدر نے بس ٹرمینل سے خریدا ہوا ایک مقامی رسالہ کھول لیا تھا۔ گو یہ سارا علاقہ ان کے لیے نیا تھا لیکن انہیں معلوم تھا کہ اگر انہوں نے اسے اجنبی انداز میں دیکھنا شروع کر دیا تو وہ فوراً مشکوک قرار دے دیے جائیں گے۔ اس لیے وہ اس انداز میں بیٹھے ہوئے تھے جیسے یہاں آنا جانا ان کے لیے معمول کی

بات ہو۔ ناگ پور میں بس ٹرمینل پر اتر کر وہ اطمینان سے پیدل ہی آگے بڑھتے چلے گئے۔

"عمران صاحب ساتھیوں نے بھی پہنچنا ہے۔ "صفدر نے آہستہ سے کہا۔

"لیکن یہاں بس ٹرمینل پر رکنا مشکوک ہو سکتا ہے۔ وہ سامنے ایک ہوٹل نظر آ رہا ہے وہاں چل کر کچھ کھا پی لیں۔ وہاں سے بس ٹرمینل کا وہ حصہ بھی سامنے رہے گا۔ جہاں دارالحکومت سے آنے والی بسیں رکتی ہیں۔ " عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب ان مقامی حلیوں میں ہمارے نام کیا ہوں گے۔ " اچانک صفدر نے پوچھا۔

"میرا نام کرامت ہے اور تمہارا نام آفت۔ " عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا نام سلامت کیونکہ آپ کی حرکتوں سے سلامت رہنا ہی غنیمت ہے۔ "صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"غنیمت رکھ لو۔ یہ بھی اچھا نام ہے۔ "عمران نے کہا۔

"یہ مس جولیا کا رکھ دیجیے گا۔ "صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے صالحہ کا نام نہیں لیا۔ کیوں۔ "عمران نے کہا۔

"کیونکہ وہ ابھی غنیمت کی سٹیج پر نہیں پہنچی۔ "صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران صفدر کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں ہوٹل کے ہال میں اس جگہ بیٹھ گئے جہاں سے وہ شیشے میں سے بس ٹرمینل کو دیکھ سکتے تھے۔ ہوٹل خاصا بڑا اور خوبصورت تھا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر وہاں پہنچ گیا۔

"ہمارے ساتھی آ رہے ہیں پھر ہم کھانا کھائیں گے فی الحال ہمارے لئے چائے لے آؤ۔ "عمران نے کہا تو ویٹر

سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"کرامت صاحب اس چھوٹے سے علاقے میں اتنے صاف ستھرے اور بڑے ہوٹل پر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ "صفدر نے کہا۔

"ارے ہاں واقعی حیرت بھی اچھا نام ہے اور ویسے بھی تم سراسر مقام حیرت میں ہو۔ "عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ "صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہاں چونکہ دور دور سے گوند خریدنے والے بیوپاری آتے جاتے رہتے ہیں اور گوند کافی مہنگا ہوتا ہے۔ اس لیے ظاہر ہے بڑے بڑے اداروں اور فارمیسیوں کے آدمی آتے ہوں گے۔ اس لیے یہ ہوٹل چل رہا ہے۔ " عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کرامت صاحب سوبران میں داخلے کے لیے آپ نے عام روٹین سے ہٹ کر کیا پلان سوچا ہے۔ "چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صفدر نے کہا۔

"ہاں ہم پہاڑی راستے سے سوبران میں داخل ہوں گے۔ "عمران نے کہا۔

"لیکن وہ راستے تو آپ نے خود بتایا تھا کہ انتہائی دشوار گزار ہیں اور پھر ہمارا ٹارگٹ انڈسٹریل ایریئے میں ہے اور ہمیں اس کے لیے خصوصی اسلحہ بھی چاہئے اور کاریں یا جیپیں بھی۔ "صفدر نے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے آکر چائے کے برتن رکھنے شروع کر دیے۔ تو وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ ویٹر کے جانے کے بعد صفدر نے چائے تیار کی اور ایک پیالی عمران کے سامنے رکھ کر دوسری اس نے اپنے سامنے رکھ لی۔

"مسٹر سلامت کیا بات ہے اس مشن میں تمہارا ذہن بڑے کام کی باتیں سوچ رہا ہے۔ "عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ آپ کی صحبت کا اثر ہے۔ "صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اور میرا ذہن ماؤف ہوتا جا رہا ہے۔ یہ تمہاری صحبت کا اثر ہو گا۔ "عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو صفدر کافی دیر تک ہنستا رہا۔

"سوبران چھوٹا سا علاقہ ہے اور لامحالہ وہاں انتہائی سخت چیکنگ کے انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں نگرانی کے لیے مشینری استعمال کی جا رہی ہو اور وہاں داخلے کا راستہ صرف سڑک ہے۔ "عمران نے جواب دیا۔

کرامت صاحب یہاں کے لوگ وہاں آتے جاتے رہتے ہوں گے۔ یہاں قبائلی طرز زندگی ہے۔ اگر ہم کسی قبیلے کے سردار کو استعمال کر سکیں تو ان کے آدمیوں کے روپ میں ہم آسانی سے سوبران میں نہ صرف داخل ہو سکتے ہیں بلکہ وہاں کے لیے کوئی ٹپ بھی مل سکتی ہے۔ "صفدر نے کہا۔

"ساتھی آ جائیں۔ پھر یہاں کی سیر کریں گے۔ امید ہے کوئی نہ کوئِ حل نکل ہی آئے گا۔ "عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بس دارالحکومت سے آکر ٹرمینل پر رکی تو اس میں سے جولیا اور صالحہ نیچے اتریں۔ دونوں مقامی میک اپ میں تھیں۔ عمران کے اشارے پر صفدر اٹھ کر باہر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد جولیا اور صالحہ کو لے کر واپس آ گیا اور پھر تقریباً پندرہ

منٹ کے بعد کیپٹن شکیل اور تنویر بھی پہنچ گئے تو عمران نے کھانے کا آرڈر دے دیا۔

"یہ ویٹر یہاں کا مقامی آدمی لگتا ہے اور ادھیڑ عمر ہے۔ اس سے جا کر بات چیت کرو۔ شاید کوئی آسان راستہ نکل آئے۔ "عمران نے ویٹر کے آرڈر لے کر جاتے ہی صفدر سے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس ویٹر کے پیچھے اس طرف بڑھ گیا۔ جہاں وہ ویٹر آرڈر لے کر جا رہا تھا۔

"یہاں سے آگے کیسے جائیں گے ؟" جولیا نے پوچھا۔

"یہی بات معلوم کرنے سلامت گیا ہے۔" عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آگیا۔

"میں نے ویٹر کی جیب میں بڑی مالیت کا نوٹ ڈال دیا ہے۔ کھانے کے بعد عقبی طرف جا کر بات ہو گی۔" صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کھانا کھانے کے بعد عمران نے ہاٹ کافی منگوالی اور صفدر کافی پی کر اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ عمران اور باقی ساتھی خاموشی سے بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہم اس طرح خوفزدہ ہو کر آگے بڑھ رہے ہیں جیسے زندگی میں پہلی بار مشن پر نکلے ہوں۔" اچانک تنویر نے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے دراصل اس بار ٹارگٹ بے حد کلوز ہے اور چھوٹا سا شہر ہے اور کافرستان سیکریٹ سروس نے وہاں مکمل الرٹ کر رکھا ہے۔ اس لیے ہم لوگ نگاہوں میں آجائیں گے۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو تنویر سر جھکا کر خاموش ہو گیا۔ تقریباً" آدھے گھنٹے بعد صفدر واپس آگیا۔

"کیا ہوا۔" عمران نے پوچھا۔

"ویٹر نے بتایا ہے کہ یہاں ایک بہت بڑا بدمعاش ہے راگو اس کا علیحدہ کلب ہے۔ جسے راگو کلب کہا جاتا ہے۔ راگو منشیات کا سمگلر ہے اور وہ دولت کا پجاری ہے۔ اگر ہم اسے بھاری دولت دے دیں تو وہ ہمیں یہاں سے سوبران جانے کا ایسا راستہ بتا سکتا ہے کہ ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر سوبران میں داخل ہو سکتے ہیں۔" صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا کوئی ایسا راستہ ہو سکتا ہے۔ سوبران کے گرد تو انتہائی دشوار گزار پہاڑیاں ہیں۔" عمران نے کہا۔

"اگر راگو منشیات کا سمگلر ہے تو پھر لازماً" اسے ایسے خفیہ راستوں کا علم ہو گا۔ منشیات کے سمگلر ایسے راستے تلاش کر لیتے ہیں اور نا صرف تلاش کر لیتے ہیں بلکہ انہیں استعمال بھی کرتے ہیں۔ ورنہ ان کا دھندہ چل ہی نہیں سکتا۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کہاں ہے یہ راگو کلب۔" عمران نے پوچھا تو صفدر نے تفصیل بتا دی۔

"چلو پھر اس سے بات کر لیں۔ شاید کوئی ایسا راستہ مل ہی جائے۔ عمران نے کہا تو سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ صفدر نے بل ادا کیا اور پھر وہ اس ہوٹل سے نکل کر آگے بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب راگو کلب میں داخل ہو رہے تھے۔ یہاں کا ماحول انتہائی گھٹیا سا تھا۔

"راگو سے ملنا ہے ہم دارلحکومت سے آئے ہیں اور ہمارا تعلق ریڈ سینڈیکیٹ سے ہے۔" عمران نے آگے بڑھ کر کاؤنٹر مین سے کہا تو اس نے فون ریسیور اٹھا کر نمبر پریس کیے اور پھر جو بات عمران نے کی تھی وہ اس نے فون پر دہرا دی۔ پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

"دائیں ہاتھ پر راہدری ہے۔ اس کے آخر میں باس کا آفس ہے۔" کاؤنٹر مین نے کہا تو عمران اس راہدری کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک گینڈے نما آدمی کے سامنے موجود تھا۔

"ہمارے دشمن سوبران میں ہماری تاک میں ہیں۔ جبکہ ہم سوبران اس طرح پہنچنا چاہتے ہیں کہ ان کی نظروں میں نہ آسکیں۔ اگر تم ہمیں اس انداز سے پہنچا سکتے ہو تو منہ مانگی رقم دی جائے گی۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"کب جانا ہے آپ کو۔" راگو نے آگے جھکتے ہوئے کہا۔

اگر ابھی انتظام ہو جائے تو بہتر ہے۔" عمران نے کہا۔

"اس وقت نہیں رات کو ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ میری گارنٹی کہ آپ سوبران میں داخل ہو جائیں گے اور کسی کو علم بھی نہ ہو سکے گا۔ لیکن اس کے لیے آپ کو دس لاکھ روپے مجھے دینے ہوں گے۔" راگو نے کہا۔

"پہلے تم اس راستے کی تفصیل بتاؤ۔ تاکہ ہماری تسلی ہو سکے۔ رقم ابھی تمہیں دے سکتے ہیں۔" عمران نے کہا تو راگو نے اسے پہاڑیوں میں موجود کریک اور سرنگ کے بارے میں تفصیل بتادی تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ یہ واقعی بہترین راستہ تھا۔ عمران نے جیب سے چیک بک نکالی۔ ایک چیک پر رقم لکھ کر دستخط کیے اور اسے چیک بک سے علیحدہ کر کے اس نے راگو کی طرف بڑھادیا۔

"یہ گارنٹی چیک ہے۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھتا ہوں۔ آپ اب میرے مہمان ہیں۔ یہاں سے قریب ایک احاطہ ہے۔ میں آپ کو وہاں پہنچادیتا ہوں۔ وہاں میرا آدمی راٹھور آپ کی خدمت کرے گا اور رات کو میں آپ کے ساتھ جا کر آپ کو وہاں چھوڑ آؤں گا۔ یہ ایسا وقت ہوتا ہے جب سب سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔" راگو نے چیک کو تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا۔ راگو نے گھنٹی بجا کر ایک آدمی بلایا اور اسے ہدایت دینی شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس آدمی کی رہنمائی میں ایک بڑے احاطے میں بنی ہوئی عمارت میں پہنچا۔ وہاں راگو کا آدمی موجود تھا۔ عمران نے اسے چائے تیار کرنے کا کہا اور وہ سب سٹنگ روم میں بیٹھ کر اس راستے کے بارے میں بات چیت کرنے میں مصروف ہو گئے۔

شاگل سوبران پہنچ کر اپنے لیے مخصوص عمارت میں قائم کردہ آفس نما کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر فون اور ٹرانسمیٹر دونوں موجود تھے۔ اس کا خصوصی سیکشن بھی جیپوں پر یہاں پہنچ چکا تھا۔ اس سیکشن کا انچارج ٹھاکر تھا۔ ٹھاکر نے ایگریمیا سے سیکورٹی کی خصوصی تربیت لی ہوئی تھی اور اس لیے اسے یہاں کی اہم لیبارٹری میں چیف سیکورٹی آفیسر تعینات کیا گیا تھا۔ اس سائنسی لیبارٹری پر ایک بار شوگرانی ایجنسیوں نے حملہ کیا تو ٹھاکر نے ان کا اس انداز میں مقابلہ کیا کہ نہ صرف شوگرانی ایجنٹ ہلاک ہو گئے بلکہ کافرستان کی انتہائی قیمتی لیبارٹری بھی تباہ ہونے سے بچ گئی۔ اس پر کافرستان کے اعلیٰ حکام نے ٹھاکر کو باقاعدہ تعریفی سند جاری کی

تھی۔ اس کی اسی شہرت سے متاثر ہو کر شاگل نے اسے صدر مملکت کو کہہ کر سیکرٹ سروس میں شامل کر لیا تھا اور اسے خصوصی سیکشن کا انچارج بنادیا تھا۔ جب سے یہ خصوصی سکیشن وجود میں آیا تھا۔ پہلی بار پاکیشیا سیکریٹ سروس کافرستان میں سوبران لیبارٹری کو تباہ کرنے کے مشن پر آ رہی تھی۔ گو شاگل نے دار لحکومت میں اس خصوصی سیکشن کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف آگے نہیں بڑھایا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ دارالحکومت میں معاملات اس انداز میں آگے نہیں بڑھیں گے جس انداز میں سوبران میں آگے بڑھیں گے۔ کیونکہ وہاں عمران اور پاکیشیا سیکریٹ سروس اپنے مشن کی تکمیل کے لیے اپنی جانوں کی بھی پروا نہیں کرتے۔ اس لیے اس نے سوبران میں خصوصی سیکشن لانے کا فیصلہ کیا تھا اور جب راج سنگھ سے اسے معلوم ہوا تھا کہ پاکیشیا سیکریٹ سروس کے وہ دو آدمی جو گریٹ لینڈ کے باشندوں کے میک اپ میں تھے، ہوٹل واپس نہیں آئے تو وہ سمجھ گیا کہ انہیں شک پڑ گیا ہو گا۔ اس لیے اب وہ واپس نہیں آئیں گے۔ بلکہ اب وہ جلد از جلد مشن مکمل کرنے کے لیے سوبران کا رخ کریں گے۔ اس لیے اس نے سوبران میں پاکیشیا سیکریٹ سروس سے فیصلہ کن راؤنڈ کھیلنے کے لیے خصوصی سیکشن کو یہاں پہنچنے کی ہدایت بھی کر دی اور خود بھی وہ اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ گیا تھا۔ اب اسے ٹھاکرے کی آمد کا انتظار تھا۔ وہ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ہدایت دینا چاہتا تھا۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ رمیش تھا جسے شاگل نے یہاں پہلے سے ہی بھیجا ہوا تھا۔ رمیش نے بڑے مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا۔

"ٹھاکر کہاں ہے؟" شاگل نے سخت لہجے میں پوچھا۔

وہ اپنے سیکشن سمیت شہر کے راؤنڈ پر گئے ہوئے ہیں۔ تاکہ دشمن ایجنٹوں کے خاتمے کی پلاننگ کر سکیں۔" رمیش نے جواب دیا۔

"ہونہہ بیٹھو، تم کیوں آئے ہو؟" شاگل نے کہا تو رمیش بڑے مؤدب انداز میں میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"چیف ناگ پور میں ایک اجنبی گروپ چیک کیا گیا ہے۔ اس گروپ میں دو عورتیں اور چار مرد شامل ہیں۔" رمیش نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا، کیا مطلب ناگ پور کہاں ہے اور تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے؟" شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب یہاں سے بیس کلو میٹر پہلے ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جہاں درختوں سے انتہائی قیمتی گوند اتار کر فروخت کی جاتی ہے۔ یہ گوند ادویات کی تیاری میں استعمال ہوتی ہے۔ اور انتہائی قیمتی سمجھی جاتی ہے۔ بڑے بڑے اداروں کے نمائندے یہ گوند خریدنے کے لیے آتے جاتے رہتے ہیں۔" رمیش نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر اجنبی گروپ کا کیا مطلب ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ بھی گوند خریدنے اپنے کسی ادارے کی طرف سے آئے ہوں۔" شاگل نے کہا۔

"وہاں میں نے احتیاطا'' اپنا بندہ بھیجا ہوا تھا۔ اس نے اطلاع دی ہے ک یہ گروپ کاروں کے بجائے بسوں سے آیا ہے۔ پہلے دو مرد آئے اور وہ ٹرمینل کے سامنے ایک ہوٹل میں بیٹھے رہے۔ پھر دو عورتیں آئیں انہیں پہلے سے موجود دو مردوں میں سے ایک مرد جا کر ہوٹل میں لے آیا۔ پھر دو مرد آئے انہیں بھی خصوصی طور پر جا کر ہوٹل لایا گیا اور پھر اس گروپ نے اکھٹے کھانا کھایا۔ اس کے بعد وہ سب اکھٹے ہی ہوٹل سے نکل کر شہر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ میرے آدمی نے انہیں مشکوک سمجھ کر ان کی نگرانی کی۔ یہ لوگ ناگ پور کے ایک معروف بدمعاش راگو سے ملنے گئے ہیں اور میرے آدمی کے بقول اب تک وہیں ہیں۔" رمیش نے جواب دیا۔

"ہونہہ، تمہارے آدمی کا شک درست ہے۔ اداروں کے لوگ اور کاروباری افراد بدمعاشوں سے نہیں ملا کرتے اور نہ وہ اس طرح بسوں میں دھکے کھاتے ہوئے آتے ہیں۔ یہ واقعی پاکیشیائی گروپ ہے اور اب میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ لوگ ناگ پور سے سوبران میں داخل ہونے کے لیے راستہ تلاش کر رہے ہیں۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر میرا بھی یہی خیال ہے جناب۔" رمیش نے کہا۔

"ان کی مکمل نگرانی کراؤ تا کہ وہ جس راستے سے بھی یہاں داخل ہوں انہیں چیک کیا جا سکے۔" شاگل نے کہا۔

"یس سر۔" رمیش نے کہا اور اٹھ کر واپس مڑ گیا۔

"سوبران تمہاری مقتل گاہ ثابت ہو گا عمران۔ اس بار قضا تمہیں گھیر کر یہاں لا رہی ہے۔" شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ پھر کھلا۔ اس بار ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ ٹھاکر تھا۔ کافرستانی سیکریٹ سروس کے خصوصی سیکشن کا انچارج۔ اس نے اندر داخل ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا۔

"بیٹھو" شاگل نے سلام کا جواب سر ہلا کر دیتے ہوئے کہا اور ٹھاکر مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ پاکیشیا سیکریٹ سروس کا گروپ ناگ پور پہنچ چکا ہے اور یہ گروپ دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے۔" شاگل نے کہا تو ٹھاکر بے اختیار چونک پڑا۔

"ناگ پور میں وہ تو یہاں سے پہلے آتا ہے اور چھوٹا سا شہر ہے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"ہاں شاگل نے کہا اور پھر اس نے رمیش کی بتائی ہوئی تفصیل دہرا دی۔

"راگو انہیں کس راستے سے یہاں پہنچائے گا۔ یہاں آنے کا تو صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ سڑک ہے۔"

ٹھاکر نے کہا۔

"بدمعاش اور سمگلر لوگ خفیہ راستے بھی جانتے ہیں۔ اس لیے ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا راستہ ہو جس کا علم عام لوگوں کا نہ ہو۔ شاگل نے جواب دیا۔

"تو پھر اب ہمیں کیا کرنا ہوگا۔" ٹھاکر نے کہا۔

"رمیش کا آدمی وہاں موجود ہے۔ وہ اطلاع دے گا۔ تم یہاں اپنے سیکشن سمیت تیار رہو۔ اس بار ہم نے انہیں ایک لمحے کا بھی موقع نہیں دینا۔" شاگل نے کہا اور ٹھاکر سر ہلاتا ہوا اٹھا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور رمیش اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا کوئی خاص بات۔" شاگل نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر میرے آدمی نے اطلاع دی ہے کہ راگو اس گروپ کو کازما پہاڑی کے راستے یہاں بھجوا رہا ہے۔" رمیش نے جواب دیا۔

"کازما پہاڑی۔ اوہ مگر یہ کس قسم کا راستہ ہے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"ٹھہرو۔۔۔ یہ بتاؤ کہ تمہارے آدمی کو کیسے اس ساری بات کا علم ہوا ہے۔" شاگل نے ٹھاکر کو ہاتھ اٹھا کر بولنے سے روکتے ہوئے رمیش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے آدمی نے راگو کے نائب کو بھاری رقم دے کر اس گروپ سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ اس نے بتایا ہے کہ ناگ پور اور سوبران کے درمیان ایک پہاڑی کازما ہے۔ اس کے اندر کوئی کریک ہے جو قدرتی طور پر بے حد طویل ہے اور پھر ان لوگوں نے اس راستے کو مصنوعی طور پر تیار کیا ہوا ہے اور وہ اس راستے سے اغوا شدہ لوگوں اور منشیات وغیرہ لاتے لے جاتے رہتے ہیں۔ اس راستے کا باہر سے پتہ بھی نہیں چلتا اور اس کا آخری

سرا سوبران کے شمال میں واقع جنگل میں جا نکلتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ خاموشی سے سوبران پہنچ جاتے ہیں۔" رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نقشہ لے آئے ہو سوبران کا۔" شاگل نے پوچھا۔

"یس سر" رمیش نے کہا اور جیب سے تہ شدہ نقشہ نکال کر اس نے میز پر پھیلا دیا۔

"گڈ اسے کہتے ہیں کارکردگی۔" شاگل نے رمیش کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو رمیش کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یہ ہے جناب وہ چھوٹا سا جنگل۔" رمیش نے ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا جہاں سرخ رنگ کا دائرہ لگایا گیا تھا۔

"ہونہہ" شاگل نے جھک کر غور سے نقشے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"او یہاں سے تو انڈسٹریل ایریا بالکل قریب ہے۔ یہ لوگ جنگل سے نکل کر عقبی طرف سے انڈسٹریل ایریے میں داخل ہو جائیں گے۔"

"یس سر" رمیش نے جواب دیا۔

"ہونہہ، ٹھاکر تم اس جنگل میں پڑاؤ ڈال لو۔ جیسے ہی یہ خفیہ راستے سے باہر آئیں ان کے ٹکڑے اڑا دو اور رمیش تم اپنے ساتھیوں سمیت جنگل اور انڈسٹریل ایریے کے درمیانی حصے میں پکٹنگ کرو گے۔ ان میں سے اگر کوئی بچ کر نکل بھی آئے تو اسے تم نے ہلاک کرنا ہے۔" شاگل نے کہا۔

"یس سر" رمیش نے جواب دیا۔

"اوکے جاؤ اور فوراً" اس کے انتظامات کرو۔ وہ لوگ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں۔" شاگل نے کہا۔

"جناب انہوں نے پچھلی رات یہاں پہنچنے کا فیصلہ کیا ہے۔ رمیش نے کہا۔

"تم احمق ہو۔ نانسنس یہ شیطان لوگ ہیں۔ یہ ڈاج بھی دے سکتے ہیں اور فوری طور پر وہاں سے روانہ ہو سکتے ہیں اور ہم پچھلی رات کو دیکھتے رہ جائیں گے۔ نانسنس" شاگل نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر" رمیش نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور سنو ٹھاکر یہ لوگ پکے ہوئے پھلوں کی طرح تمہاری جھولی میں گریں گے۔ اس لیے ان میں سے کسی کو زندہ نہیں بچنا چاہیے اور میری یہ بات سن لو کہ تم نے ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں دینی۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی جناب" ٹھاکر نے جواب دیا۔

"جاؤ اور ساتھ ساتھ مجھے رپورٹیں ملتی رہنی چاہیں۔" شاگل نے کہا اور وہ دونوں سلام کر کے باہر جانے کے لیے مڑے۔

"سنو رمیش تم رکو۔" شاگل نے کہا تو رمیش مڑ کر واپس آ گیا۔ جبکہ ٹھاکر آگے بڑھتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تمہارا آدمی تو ان کی نظروں میں نہ آ جائے گا۔ وہ بے حد شیطان لوگ ہیں۔" شاگل نے کہا۔ "میرا آدمی بے حد تربیت یافتہ ہے جناب اور اسے بھی معلوم ہے یہ لوگ کون ہیں۔ اس لیے وہ ان کے سامنے آئے بغیر کام کر رہا ہے۔" رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اپنے آدمی کو کہو کہ جب یہ لوگ وہاں سے روانہ ہوں تو وہ فوری طور پر اطلاع دے تا کہ ہم کنفرم ہو جائیں کہ یہ لوگ وہاں سے چل پڑے ہیں۔" شاگل نے کہا۔

"یس سر" رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے جاؤ" شاگل نے کہا تو رمیش سلام کر کے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تو شاگل نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ ڈائریکٹ نمبر تھا۔ اس لیے وہ براہ راست ہی کال کر رہا تھا۔

"انکوائری پلیز" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یہاں سے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو شاگل نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس نارائن بول رہا ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں راج سنگھ سے بات کراؤ۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ جناب ہوٹل ذیشان گئے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اس احمق کو کال کر کے بلواؤ اور مجھ سے بات کراؤ میرا سوبران میں فون نمبر نوٹ کر لو۔" شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس پر لکھا ہوا نمبر بتا دیا۔

"یس سر میں ابھی بات کراتا ہوں سر" دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا۔

"احمق آدمی وہاں ہوٹل میں کھڑا ان کی واپسی کا انتظار کر رہا ہے نانسنس۔" شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تقریبا" بیس منٹ کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس شاگل بول رہا ہوں۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"راج سنگھ بول رہا ہوں جناب۔" دوسری طرف سے راج سنگھ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

تم وہاں احمقوں کی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کی واپسی کا انتظار کر رہے ہو جبکہ وہ ناگ پور پہنچ بھی چکے

ہیں۔ "شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ناگ پور۔ لیکن جناب انہوں نے تو سوبران پہنچنا تھا۔ "راج سنگھ نے کہا۔

"وہ یہاں براہ راست آکر یقینی موت کا شکار ہو جاتے۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ اور شیطانی ذہن کے لوگ ہیں۔ انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم یہاں ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس لیے وہ براہ راست سوبران کی بجائے ناگ پور پہنچے ہیں اور اب وہاں سے خفیہ راستے کے ذریعے یہاں آرہے ہیں اور یہاں ان کی موت ان کے استقبال کے لیے موجود ہے۔ "شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

لیکن سر ہم نے سیٹلائٹ ویژن مشین کو سوبران تک وسیع رینج میں چیک کیا ہے لیکن یہ لوگ کہیں بھی چیک نہیں ہو رہے ہے۔ اگر وہ ناگ پور میں ہوتے تو لازما" چیک ہو جاتے۔ "راج سنگھ نے کہا۔

"تم جیسے احمق آدمی کو نجانے کس نے سیکرٹ سروس میں شامل کر لیا ہے۔ نانسنس وہ میک اپ کے ماہر ہیں۔ انہوں نے میک اپ تبدیل کر لیے ہوں گے۔ اب ان کی شکلیں وہ نہ ہوں گی جو مشین میں فیڈ شدہ ہیں نانسنس۔ "شاگل نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر مشین سے جو ریز نکلتی ہیں۔ وہ میک اپ کو بھی چیک کر لیتی ہیں۔ "راج سنگھ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ، یہ انتہائی شیطانی ذہن کے مالک لوگ ہیں۔ کوئی نا کوئی چکر چلا دیا ہو گا انہوں نے۔ اب یہ مریں گے تو سوبرانی میک اپ میں ہوں گے۔ "شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ "دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے ریسیور رکھ دیا۔

"کہیں اس رمیش کے آدمی نے غلط لوگوں کو تو چیک نہیں کیا۔ "شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ راج سنگھ کی بات نے اس کا یقین متزلزل کر دیا تھا۔

"بہر حال جو بھی ہیں کچھ دیر بعد سامنے آجائیں گے۔ "شاگل نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناگ پور میں راگو کے ایک اڈے پر موجود تھا۔ صفدر نے ویٹر سے جا کر بات کی تھی تو اس ویٹر نے صفدر کو بتایا تھا کہ ناگ پور کا مشہور بد معاش راگو منشیات کا دھندہ کرتا ہے اور یہ لوگ اس دھندے کے لیے سوبران اور ناگ پور کے درمیان خفیہ راستے استعمال کرتے ہیں اور راگو دولت کا پجاری ہے اگر اسے بھاری دولت دی جائے تو ان کا کام ہو سکتا ہے۔ جس پر صفدر نے یہ بات عمران کو بتائی تو عمران اس راگو سے فوری طور پر ملنے پر آمادہ ہو گیا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر راگو نے تعاون کرنے سے انکار کر دیا تو وہ اس سے جبرا" کسی خفیہ راستے کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں گے۔ ویٹر نے صفدر کو راگو کے خاص اڈے راگو کلب کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی تھی۔ چنانچہ وہ راگو کلب پہنچنے اور راگو سے ریڈ سینڈیکیٹ کی معرفت ملے اور راگو سے دس لاکھ روپے

کے عوض انہیں خفیہ طور پر سوبران پہنچانے کا معاملہ طے ہو گیا تھا۔ عمران نے اس خفیہ راستے کے بارے میں تفصیل معلوم کر کے تسلی بھی کر لی تھی۔ چونکہ یہ طے ہوا تھا کہ وہ پچھلی رات اس خفیہ راستے پر سفر کریں گے اور علی الصبح سوبران میں داخل ہو جائیں گے۔ اس لیے وہ سب راگو کے ہی ایک اڈے پر موجود تھے۔

"عمران صاحب مشن کا ٹارگٹ تو آپ کو معلوم ہے۔ "صفدر نے کہا۔

"ہاں، وہ سوبران کے انڈسٹریل ایریے میں ہے۔ "عمران نے جواب دیا۔

لیکن انڈسٹریل ایریئے میں تو بہت سی فیکٹریاں ہوں گی۔ ٹارگٹ کو کیسے ٹریس کیا جائے گا۔ "صالحہ نے چونک کر کہا۔

"میرے پاس ایک مشین موجود ہے وہ انتہائی گہرائی میں بھی لیبارٹری اور کام کرنے والی مخصوص مشینری کی ہلکی سی تھر تھراہٹ بھی چیک کر لیتی ہے۔ اس لیے بے فکر رہو۔ مسئلہ صرف وہاں پہنچنے کا ہے۔"

"مشین۔ کہاں ہے مشین۔" سب نے ہی چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ کیونکہ اب تک کوئی بھی مشین ان کے سامنے نہ آئی تھی۔

"ارے ارے یہ اتنی بڑی مشین نہیں ہے کہ کسی ٹرک پر لاد کر لائی جائے۔ چھوٹی سی چیز ہے۔ جیسے گہرائی میں زلزلے کا پتہ لگانے کے لیے جو آلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا سائنسی نام تو بہت لمبا چوڑا ہے۔ لیکن تم اسے زلزلہ پیما کہہ سکتے ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول سائز کا آلہ نکالا جو پیکڈ تھا۔ اس نے اسے کھولا اور ان کے سامنے رکھ دیا۔

"آپ نے اس سے پہلے اس کا ذکر نہیں کیا۔" صفدر نے حیرت بھے لہجے میں کہا۔

"جب چیف نے مجھے بتایا کہ ناٹران کو کافرستانی پرائم منسٹر اور شاگل کے درمیان ہونے والی میٹنگ کی ٹیپ کے ذریعے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ لیبارٹری سوبران کے انڈسٹریل ایریے میں ہے اور اس سے زیادہ کافرستانی پرائم منسٹر نے شاگل کو بھی بتانے سے انکار کر دیا ہے تو میں نے یہ مشین منگوا کر رکھ لی تھی۔" عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور پھر اسے پیک کر کے دوبارہ جیب میں رکھ لیا۔

"عمران صاحب سوبران پہنچ کر بھی ہمیں محتاط رہنا ہوگا۔ کیونکہ شاگل نے یقینا” وہاں پورے انڈسٹریل ایریے اور اس کی طرف جانے والی تمام سڑکوں پر پکٹنگ کرا رکھی ہوگی۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔" صفدر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اس لیے تو میں نے پچھلی رات کے وقت کا انتخاب کیا ہے۔ تاکہ علی الصبح وہاں پہنچیں۔ یہ ایسا وقت ہوتا ہے

کہ انتہائی فرض شناس چوکیدار کو بھی نیند آ جاتی ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے بھی عمران صاحب نقشے کے مطابق جہاں یہ راستہ جا کر نکلتا ہے وہاں چھوٹا سا جنگل ہے اور وہاں سے انڈسٹریل ایریئے کی عقبی سائیڈ قریب ہے۔ ہم مشن مکمل کر کے واپس اسی راستے سے آسانی سے ناگ پور پہنچ سکتے ہیں۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور اگر ہمارے بارے میں اطلاع وہاں پہلے ہی پہنچ چکی ہوئی تو پھر"

اچانک خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا تو صالحہ کی بات سن کر عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیسے۔ تمہارے ذہن میں کیا بات ہے۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ اگر اس بارے میں اطلاع شاگل تک پہنچ گئی تو پھر اس بار سب کی موت یقینی ہو جائے گی۔

ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے۔" صالحہ نے کہا تو وہ محاورتا” نہیں بلکہ حقیقتا” اچھل پڑے۔

نگرانی ہو رہی ہے۔ کیسے؟" عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اب تک کیوں یہ بات نہیں بتائی تھی۔" جولیا نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے صرف شک تھا اور اب بھی ہے۔ میں اس لیے خاموش رہی کہ آپ سب مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہیں۔ اس لیے اگر آپ کو اس کا احساس نہیں ہوا تو ہو سکتا ہے کہ مجھے غلط فہمی ہوئی ہو۔ لیکن پھر میں نے اس لیے بات کر دی کہ اگر واقعی میرا شک درست ہے تو پھر ہماری ہلاکت یقینی ہو جائے گی۔" صالحہ نے کہا۔

"اوہ‘ اوہ یہ انتہائی سنجیدہ بات ہے۔ یہاں ناگ پور میں ہماری نگرانی کیسے ہو رہی ہے۔ کون ہے وہ آدمی۔ کیسے شک پڑا تمہیں تفصیل سے بتاؤ۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب راگو کلب میں داخل ہونے سے پہلے میں نے ویسے ہی مڑ کر دیکھا تو مجھے دور ایک مقامی آدمی

ایک درخت کی اوٹ میں کھڑا دکھائی دیا۔ میں نے اس لیے خیال نہیں کیا کہ کوئی مقامی آدمی ہو گا۔ لیکن جب ہم وہاں سے نکل کر یہاں آ رہے تھے تو اچانک میں نے ایک بار پھر ایک آدمی کی جھلک دیکھی۔ جو ایک گلی کی اوٹ میں کھڑا تھا یہ وہی آدمی تھا۔ میں نے جھلک کے باوجود اسے پہچان لیا تھا۔ لیکن مجھے نگرانی کا خیال نہیں آیا۔ کیونکہ یہ میرا وہم بھی تو ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہاں ناگ پور کے بارے میں تو وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہم یہاں آ سکتے ہیں۔" صالحہ نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ صفدر اس نگرانی والی بات کو ہر صورت میں کنفرم ہونا چاہیے۔"

عمران نے کہا۔

"بالکل عمران صاحب ورنہ تو ہم لوگ پکے ہوئے پھلوں کی طرح شاگل کی جھولی میں جا گریں گے۔" صفدر نے کہا۔

"لیکن کس طرح معلوم ہو گا۔" جولیا نے کہا۔

"ایک ہی طریقہ ہے کہ دوبارہ یہاں سے بس ٹرمینل کی طرف جائیں۔ وہ آدمی لازما" ہماری نگرانی کرے گا اور اس بار وہ چیک ہو جائے گا۔" عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی راگو کے آدمی سے یہ کہہ کر اس اڈے سے باہر نکل آئے کہ وہ شہر کا راؤنڈ لگا کر واپس آ رہے ہیں۔ چونکہ وہ سب تربیت یافتہ تھے اس لیے وہ سب اس انداز میں چل رہے تھے جیسے انہیں نگرانی کے بارے میں معمولی سا شبہ بھی نہیں ہے۔ ورنہ ظاہر ہے نگرانی کرنے والا ان کو چوکنا دیکھ کر ہوشیار ہو جاتا۔

"عمران صاحب میں ابھی آ رہا ہوں۔" اچانک صفدر نے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ گلی میں مڑ گیا۔ جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اسی طرح آگے بڑھتا چلا گیا۔ البتہ انہوں نے اپنی رفتار مزید آہستہ کر دی تھی اور پھر وہ کچھ آگے ہی بڑھے ہوں گے کہ صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔

"میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے۔ وہ گلی میں ہی پڑا ہے۔ آئیے۔ صفدر نے کہا تو سب واپس مڑ گئے۔

"کیا وہ بھی تمہارے پیچھے گلی میں داخل ہوا تھا۔" عمران نے پوچھا۔

جی نہیں۔ میں اچانک مڑ کر گلی میں داخل ہو گیا تھا اور اسے معلوم نہ ہو سکا اور جب آپ آگے بڑھ گئے تو وہ گلی کے سامنے سے گزرا

تو میں نے اسے گردن سے پکڑ کر گلی میں کھینچ لیا۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس سے تفصیل سے معلومات حاصل کرنا ہوں گی۔ اس لیے اسے اٹھا کر راگو کے اڈے میں لے چلو۔"

عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور گلی میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی لاد رکھا تھا اور پھر وہ ان کے ساتھ ہی چلتا ہوا راگو کے اڈے پر پہنچ گیا۔ جہاں سے وہ باہر گئے تھے۔

"یہ' یہ کون ہے۔" راگو کے آدمی جس کا نام راٹھور تھا چونک کر کہا۔

"یہ ہماری نگرانی کر رہا تھا۔" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ' پھر تو باس کو اطلاع دینا ہو گی۔" راٹھور نے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو گھوما اور وہ چیختا ہوا نیچے جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا تنویر کی ٹانگ گھومی اور اس کی کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے اسے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا۔

"اسے اٹھا کر اندرونی کمرے میں ڈال دو۔ اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دو اور منہ میں کپڑا ٹھونس دو۔" عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اسے ختم نا کر دیں۔" تنویر نے کہا۔

"نہیں ابھی ہم نے راگو سے کام لینا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس

نگرانی کرنے والے سے معلومات حاصل کرنے سے پہلے راگو کو اس بارے میں اطلاع ملے۔ وہ بد معاش آدمی ہے۔ گھبرا بھی سکتا ہے۔ "عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے جبکہ اس دوران صفدر نے کیپٹن شکیل سے مل کر اس نگرانی کرنے والے آدمی کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔ پھر اس کی تلاشی لی گئی تو اس کی جیبوں سے ٹرانسمیٹر اور ایک کاشنز ملا۔ عمران اس کاشنز کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"اوہ، اوہ اس کاشنز کی موجودگی کا مطلب ہے کہ ہم میں سے کسی کو کاشن ایرو لگایا گیا ہے۔ "عمران نے کہا اور پھر تفصیلی چیکنگ کے بعد انہیں معلوم ہو گیا کہ صالحہ نے جو فل بوٹ پہنے ہوئے تھے اس کی ایڑی پر کاشنز ایرو موجود تھا۔ چونکہ وہ بھی سیاہ رنگ کے تھا اس لیے جوتے کے رنگ کے ساتھ ہم آہنگ ہو گیا تھا۔

"اسے باندھ دو یہ تربیت یافتہ آدمی لگتا ہے۔ "عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی ہدایت پر عمل کر دیا گیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ "عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہو سکتا ہے اس کا کوئی اور ساتھی بھی ہو اور ہم پر اچانک ریڈ کر دیا جائے۔ اس لیے تم لوگ باہر فرنٹ اور عقبی طرف پہرہ دو۔ "عمران نے کہا تو سوائے جولیا اور صالحہ کے باقی ساتھی کمرے سے باہر چلے گئے۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے چونک کر اٹھنے کی ناکام کوشش کی اور پھر اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی ابھرتی چلی گئی۔

"تم نے مجھے پہچان لیا ہو گا کیونکہ تم ہماری نگرانی کرتے رہے ہو۔ کیا نام ہے تمہارا۔ "عمران نے سرد لہجے میں

کہا۔

"میں، میں تو یہاں ایک ہوٹل کا ملازم ہوں میرا نام گھوش ہے۔ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے اور کون ہو تم۔ "اس آدمی نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی تربیت یافتہ آدمی ہے۔

"صالحہ تم کرسی اس کے عقب میں رکھ کر بیٹھ جاؤ۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے۔ رسیاں بھی کھول سکتا ہے۔ "عمران نے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی اٹھی۔ اس نے اپنی کرسی اٹھائی اور اسے اس آدمی کی کرسی کے عقب میں ایک سائیڈ پر رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔

"تم شاگل کے آدمی ہو۔ "عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ میں یہاں ایک ہوٹل میں ملازم ہوں۔ تم بے شک تصدیق کر لو۔ "گھوش نے بڑے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

ہوٹل کے ملازمین جیبوں میں ٹرانسمیٹر اور ریڈ کاشنز ڈالے نہیں پھرتے اور چونکہ تم تربیت یافتہ آدمی ہو۔ اس لیے سوچا کہ تم اپنی جان بھی بچا لو اور اپنا جسم بھی لیکن لگتا ہے کہ تم احمق آدمی ہو اور بزرگ کہتے ہیں کہ احمقوں پر نرم بات کا اثر نہیں ہوتا۔ "عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے خنجر نکالا اور اٹھ کر گھوش کی طرف بڑھ گیا۔

"خوامخواہ ظلم مت کرو میں سچ کہہ رہا ہوں۔ "گھوش نے بھینچے بھینچے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو گھوما اور کمرہ گھوش کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا۔ ابھی اس کی چیخ مکمل بھی نا ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور کمرہ ایک بار پھر گھوش کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ اب دائیں بائیں اس طرح سر مار رہا تھا جیسے اس کی گردن میں کوئی مشین فٹ ہو گئی ہو۔ عمران نے خنجر پر لگا ہوا خون اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر خنجر واپس کوٹ کی جیب

میں ڈال کر وہ واپس مڑا اس نے کرسی اٹھائی اور اسے لا کر گھوش کے سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔

"تم ظالم ہو۔ ظالم ہو۔" گھوش نے چیختے ہوئے کہا۔

"اب تم سب کچھ خود ہی بتا دو گے۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی انگلی کا ہک اس نے گھوش کی پیشانی کے درمیان ابھر آنے والی رگ پر مار دیا اور کمرہ گھوش کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا پورا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا تھا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ گیا ہو۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا اور آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں۔

"بتاؤ سب کچھ بتاؤ۔ ورنہ" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم" گھوش کے منہ سے ایک بار پھر نکلا تو عمران نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر دوسری ضرب لگا دی اور اس بار گھوش کا منہ کھلا تو سہی لیکن اس میں سے چیخ نہ نکل سکی۔ اس کی حالت یکلخت بے حد خستہ ہو گئی تھی۔ چہرہ اور جسم اس طرح پسینے سے شرابور ہو گیا تھا جیسے کسی نے اسے پانی سے باہر نکالا ہو۔

"بتاؤ" عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"مم میرا تعلق رمیش کے گروپ سے ہے۔ رمیش سیکرٹ سروس کا سیکشن چیف ہے۔ رمیش اور اس کا سیکشن سوبران میں پاکیشائی ایجنٹوں کو چیک کر رہا ہے۔ رمیش نے مجھے یہاں ناگ پور میں بھیجا تھا۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ پاکیشائی ایجنٹ براہ راست سوبران آنے کے بجائے یہاں بھی پہنچ سکتے ہیں۔" گھوش اس بار سیدھا ہو گیا تھا اور اس نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا اور جب گھوش نے بتایا کہ اس نے راگو کے نائب کو ایک لاکھ روپے دے کر اس سے ساری بات معلوم

کر لی ہے اور رمیش کو ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دی ہے تو۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔

"کیا نام ہے راگو کے نائب کا۔" عمران نے پوچھا۔

"کرشن اس کا نام ہے۔ گھوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے رمیش سے کس فریکوئنسی پر بات کی ہے۔" عمران نے پوچھا تو گھوش نے فریکونسی بتا دی۔

"کیا تمہارے درمیان کوئی کوڈ طے ہے۔" عمران نے پوچھا۔

ں میں کوئی کوڈ طے نہیں ہے۔ صرف آخر میں اوور کہنا پڑتا ہے۔" گھوش نے جواب دیا تو عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں گھوش کے سینے میں اترتی چلی گئیں اور عمران اٹھ کر کھڑا ہوا۔

"اس بار صالحہ نے ہم سب کی زندگیاں بچا لی ہیں۔" جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن اب ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا۔ ساتھیوں کو بلاؤ۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی باہر کی طرف مڑ گئی۔ عمران نے کرسی اٹھائی اور اسے پیچھے رکھ کر دوبارہ اس پر بیٹھ گیا۔ صالحہ بھی گھوش کے ہلاک ہوتے ہی کرسی اٹھا کر واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی تھی۔ اس کے چہرے پر چمک تھی ظاہر ہے اس کا شک درست ثابت ہوا تھا۔ عمران نے ایک طرف رکھا ہوا گھوش کا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکوئینسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو، ہیلو گھوش کالنگ۔ اوور" عمران نے گھوش کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس رمیش اٹنڈنگ یو کیا پوزیشن ہے پاکیشائی ایجنٹوں کی۔ اوور" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وہ راگو کے اڈے میں موجود ہیں اور ان کا پچھلی رات سوبران جانے کا پختہ ارادہ ہے۔ اوور" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جب وہ وہاں سے روانہ ہوں تو تم نے مجھے کال کر کے بتانا ہے۔ اوور" رمیش نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن باس وہ انڈسٹریل ایریئے میں جانے کی بات کر رہے ہیں۔ اوور" عمران نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ لیکن وہ انڈسٹریل ایریئے تک پہنچ نہیں سکیں گے۔ اوور" رمیشن نے کہا

"کیوں باس کوئی خاص بات ہے۔ اوور" عمران نے بڑے معصوم لہجے میں کہا۔

"ہاں اس سے پہلے جنگل میں موت ان کا استقبال کرے گی۔ ٹھاکر اپنے خصوصی سیکشن کے ساتھ وہاں موجود ہے اور اگر کوئی وہاں سے بچ کر باہر آ بھی گیا تو ہم وہاں اس کے استقبال کے لیے موجود ہوں گے۔ اوور" رمیش نے جواب دیا۔

"ویسے باس اگر آپ اجازت دیں تو میں یہیں پر ان کا خاتمہ کر سکتا ہوں۔ اوور" عمران نے کہا۔

احمق مت بنو۔ اگر انہیں معمولی سا شبہ بھی ہو گیا تو ساری صورتحال تبدیل ہو سکتی ہے۔ اوور" رمیش نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اس دوران عمران کے ساتھی آ کر کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔ لیکن ظاہر ہے وہ بولے نہیں تھے۔

"عمران صاحب مس جولیا نے جو کچھ ہمیں بتایا ہے وہ تو انتہائی تشویش ناک ہے۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔" صفدر نے کہا۔

"اب ہمیں یوٹرن لینا ہو گا اور اب ہم سڑک کے راستے وہاں پہنچیں گے۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اس طرح ہم الٹا پھنس جائیں گے۔ ہم نے مشن تو بہر حال انڈسٹریل ایریئے میں ہی مکمل کرنا ہے۔ اس لیے ہم جتنا قریب وہاں سے ہوں گے اتنا ہی ہمارے حق میں بہتر ہو گا۔ اب جبکہ ہمیں اطلاع مل گئی ہے کہ کریک سے باہر نکلتے ہی ہم جنگل میں پہنچیں گے جہاں کوئی خصوصی سیکشن موجود ہے تو ہم آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں اور باہر موجود افراد کا بھی۔ اس طرح دونوں سیکشنز کا آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ انہیں معلوم نہ ہو گا کہ ہمیں ان کی موجودگی کا معلوم ہے۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں فائرنگ کی آواز سنتے ہی دونوں سیکشنز سنبھل جائیں گے اور ہم بری طرح پھنس جائیں گے۔ کیونکہ یہ لوگ باقاعدہ تربیت یافتہ ہیں۔ پھر جنگل کے پاس یہ لوگ نجانے کس انداز میں اور کہاں کہاں موجود ہوں۔ اس لیے انہیں اس جگہ رہنے دو۔ ہم سڑک کے راستے وہاں پہنچیں گے۔ گھوش نے رمیش کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دیا ہے۔ رمیش وہاں موجود ہو گا۔ اگر ہم اس کو زندہ پکڑ لیں تو اس کے ذریعے اس کے آدمیوں کو واپس بلوایا جا سکتا ہے۔ باقی رہے اس خصوصی سیکشن کے لوگ۔ وہ جنگل میں ہمارا انتظار ہی کرتے رہ جائیں گے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں سے ہمیں بسوں کے ذریعے جانا ہو گا اور بس ٹرمینل پر ہمیں چیک بھی کیا جا سکتا ہے۔ ویسے بھی رات پڑنے والی ہے۔ بسیں بھی اب نہ جائیں گی۔" صفدر نے کہا۔

"راگو سے دو جیپیں لی جا سکتی ہیں۔" عمران نے کہا۔

لیکن عمران صاحب راگو کے نائب نے پہلے ہی گھوش کو اطلاع دی ہے اور اب بھی وہ اطلاع دے سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہو سکتا ہے کہ گھوش کے اور ساتھی بھی ہوں۔" صفدر نے کہا۔

"گھوش یہاں اکیلا تھا۔ میں نے گھوش سے معلوم کیا تھا۔ جہاں تک راگو کے نائب کرشن کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے اسے گولی مار دی جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔" عمران نے کہا۔

"لیکن پھر راگو بھی تو ہمارے خلاف کام کر سکتا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔" موجودہ پوزیشن میں ہمیں انتہائی پھونک پھونک کر قدم اٹھانا ہو گا۔ میں راگو کو یہاں بلاتا ہوں۔ پھر اس کے ذریعے اس کے نائب کو بھی کال کر لیا جائے گا۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ آپ راگو اور اس کے نائب کو درمیان میں ڈالے بغیر خاموشی سے یہاں سے روانہ ہو جائیں۔ جیپوں کی فکر نہ کریں۔ دو جیپیں میں نے یہاں احاطے میں کھڑی دیکھیں ہیں۔ وہ میں اور تنویر اڑا لائیں گے۔ صرف بیس کلو میٹر کا سفر ہے۔ جب تک راگو کو ہماری عدم دستیابی کا علم ہو گا ہم سوبران میں داخل ہو چکے ہوں گے۔ ورنہ یہ راگو اور اس کے آدمی بہر حال کافرستانی ہیں اس لیے کسی بھی وقت یہ ہمارے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مسئلہ جیپوں کا تھا۔ وہ تم نے حل کر دیا ہے۔ ویسے تمہاری رائے درست ہے۔ یہاں اس اڈے میں ضروری اسلحہ بھی موجود ہے۔ اگر یہاں موجود آدمی کو ہلاک کر دیا جائے تو پچھلی رات تک یہاں کوئی نہیں آئے گا۔" عمران نے کہا اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹھاکر کازما پہاڑی کے بعد آنے والے چھوٹے سے جنگل میں پاکیشیا سیکریٹ سروس کے خاتمے کے تمام انتظامات کر چکا تھا۔ اس نے جنگل میں اپنے آدمیوں کو گھنے درختوں میں مشین گنیں اور دوربینیں دے کر بٹھا دیا تھا اور وہ خود اپنے نائب مہاراجہ کے ساتھ ایک اونچی پہاڑی کے پیچھے موجود تھا۔ یہ پہاڑیاں جنگل کے آخر میں تھیں۔ جنگل کے بعد پہاڑی علاقہ شروع ہو جاتا تھا۔ لیکن یہ پہاڑیاں بالکل سیدھی اور سپاٹ تھیں۔ اس لیے ان پہاڑیوں میں قدرتی راستے تقریباً" نہ ہونے کے برابر تھے۔

"باس ہم یہاں بیٹھ کر انتظار کرنے کے بجائے خود اس اڈے پر جا کر ان لوگوں کو ختم نہ کر دیں۔ وہ پچھلی رات

کے انتظار میں سوئے ہوئے ہوں گے۔ اس طرح ہم زیادہ یقینی طور پر ان کا خاتمہ کر دیں گے۔" مہاراجہ نے کہا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں اس خفیہ کریک کے بارے میں علم نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہمیں معلوم نہیں کہ ناگ پور میں یہ لوگ کہاں موجود ہیں۔" ٹھاکر نے جواب دیا۔

"باس ہم اس کریک کی بجائے سڑک کے راستے سے بھی تو ناگ پور پہنچ سکتے ہیں۔ صرف بیس کلو میٹر کا سفر ہے اور ان کی رہائش گاہ کے بارے میں رمیش کے آدمی گھوش سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔" مہاراجہ نے کہا۔

"نہیں چیف شاگل یہاں موجود ہیں اور ان کی اجازت کے بغیر ہم سڑک کے راستے نہیں جا سکتے اور انہوں نے خود یہ سارا سیٹ اپ پلان کیا ہے اور تم ان کی عادت جانتے ہو۔ وہ ایک لمحے میں غصے میں آ کر دوسروں کو گولیوں سے اڑا دینے کے عادی ہیں۔" ٹھاکر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"باس آپ کی بات درست ہے۔ لیکن مسئلہ تو صرف ان لوگوں کو الجھانے کا ہے۔ چاہے یہاں الجھیں چاہے ناگ پور میں۔" مہاراجہ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو ٹھاکر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب" ٹھاکر نے کہا۔

"باس اصل مشن یہاں سوبران میں نہیں ہے۔ بلکہ اصل مشن تو پاکیشیا میں ہے۔" مہاراجہ نے کہا تو ٹھاکر حیرت بھرے انداز میں مہاراجہ کو دیکھنے لگا۔

"کیا تم نے کوئی نشہ وغیرہ تو نہیں کیا جو تمہارا دماغ ماؤف ہو گیا ہے۔ یہاں اہم لیبارٹری ہے جس کی حفاظت کے لیے ہم یہاں آئے ہیں۔ اس لیبارٹری میں انتہائی اہم ترین فارمولے پر کام ہو رہا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ اصل مشن یہاں نہیں اصل مشن پاکیشیا میں ہے۔" ٹھاکر نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس جس بات کا مجھے علم ہے اس کا علم نہ آپ کو ہے اور نہ ہی چیف شاگل کو۔" مہاراجہ نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کھل کر مجھے بتاؤ کہ اصل بات کیا ہے۔ ٹھاکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ وعدہ کریں کہ آپ کسی اور کو حتیٰ کہ چیف شاگل کو بھی نہ بتائیں گے۔" مہاراجہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ لیکن سب کچھ بتادو بغیر کچھ چھپائے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"باس یہاں دراصل کوئی مشن نہیں ہے صرف پاکیشیا سیکریٹ سروس کو ٹریپ کیا جارہا ہے۔" مہاراجہ نے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ کھل کر بات کرو۔ تم پھر الجھی ہوئی بات کررہے ہو۔" ٹھاکر نے تیز اور قدرے ناراض لہجے میں کہا۔

"باس میرا چھوٹا بھائی کرم داس ملٹری انٹیلی جنس میں ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ حکومت نے ایک خفیہ ایجنسی بنائی ہے جس کا نام سپیشل ایجنسی رکھا گیا ہے۔ لیکن یہ اس قدر خفیہ ہے کہ سوائے پرائم منسٹر اور اسپیشل ایجنسی میں کام کرنے والوں کے اور کسی کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔ اس کا آفس بھی عام بزنس آفس کی طرح بنایا گیا ہے۔ یہ ایجنسی پرائم منسٹر صاحب نے خود قائم کی ہے۔ میرا چھوٹا بھائی بھی اس میں شامل ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ پاکیشیا کے پہاڑی علاقے جہاں کافرستان کی پہاڑی سرحد ملتی ہے۔ پاکیشیا نے ایک خفیہ میزائلوں کا اڈہ بنایا ہے۔ اس اڈے میں موجود میزائل کافرستان کے تمام بڑے شہروں کو انتہائی آسانی سے تباہ کرسکتے ہیں۔ لیکن اس کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں جنہیں کسی صورت بریک نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ اس کے نئے چیف آف سپیشل ایجنسی نے ایک منفرد پلان بنایا ہے۔ ایکریمیا سے ایسی خصوصی مشینری اور ماہرین منگوائے گئے ہیں جو کافرستان کے پہاڑی علاقے سے خصوصی ساخت کی چھوٹی سی سرنگ کھودیں گے جو پاکیشیا کے میزائلوں کے اس اڈے کے نیچے تک پہنچ جائے گی اور کسی کو اس کا علم تک نہ ہو سکے گا۔ پھر اس سرنگ میں جو بے حد تنگ ہوگی خصوصی شناخت کے میزائل اس اڈے کے نیچے پہنچا کر انہیں کافرستان سے ڈی چارج کر کے فائر کردیا جائے گا۔ اس طرح اس اڈے کے اوپر موجود تمام انتظامات دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اور اڈہ مکمل طور پر تباہ ہوجائے گا اور کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ کام کس کا کام ہے۔ لیکن اس بارے میں خدشات تھے کہ پاکیشیا سیکریٹ سروس اگر پاکیشیا میں موجود ہوئی تو اس کو اس کا علم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ پاکیشیا سیکریٹ سروس کو الجھانے کے لیے وہاں تک خصوصی طور پر یہ اطلاع بھجوائی گئی کہ انتہائی اہم ترین دفاعی آلہ جس سے پاکیشیا کے دفاع کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے سوبران کی لیبارٹری میں تیار کیا جارہا ہے۔ جبکہ یہاں ایسا کوئی آلہ تیار نہیں کیا جارہا ہے۔ بلکہ یہاں پہلے سے موجود لیبارٹری کو بھی شفٹ کردیا گیا ہے اور اب وہاں کچھ بے کار مشینری موجود ہے اور ویسے ہی عام سے لوگ وہاں رکھے گئے ہیں اور اس کی حفاظت سیکریٹ سروس کو دی گئی ہے۔ تاکہ پاکیشیا سیکریٹ سروس یہاں پہنچ کر اس سوبرانی لیبارٹری کے چکر میں الجھ جائے اور یہاں اسے آسانی سے ہلاک کردیا جائے۔ جبکہ اس دوران وہاں مشن پر کام کر کے ایک ہفتے کے اندر پاکیشیا کے میزائلوں کے اڈے کو تباہ کردیا جائے گا۔ میرے بھائی نے جب یہ بات مجھے بتائی تو مجھے اس بات پر یقین نہ آیا۔ لیکن موجودہ سچویشن نے میرے ذہن میں موجود منظر کو واضح کردیا ہے۔" مہاراجہ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ویری سٹرینج مہاراجہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کافرستانی حکام اپنے مشن میں کامیاب رہے ہیں۔ پاکیشیا سیکریٹ سروس یہاں بری طرح الجھ گئی ہے اور پھر یہاں ہلاک بھی ہوجائے گی۔ لیکن اب تمہاری بات سن کر

میرے ذہن میں ایک اور خدشہ ابھر آیا ہے اور وہ یہ کہ یہاں پہنچ کر اگر یہ ایجنٹ ہلاک نہیں ہوتے بلکہ فرض کیا وہ لیبارٹری میں داخل ہو جاتے ہیں تو وہ تو ایک لمحے میں سمجھ جائیں گے کہ ان کے ساتھ ڈرامہ ہوا ہے۔ اس لیے تمہاری یہ بات سننے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ بجائے اس کے وہ یہاں آئیں ہمیں وہاں ان کے سروں پر پہنچ جانا چاہیے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"یس باس میں بھی یہی کہہ رہا تھا۔" مہاراجہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس راستے کو اور اس رہائش گاہ کو کیسے تلاش کیا جائے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"باس نٹور سے پوچھ لیں۔ وہ پہلے ناگ پور میں رہتا تھا۔ پھر وہ وہاں سے یہاں سوبران شفٹ ہو گیا تھا۔ وہ مقامی آدمی ہے اسے یقینا" سب کچھ معلوم ہو گا۔" مہاراجہ نے کہا۔

"اوہ اچھا۔۔۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ سوبران کا رہنے والا ہے۔ میں اسے بلاتا ہوں۔" ٹھاکر نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ٹھاکر کالنگ۔ نٹور جہاں بھی ہو مجھے فوری رپورٹ کرو۔ ٹھاکر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آلے کا بٹن آف کیا اور اسے جیب میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں اپنے عقب میں جھاڑیوں کی سرسراہٹ سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑے۔

"میں نٹور ہوں باس۔" عقب سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آجاؤ ٹھاکر نے کہا اور چند لمحوں بعد ایک گٹھے ہوئے جسم کا آدمی جس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی اور گلے میں دوربین موجود تھی آگے آگیا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں دونوں کو سلام کیا۔

"بیٹھو نٹور" ٹھاکر نے کہا تو نٹور ان کے ساتھ ہی ایک چٹان نما پتھر پر بیٹھ گیا۔

"تم اس علاقے کے رہنے والے ہو۔" ٹھاکر نے پوچھا۔

"یس باس میں پہلے ناگ پور میں رہتا تھا۔ پھر ہم وہاں سے شفٹ ہو کر یہاں سوبران آگئے تھے۔ میرے رشتہ دار اب بھی ناگ پور میں رہتے ہیں۔" نٹور نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تم ناگ پور کے بدمعاش راگو اور اس کے اڈوں کے بارے میں جانتے ہو۔" ٹھاکر نے کہا۔

"یس باس وہ تو ناگ پور کا مشہور آدمی ہے۔ ناگ پور اور سوبران کے رہنے والے اسے بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔" نٹور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب یہ بتاؤ کہ ناگ پور اور سوبران کے درمیان کازما پہاڑی کے درمیان جو کریک ہے کیا تم نے دیکھا ہوا ہے۔" ٹھاکر نے پوچھا۔

"یس باس۔ لیکن یہ بات تقریبا" آٹھ سال پہلے کی ہے۔ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ ناگ پور سے اس کریک کے ذریعے سوبران آیا تھا۔ لیکن کچھ فاصلہ ہمیں انتہائی خطرناک انداز میں بغیر کریک کے چلنا پڑا تھا۔" نٹور نے جواب دیا۔

"لیکن بتایا تو یہ گیا ہے کہ راگو نے خفیہ راستے کو بھی کریک میں تبدیل کرا دیا ہے اور اب ناگ پور سے یہاں براہ راست کریک سے گزرنا پڑتا ہے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا باس۔ راگو منشیات کا بہت بڑا سمگلر اور انتہائی تیز آدمی ہے۔ وہ ایسا کر سکتا ہے۔" نٹور نے کہا۔

"کیا تم ہماری رہنمائی کر سکتے ہو۔ ہمیں اس کریک کے ذریعے ناگ پور اور وہاں اس راگو تک پہنچا سکتے ہو۔" ٹھاکر نے کہا۔

"یس باس انتہائی آسانی سے۔" نٹور نے جواب دیا۔

"او کے مہاراجہ۔ تم یہاں رہو گے۔ میں نٹور کے ساتھ ناگ پور جاؤں گا۔" ٹھاکر نے کہا۔

"آپ دو آدمی ساتھ لے جائیں باس۔" مہاراجہ نے کہا۔

"نہیں جتنے کم لوگ ہوں گے اتنا ہی اچھا ہے۔ ہم وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے اور خاموشی سے واپس آجائیں گے اور پھر میں چیف کو رپورٹ کر دوں گا۔ البتہ تم باقی ساتھیوں سمیت یہاں ہوشیار رہو گے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"باس پھر ہمارے یہاں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم سب وہاں سے چلتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ راگو اور اس کے آدمیوں سے بھی دو دو ہاتھ کرنے پڑ جائیں گے۔" مہاراجہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں شنکر کو یہاں کا انچارج بنا دیتا ہوں پھر تم بھی

"ہمارے ساتھ چلو۔" ٹھاکر نے کہا اور جیب سے وہی پہلے والا آلہ نکالا جس پر اس نے نٹور سے بات کی تھی اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"شنکر کو کال کیا جا رہا ہے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"یس باس شنکر بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد آلے سے ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"شنکر میں مہاراجہ اور نٹور کے ساتھ ناگ پور جا رہا ہوں۔ تاکہ وہاں موجود پاکیشیا سیکریٹ سروس کے ایجنٹوں کا یہاں آنے سے پہلے خاتمہ کر دوں۔ لیکن تم نے اس پوائنٹ کو خالی نہیں چھوڑنا اور چیکنگ جاری رکھنا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کسی اور کریک یا راستے سے یہاں پہنچ جائیں اور ہمارا ان سے ٹکراؤ نہ ہو سکے۔ اس صورت میں تم نے بغیر کسی توقف کے ان پر فائر کھول دینا ہے۔ یہ گروپ دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور ان سب کا خاتمہ ضروری ہے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"یس باس آپ بے فکر رہیں۔ اگر یہ لوگ یہاں آئے تو انہیں موت سے کوئی نہ بچا سکے گا۔" آلے میں شنکر کی آواز سنائی دی۔

"خیال رکھنا۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ انہیں معمولی سی مہلت بھی مل گئی تو یہ سچوئیشن کو اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کر سکتے ہیں۔" ٹھاکر نے کہا۔

"یس باس۔ میں سمجھتا ہوں۔ باس آپ بے فکر ہو جائیں۔" شنکر

نے جواب دیا۔

"جب ہم واپس آئیں گے تو میں تمہیں اسی آلے پر کال کر لوں گا۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم جب واپس آئیں تو تم ہم پر ہی فائر کھول دو۔" ٹھاکر نے کہا۔

"یس باس" شنکر نے جواب دیا۔

"اوکے" ٹھاکر نے کہا اور آلے کو آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"آؤ چلیں" ٹھاکر نے اٹھتے ہوئے کہا تو مہاراجہ اور نٹور بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

کافرستانی پرائم منسٹر اپنے آفس میں موجود سرکاری کاموں میں مصروف تھے کہ میز پر موجود سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منسٹر صاحب نے چونک کر فون کی طرف دیکھا۔ کیونکہ یہ ان کے اور کافرستانی صدر کے درمیان ہاٹ لائن تھی۔ انہوں نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو آفس کے دروازے پر سرخ رنگ کے بلب جل اٹھے اور پرائم منسٹر صاحب نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس سر میں پرائم منسٹر دیو سنگھ بول رہا ہوں۔" پرائم منسٹر نے کہا۔

پرائم منسٹر صاحب پاکیشیا مشن کس سٹیج پر ہے۔ آپ نے کوئی رپورٹ ہی نہیں دی اس بارے میں۔" دوسری طرف سے صدر نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"اوہ سر میں نے سوچا تھا کہ کام ختم ہونے پر ہی آپ کو کامیابی کی رپورٹ دی جائے۔ بہر حال مشن پر کام تیزی سے جاری ہے مشینری اور ماہرین کام کر رہے ہیں۔ ویسے سرحد پار پاکیشیائی فوج کے افسران نے اس

بارے میں پوچھ گچھ کی تھی تو انہیں بتایا گیا کہ یہاں سے مقناطیس کا بہت بڑا ذخیرہ دریافت ہوا ہے۔ اس بارے میں کام ہو رہا ہے۔ پھر وہ فوجی افسران آئے اور انہوں نے موقع پر چیک کیا اور ماہرین سے گفتگو بھی کی اور پھر وہ مطمئن ہو کر واپس چلے گئے۔ اب وہ اپنی چیک پوسٹس پر موجود ہیں۔ جبکہ اصل مشن پر مسلسل کام جاری ہے۔" پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ٹنل کے بارے میں تو انہیں معلوم نہیں ہوا۔" صدر نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ٹی ایس ٹنل انتہائی گہرائی میں بنائی جا رہی ہے اور پھر یہ بالکل اس انداز کی ٹنل ہے جیسے پائپ ہوتا ہے اور یہ کام مشینری وہیں مین سپاٹ پر رہ کر ہی کر رہی ہے۔ اس لیے انہیں اس بارے میں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔" پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"آپ نے خود دورہ کیا ہے وہاں کا۔" صدر نے پوچھا۔

"یس سر مقناطیس کے ذخیرے کی دریافت کا افتتاح میں نے کیا ہے اور اس سلسلے میں اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا پر تفصیل سے بتایا گیا ہے اور پھر ویسے بھی سیٹلائٹ سے مقناطیس کا یہ ذخیرہ تو واقعی دریافت ہوا ہے اور اس بارے میں پاکیشیا کو بھی بخوبی علم ہے۔" پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر بھی وہاں سیکریسی کا مکمل انتظام رکھیں۔ یہ پاکیشیائی جو بظاہر آپ کو مطمئن نظر آ رہے ہیں کسی بھی وقت کوئی حرکت کر سکتے ہیں اور ایک بار ان کے کان میں ٹی ایس ٹنل کی بھنک پڑ گئی تو سارا پلان ہی بکھر کر رہ جائے گا۔ یہ لوگ میزائلوں کے اڈے کو بچانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔" صدر نے کہا۔

"یس سر مجھے احساس ہے سر۔ سپیشل ایجنسی کے افراد وہاں ماہرین اور ٹیکنیشنز کے روپ میں موجود ہیں اور وہ بے حد چوکنا ہیں۔" پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"او کے چیف شاگل کی طرف سے کیا رپورٹ ہے۔" صدر نے پوچھا۔

"انہوں نے مجھے اب تک کوئی رپورٹ ہی نہیں دی اور میں اس لیے ان کے ساتھ رابطہ نہیں کر سکا کیونکہ میں اس مشن کے سلسلے میں مصروف ہوں اور روزانہ کی کارکردگی کی رپورٹ لے رہا ہوں۔" پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ چیف شاگل سے رابطہ کریں اور ان سے تازہ ترین رپورٹ لے کر پھر مجھے بتائیں۔ میں براہ راست انہیں اس لیے کال نہیں کرنا چاہتا کہ یہ پاکیشائی ایجنٹ پریذیڈنٹ ہاؤس کے معاملات کی زیادہ تاک میں رہتے ہیں۔" صدر نے کہا۔

"یس سر میں ابھی ان سے رابطہ کر کے آپ کو رپورٹ دیتا ہوں۔" پرائم منسٹر نے کہا۔

میں آپ کی طرف سے کال کا منتظر رہوں گا۔" صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پرائم منسٹر نے ریسیور رکھا اور سفید رنگ کے فون کا ریسیور اٹھا کر انہوں نے اس کے نیچے لگا ہوا چھوٹا سا بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر" دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سیکرٹ سروس کے چیف شاگل جہاں بھی ہوں ان سے میری بات کراؤ۔ پرائم منسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ریسیور رکھ دیا اور سامنے موجود فائل پر جھک گئے۔ البتہ انہوں نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر کے دروازوں پر چلنے والے سرخ رنگ کے بلب بجھا دیئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" پرائم منسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف شاگل اس وقت سوبران میں ہیں۔ ان سے رابطہ ہو گیا ہے اور وہ لائن پر ہیں جناب۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات۔" پرائم منسٹر نے چونک کر کہا۔

"ہیلو سر میں شاگل بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد شاگل کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"آپ نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی۔ نہ مجھے اور نہ صدر صاحب کو۔" پرائم منسٹر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"سر مشن آخری مراحل میں ہے اور میں مشن کی تکمیل پر تفصیلی رپورٹ دینا چاہتا تھا۔" شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتائیں کیونکہ میں نے صدر صاحب کو تفصیل بتانی ہے وہ آپ کے اس مشن کے سلسلے میں بے حد مضطرب ہیں۔" پرائم منسٹر نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"سر پاکیشیا سیکرٹ سروس دارالحکومت سے فرار ہو کر سوبران سے بیس کلو میٹر پہلے ایک چھوٹے سے شہر ناگ پور پہنچی ہے اور اب ناگ پور سے سوبران ایک خفیہ پہاڑی راستے سے داخل ہونا چاہتی ہے۔ میرے دو سیکشن وہاں ان کی یقینی موت بن کر موجود ہیں۔ میں خود بھی سوبران میں موجود ہوں۔ جیسے ہی یہ لوگ سوبران میں داخل ہوئے موت ان پر جھپٹ پڑے گی اور انہیں ہر صورت میں ہلاک کر دیا جائے گا۔" شاگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بات کنفرم ہے کہ ناگ پور پہنچنے والے پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔" پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"یس سر۔ شاگل نے جواب دیا۔

"کتنی تعداد ہے ان کی۔" پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"سر یہ گروپ دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے۔" شاگل نے جواب دیا۔

"دارالحکومت میں آپ نے انہیں چیک کیوں نہیں کیا۔" پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"انہیں چیک کر لیا گیا تھا جناب لیکن یہ وہاں فوری طور پر فرار ہو کر ناگ پور پہنچ گئے۔ جس پر مجھے فوری طور پر سوبران پہنچنا پڑا۔" شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو یہاں اب آپ ان کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔" پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ تاکہ یہاں پہنچنے پر اچانک ان پر فائرنگ کر کے ان کا یقینی خاتمہ کر دیا جائے۔" شاگل نے جواب دیا۔

"لیکن آپ نے وہاں ناگ پور میں ان کا خاتمہ کیوں نہیں کیا۔" پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب ہم سوبران کو خالی نہیں چھوڑنا چاہتے۔ وہ لوگ حد درجہ شاطر دماغ ہیں۔ یہ ہمارے ناگ پور پہنچتے ہی خود سوبران پہنچ جائیں گے اور پھر لیبارٹری کو تباہ کر کے فرار ہو جائیں گے۔" شاگل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آپ نے درست سوچا ہے۔ بہرحال اس مشن میں ہمیں آپ کی کامیابی کی خبر ملنی چاہیے۔" پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر ایسا ہی ہو گا۔" شاگل نے جواب دیا تو پرائم منسٹر نے ریسیور رکھ دیا اور ایک میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر کے انہوں نے دونوں دروازوں پر سرخ رنگ کے بلب جلائے اور پھر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر انہوں نے اس کے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس" رابطہ قائم ہوتے ہی صدر صاحب کی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر بول رہا ہوں سر۔ شاگل سے میں نے رپورٹ لے لی ہے۔ وہ سوبران میں اپنے دو سیکشنز سمیت موجود ہیں۔ جبکہ اس کے مطابق پاکیشیا سیکریٹ سروس کا گروپ جو دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے

سوبران سے پہلے ایک چھوٹے سے شہر ناگ پور میں موجود ہے اور کسی خفیہ پہاڑی راستے سے سوبران میں داخل ہونا چاہتا ہے اور شاگل صاحب نے وہاں اپنے سیکشنز تعینات کر رکھے ہیں۔ تاکہ انہیں یقینی ہلاک کیا جا سکے۔" پرائم منسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اچھا اس کا مطلب ہے انہیں ہمارے اصل مشن کا علم نہیں ہو سکا۔" صدر نے کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں جناب۔ انہیں اصل مشن کا کیسے علم ہو سکتا ہے۔" پرائم منسٹر نے کہا۔

"یہ شیطان اس بات کے لیے پوری دنیا میں مشہور ہیں کہ جو بات ان سے چھپائی جائے اس کا انہیں کسی نہ کسی ذریعے سے علم ہو ہی جاتا ہے۔" صدر نے کہا۔

"مگر اس بار یہ بات غلط ثابت ہو گی جناب۔" پرائم منسٹر نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں اب تک تو ایسا نہیں ہوا اور اگر مشن کی تکمیل تک ایسا نہ ہوا تو یہ کافرستان کی خوش قسمتی ہو گا۔" صدر نے کہا۔

"یس سر آپ بے فکر رہیں۔ اس بار چونکہ تمام کنٹرول میرے ہاتھ میں ہے۔ اس لیے اس بار یہ لوگ ہلاک بھی ہوں گے اور ہمارا مشن بھی یقینی طور پر مکمل ہو گا۔" پرائم منسٹر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔۔۔ وش یو گڈ لک۔" صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پرائم منسٹر نے مسکراتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ پھر انہوں نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر کے دروازوں پر جلتے ہوئے سرخ رنگ کے بلب بجھا دیئے۔ کیونکہ جب تک یہ بلب جلتے رہتے۔ دروازے کسی صورت بھی نہ کھل سکتے تھے۔ پھر وہ اطمینان بھرے انداز میں دوبارہ سامنے موجود فائل پر جھک گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک جیپ میں سوار سوبران کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہ جیپ انہوں نے ناگ پور کے ایک احاطے سے حاصل کی تھی۔ اس احاطے میں دو آدمی موجود تھے جنہیں کیپٹن شکیل اور تنویر نے

ہلاک کر دیا تھا۔ پہلے ان کا ارادہ دونوں جیپیں حاصل کرنے کا تھا۔ لیکن جب جیپوں کو چیک کیا گیا تو ایک جیپ درست حالت میں تھی اور اس کا فیول ٹینک بھی آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔ جبکہ دوسری جیپ خراب تھی اور لگتا تھا کہ اسے اس پہلی جیپ کے ساتھ ٹوچین کر کے یہاں لایا گیا تھا۔ اس لیے وہ صرف ایک جیپ ہی لے آئے تھے۔ راگو کے اس احاطے میں راگو کے آدمی کو جسے پہلے بے ہوش کر کے باندھ دیا تھا ہلاک کر دیا گیا تھا۔ عمران کی ہدایت پر اس کی لاش اور رمیش کے آدمی گھوش کی لاش بھی وہ جیپ میں ڈال کر ساتھ لے آئے تھے۔ اور ناگ پور سے باہر آکر انہوں نے دو مختلف جگہوں پر جھاڑیوں کے جھنڈ میں ان لاشوں کو پھینک دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں سوبران میں چیک بھی تو کیا جا سکتا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب ایسا نہیں ہو گا۔ کیونکہ ان تک یہ بات پہنچ چکی ہے کہ ہم راگو کی مدد سے پچھلی رات کازما پہاڑی کے کریک کے ذریعے سوبران پہنچ رہے ہیں اور اس لیے انہوں نے وہاں جنگل اور انڈسٹریل ایریئے میں پکٹنگ کر رکھی ہو گی۔ چونکہ اب وہ پوری طرح مطمئن ہو چکے ہیں کہ ہم لوگ ناگ پور میں ہیں اور پچھلی رات ہی یہاں پہنچیں گے اس لیے انہوں نے نگرانی کا سلسلہ ختم کر دیا ہو گا اور اب ان کی پوری توجہ اس کریک کی طرف ہو گی۔" عمران نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب کیا آپ کو ان کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہے۔" صالحہ نے پوچھا۔

"نہیں میں نے گھوش سے معلوم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے بتایا کہ جب رمیش اپنے سیکشن کے ساتھ جیپوں پر سوبران آیا تو اس نے ناگ پور میں ہی اسے ڈراپ کر دیا تھا۔ تب سے اب تک اس کا رابطہ صرف ٹرانسمیٹر پر ہی ہوتا ہے۔ وہ اب تک سوبران کبھی نہیں گیا۔" عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب تمہاری پلاننگ کیا ہے۔ کیا پہلے رمیش کا ہیڈ کوارٹر تلاش کیا جائے گا۔" جولیا نے پوچھا۔

"کیا ضرورت ہے اسے تلاش کرنے کی۔ ہمیں انڈسٹریل ایریا پہنچ جانا چاہیے۔ جو بھی ہو گا وہاں سامنے آ جائے گا۔" عمران کے جواب دینے سے پہلے ہی تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"وہاں وہ لوگ ایک جگہ اکھٹے نہیں ہوں گے۔ بلکہ پورے انڈسٹریل ایریئے اور اس کی طرف جانے والے تمام راستوں پر موجود ہوں گے۔ اس لیے براہ راست وہاں جانا خود کشی کے مترادف ہے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔" صفدر نے پوچھا۔

"تم بتاؤ مجھے کیا سوچنا چاہیے۔" عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ گھوش کی آواز میں اس رمیش سے بات کریں اور اس سے اس انداز کی کوئی بات کریں کہ وہ خود ہی اپنے ہیڈ کوارٹر کی نشاندہی کر دے یا کوئی ایسا اشارہ دے دے جس سے اس تک پہنچا جا سکے۔" صفدر نے جواب دیا۔

"وہ احمق نہیں ہے۔ سیکریٹ سروس کا انچارج ہے۔" عمران نے جواب دیتے ہویے کہا۔

"سیکشن کا انچارج ہے ناں ٹیم لیڈر تو نہیں ہے۔" صفدر نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب ہنس پڑے۔

"سیکریٹ سروس کا چیف شاگل بھی یقیناً" سوبران میں موجود ہو گا۔" عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ ہاں اس کے بارے میں تو کسی نے سوچا ہی نہیں۔" صفدر نے چونک کر کہا۔

"سوچ کر کرنا بھی کیا ہے۔ وہ کبھی سامنے نہیں آتا۔ اس لیے کسی عمارت میں بیٹھ کر فون پر رپورٹ کا انتظار کر رہا ہو گا۔" جولیا نے کہا۔

"وہ اگر ہاتھ لگ جائے تو زیادہ آسان ہو جائے گا۔ اس کی آواز میں عمران صاحب اس کے دونوں سیکشنز کو کال کر کے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں اور پھر یہ مشن اطمینان سے مکمل کیا جا سکتا ہے۔" صالحہ نے کہا۔

"اس بارے میں رمیش ہی بتا سکتا ہے۔ ورنہ اب ہم سوبران میں ڈھنڈورا تو پیٹنے سے رہے۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ رمیش سے زیادہ آسانی سے شاگل کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔" اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو ایک بار پھر سب چونک پڑے۔

"وہ کیسے" صفدر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ لازماً" اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر یہاں آیا ہو گا اور یہاں ہیلی کاپٹر کی آمد کے بارے میں سب کو معلوم ہو گا۔ اس لیے کسی سے بھی پوچھا جا سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر کہاں اترا ہے۔" کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں، ویری گڈ شکیل" صفدر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔"

"لیکن دیکھ لینا عمران نے اسے کور نہیں کرنا بلکہ نظر انداز کر دینا ہے۔" تنویر نے کہا۔

"وہ کیوں" صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"اس لیے کہ اس کی اس سے دوستی ہے۔ یہ اسے ہلاک نہیں کرنا چاہتا۔" تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو اس بار عمران اس کی بات کرنے کے انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب کیا کروں بڑے لوگوں سے دوستی تو بہر حال رکھنی ہی پڑتی ہے۔" عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد دور سے سوبران بس ٹرمینل کی روشنیاں نظر آنا شروع ہو گئیں تو عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر اس نے تھوڑا آگے بڑھتے ہی جیپ کو موڑا اور اسے بس ٹرمینل کی بجائے

اس سے پہلے ہی جھاڑیوں بھرے ایک میدان میں لے گیا۔ جیپ ناہموار جگہ ہونے کی وجہ سے مسلسل اچھل رہی تھی لیکن چونکہ کنڑول عمران کے ہاتھوں میں تھااس لیے جیپ باوجود اس قدر اچھلنے کے تیزی سے آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ عمران نے اس کی ہیڈ لائٹس بھی بند کر دیں تھیں۔ اس لیے جیپ اندھیرے کا جزو بنی آگے بڑھتی چلی جارہی تھی۔ سب لوگ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے کسی کی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ عمران اس انداز میں کیوں جیپ لے جارہا ہے۔ جبکہ اب مین سڑک سے بھی جانے میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔

کچھ دیر بعد

جیپ ایک پختہ راستے پر چڑھی اوراس کے ساتھ ہی عمران نے اس کا رخ بائیں طرف موڑااور پھر اسے آگے بڑھائے لے گیا۔ تھوڑا آگے جاتے ہی ایک خالی احاطہ نظر آیا جس کا پھاٹک غائب تھا۔ عمران نے جیپ کو اس احاطے میں موڑااور پھر اسے ایک سائیڈ پر لے جا کر روک دیا۔

"میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ شاگل نے ہر طرف پکٹنگ کرا رکھی ہو۔" عمران نے کسی کے بولنے سے پہلے کہا تو سب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے جیپ کی اندرونی لائٹ جلائی اور پھر جیپ سے وہ ٹرانسمیٹر نکال کر جو اس نے گھوش سے حاصل کیا تھا۔ اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اوراس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو گھوش کالنگ اوور" عمران نے گھوش کے لہجے میں کہا۔

"یس رمیش اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور" چند لمحوں بعد رمیش کی آواز سنائی دی۔

باس وہ اسی راستے سے آئیں گے۔ اوور" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم ان کے استقبال کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ اوور" رمیش نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

باس جب وہ یہاں سے روانہ ہوں گے تو میں آپ کو اطلاع دوں گا۔ اوور" عمران نے کہا

"احتیاط کرنا۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ان کے ہاتھ لگ جاؤ۔ اوور" رمیش نے کہا۔

میں ان سے کافی فاصلے پر ہوں باس اورانہیں کسی قسم کا شک تک نہیں ہے۔ اوور" عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"اب تم لوگ باہر نگرانی کرو میں اس فریکونسی کو چیک کرلوں۔" عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اسے کھولتے ہوئے کہااوراس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے جیپ سے نیچے اتر گئے۔

"آپ کو فریکونسی تو پہلے سے معلوم تھی۔ پھر آپ نے خصوصی طور پر اسے کال کیوں کی ہے۔" صالحہ نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا۔

"میں کنفرم کرنا چاہتا تھا کہ اب تک وہاں کوئی اطلاع تو نہیں پہنچی۔" عمران نے جواب دیا۔

"اطلاع دینے والا تو ہلاک ہو چکا ہے۔ میرا مطلب ہے گھوش۔ پھر اطلاع کیسے پہنچ سکتی تھی۔" صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اطلاع پہنچنے کے کئی ذریعے ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ رمیش نے راگو کے کسی آدمی سے بات کی ہو۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔" عمران نے جواب دیا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے جیپ سے بال پوائنٹ نکالا اور پھر نقشے پر نشانات لگانے شروع کر دیئے۔ وہ کافرستانی دارالحکومت سے خصوصی طور پر اس علاقے کا ایسا تفصیلی نقشہ لے کر آیا تھا جس کے ذریعے آسانی سے لوکیشن چیک کی جا سکتی تھی۔ کافی دیر تک نقشے کی مختلف جگہوں اور سمتوں پر نشان لگانے کے بعد اس نے ان نشانات کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانا شروع کر دیا۔ پھر ایک جگہ جہاں تمام نشان مل رہے تھے اس نے بال پوائنٹ سے دائرہ ڈالا اور پھر غور سے اس جگہ کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"جے رام ماتا ہاؤس روڈ" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے بال پوائنٹ بند کر کے اسے جیب میں ڈالا اور نقشہ تہہ کر اس نے اسے بھی کوٹ کی اندرونی جیب میں منتقل کر دیا۔ پھر جیپ کی اندرونی لائٹ آف کر کے وہ جیپ سے نیچے اتر آیا۔

"کچھ معلوم ہوا عمران صاحب" قریب ہی موجود صفدر نے پوچھا۔

"ہاں جے رام ماتا ہاؤس روڈ پر رمیش موجود ہے۔" عمران نے کہا۔

"تو پھر سب اکھٹے چلیں یا پہلے ہم جا کر اسے چیک کر آئیں۔ صفدر نے کہا۔

"سب کا اکٹھا جانا مشکوک ہو سکتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ کیپٹن شکیل کو ساتھ لو اور بے ہوش کر دینے وال گیس پسٹل بھی لے لو اور مطلوبہ ایڈریس تلاش کر کے اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر کے اندر جا کر چیکنگ کر و اور پھر وہاں سے مجھے زیرو میٹر فائیو ٹرانسمیٹر پر کال کر کے راستہ بھی بتا دینا اور دوسری تفصیلات بھی۔" عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ عمران بیرونی طرف مڑ گیا۔ اس نے سب کو یہ پلاننگ بتائی اور خود بھی ایک پلر کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل علیحدہ علیحدہ ہو کر اس احاطے سے باہر نکلے اور دور ٹرمینل کی نظر آنے والی روشنیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

شاگل سوبران میں اپنے لیے ریزرو عمارت کے ایک کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بے چینی کے تاثرات تھے۔

"ساری رات کیسے ہو سکتا ہے۔ ہمیں وہاں ریڈ کرنا چاہیے۔" شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے تیزی سے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"شاگل کالنگ۔ اوور" شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ رمیش اٹنڈ نگ یو سر۔ اوور" چند لمحوں بعد رمیش کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سنو میں چاہتا ہوں کہ ناگ پور جا کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں پر ریڈ کر دیا جائے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھ دو آدمی لے کر میرے پاس آ جاؤ۔ فورا"۔ اوور اینڈ آل" شاگل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہونہہ ہمیں ساری رات بیٹھ کر ان کی آمد کا انتظار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب رمیش کے آدمی کو معلوم ہے کہ یہ لوگ ناگ پور میں کہاں موجود ہیں۔ ہمیں اس عمارت کو ہی میزائلوں سے اڑا دینا چاہیے۔" شاگل نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور رمیش اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا۔

"آدمی لے آئے ہو۔" شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اسے بیٹھنے کا اشارہ کر دیا۔

"یس سر باہر موجود ہیں سر۔" رمیش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

تم اپنے دونوں آدمیوں کو یہاں ٹھہراؤ اور میرے ساتھ ہیلی کاپٹر پر ناگ پور چلو۔ میں ان لوگوں کا وہیں خاتمہ کر دینا چاہتا ہوں۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ جیسے آپ حکم دیں سر۔" رمیش نے جواب دیا۔

"وہاں ناگ پور میں تمہارے کتنے آدمی ہیں۔" شاگل نے پوچھا۔

"ایک ہی آدمی ہے سر۔ گھوش اور وہ وہاں ان کی نگرانی کر رہا ہے۔" رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے وہ ہماری وہاں رہنمائی کر سکے گا۔ میرے ہیلی کاپٹر میں میزائل گن موجود ہے۔ اس سے ہم رہائش

گاہ کو ہی اڑا دیں گے۔ "شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی رمیش بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"یس سر۔ لیکن سر۔ "رمیش نے اٹھتے ہوئے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن کیا" شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر ہیلی کاپٹر کی آوازرات کے وقت دور سے ہی سنائی دے جائے گی اور یہ لوگ انتہائی چوکنا اور ہشیار ہو جائیں گے۔ "رمیش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں تمہاری بات درست ہے۔ ویسے بھی وہ چھوٹا سا قصبہ نما شہر ہے۔ پھر کیا کیا جائے۔ "شاگل نے پوچھا۔

"سر جیسے آپ حکم دیں۔ "رمیش نے جواب دیا۔ وہ چونکہ شاگل کا مزاج آشنا تھا اس لیے اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے خود کوئی تجویز دی تو شاگل الٹا اس پر ہی چڑھ دوڑے گا۔

"جیپوں پر چلتے ہیں۔ "شاگل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"جناب آپ کو خود تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ حکم کر دیں میرے آدمی وہاں جا کر آپ کے حکم کی تعمیل کر سکتے ہیں۔ "رمیش نے کہا۔

"لیکن تمہارے آدمی تو وہاں انڈسٹریل ایریئے میں کام کر رہے ہیں۔ "شاگل نے کہا۔ وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا اور اس کے بیٹھنے کے بعد رمیش بھی دوبارہ مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ سر میرا پورا سیکشن یہاں موجود ہے۔ انڈسٹریل ایریے میں آٹھ آدمی ہیں۔ جبکہ چار آدمی یہاں سب ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں۔ میں انہیں ساتھ لے کر وہاں جا سکتا ہوں۔ ویسے سر میرے آدمی گھوش کو کنفرم ہے کہ وہ لوگ پچھلی رات لازما" کازما پہاڑی کے کریک سے گزر کر یہاں سوبران پہنچیں جائیں گے۔ "رمیش نے کہا۔

"میں خوامخواہ پریشان ہو رہا ہوں۔ ٹھیک ہے وہ خود یہاں آئیں گے اور مارے جائیں گے۔ اوکے جاؤ تم اور اپنے

آدمیوں کو بھی لے جاؤ۔ "شاگل نے اچانک ارادہ بدلتے ہوئے کہا۔

"یہاں آپ کے پاس صرف دو آدمی ہیں۔ جناب ان دونوں کو بھی میں یہیں چھوڑ جاتا ہوں۔ "رمیش نے کہا۔

"میں واپس دارالحکومت جا رہا ہوں۔ صبح آ جاؤں گا۔ اب میرا یہاں کوئی کام نہیں ہے اور اس ماحول میں مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔ "شاگل نے کہا۔

"یس سر "رمیش نے جواب دیا۔

"اوکے۔ یہ ہیلی کاپٹر پائلٹ کو کہہ دو کہ وہ تیار رہے اور تم نے بھی خیال رکھنا ہے۔ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں۔ "شاگل نے کہا۔

"یس سر ہم پوری طرح الرٹ ہیں سر "رمیش نے جواب دیا اور اٹھ کر مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔

"میں خوامخواہ پریشان ہو رہا ہوں۔ ٹھاکر بھی وہاں اپنے سیکشن سمیت موجود ہے اور رمیش کے آدمی بھی وہاں موجود ہیں۔ یہ لوگ اب جنات تو نہیں ہیں کہ ہوا میں اڑ جائیں گے۔ "شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور بلندی پر جا کر تیزی سے دارالحکومت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹھاکر، مہاراجہ اور نٹور کے ساتھ پہاڑیوں میں آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور پھر ایک جگہ پہنچ کر نٹور بے اختیار اچھل پڑا تو وہ دونوں بھی چونک پڑے۔

"کیا ہوا ہے۔ "ٹھاکر نے چونک کر پوچھا۔

"باس حیرت ہے۔ یہاں تو باقاعدہ جیپوں بلکہ ٹرک کا راستہ بنایا گیا ہے۔ پہلے تو یہ راستہ نہیں تھا۔ "نٹور نے کہا۔ وہ گہرائی میں دیکھ رہا تھا۔

"کہاں ہے راستہ۔" ٹھاکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آیئے میرے ساتھ۔ یہ دیکھیں یہاں جیپوں کے ٹائروں کے باقاعدہ نشان موجود ہیں۔ ان لوگوں نے ایسا کام کیا ہوا ہے کہ گہرائی کی وجہ سے کسی کی نظروں میں بھی نہ آئیں اور جیپیں بھی آسانی سے اتر سکتی ہیں اور چڑھ بھی سکتی ہیں۔" نٹور نے کہا اور ٹھاکر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے گہرائی میں پہنچے تو ٹھاکر اور مہاراجہ کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ یہاں ایک سرنگ نما راستہ تھا اور یہ اس قدر کھلا اور ہموار تھا کہ واقعی اس میں سے ٹرک بھی گزر سکتا تھا۔

"کمال ہے۔ یہ سمگلر کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ یہ راستہ باقاعدہ بنایا گیا ہے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"باس اگر جیپ وہاں تک جاسکتی ہے تو پھر ہمیں جیپ پر ہی جانا چاہیے۔ ورنہ بیس کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتے کرتے ہمیں چار پانچ گھنٹے لگ جائیں گے۔ مہاراجہ نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ جاؤ تم جیپ لے آؤ۔ ہم یہاں ٹھہرتے ہیں۔ ٹھاکر نے کہا اور نٹور نے اثبات میں سر ہلادیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"جن لوگوں نے یہ مصنوعی سرنگ ان پہاڑیوں میں بنائی ہے وہ اس کی حفاظت کا بھی یقینا'' انتظام کرتے ہوں گے۔" مہاراجہ نے کہا۔

"لیکن یہاں تو کوئی آدمی نظر نہیں آرہا۔ بہر حال اگر ہوں گے تو دیکھا جائے گا۔" ٹھاکر نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں اپنے عقب میں جیپ کی آواز سنائی دی۔ کچھ دیر بعد جیپ اوپر چڑھتی نظر آئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کا رخ نیچے کی طرف ہوا اور ٹھاکر اور مہاراجہ دونوں اچھل کر ایک طرف ہوگئے۔ کیونکہ جیپ کے اترنے کے انداز ایسا تھا جیسے وہ ابھی الٹ کر نیچے ان پر آگرے گی لیکن ایسا

نہیں ہوا اور جیپ درست انداز میں نیچے پہنچ گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر نٹور موجود تھا۔ ٹھاکر اچھل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جبکہ مہاراجہ عقبی سیٹ پر سوار ہوگیا تو نٹور نے جیپ آگے بڑھادی۔ ٹھاکر نے جیپ سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ جیپ کی ہیڈلائٹ کی تیز روشنی میں جیپ تیزی سے اس انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی سرنگ میں چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھی اور پھر اچانک جیپ ایک پہاڑی کریک میں داخل ہو گئی۔ یہ ایک قدرتی کریک تھا۔

"یہ واقعی قدرتی کریک ہے۔" ٹھاکر نے کہا اور نٹور نے اثبات میں سر ہلادیا۔ یہ قدرتی کریک سرنگ سے قدرے تنگ تھا اور اس کا فرش بھی ہموار نہ تھا۔ اس لیے جیپ آدھ گھنٹے بعد وہ دوسرے سرے پر پہنچ گئی۔ یہاں بھی وہی صورتحال تھی۔ جیسی سوبران کی طرف سرنگ کے آغاز پر تھی۔ وہاں جیپ کو نیچے اترنا پڑا تھا۔ جبکہ کہاں جیپ کو اوپر چڑھنا پڑا۔ یہ ایک کھلا میدان تھا جہاں درختوں کا جھنڈ تھا اور اس کے بعد عمارتوں کا سلسلہ نظر آرہا تھا۔

"اس پورے راستے پر کوئی محافظ یا انسان نظر نہیں آیا۔" ٹھاکر نے کہا۔

"یہ راستہ صرف اسمگلر اور راگو کے آدمی ہی استعمال کرتے ہیں۔ دوسرا تو ادھر کوئی آتا ہی نہیں۔ نٹور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب ہم اس احاطے کو کیسے تلاش کریں گے۔ جہاں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں۔" ٹھاکر نے کہا۔

"باس ہمیں اس راگو کو ٹریس کرنا پڑے گا۔ اس سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔" عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے مہاراجہ نے کہا۔ "ہاں ٹھیک ہے۔ معلوم کرو نٹور کہ راگو کہاں ملے گا۔" ٹھاکر نے کہا۔

"اس کا یہاں مشہور کلب ہے باس۔ راگو کلب کے نام سے۔ میں نے دیکھا ہوا ہے۔" نٹور نے کہا تو ٹھاکر نے

سر ہلا دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے جا کر اس نے جیپ روک دی۔ سامنے جہازی سائز کا بورڈ نصب تھا۔ جس پر راگو کلب لکھا ہوا تھا۔ کلب میں آنے جانے والے سب افراد زیر زمین دنیا کے افراد تھے۔

"باس راگو عام لوگوں سے نہیں ملتا۔ اس لیے ہمیں اپنا تعارف کرانا ہو گا۔" نٹور نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تعارف کرا دیں گے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"لیکن باس وہ پاکیشیا سیکریٹ سروس سے بھاری رقم وصول کر چکا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں کوئی اشارہ کر دے اور وہ لوگ غائب ہو جائیں۔" مہاراجہ نے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔" ٹھاکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس راگو کافرستانی سیکریٹ سروس کے بیجز دیکھنے کے بعد یقینا’’ ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرے گا۔ کیونکہ اسے معلوم ہے کہ حکومت چاہے تو اس کلب کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتی ہے اور اس کی باقی ساری زندگی جیل میں گزر سکتی ہے۔ جبکہ اگر اسے یہ یقین دلا دیا جائے کہ حکومت اس کی سمگلنگ کو نظر انداز کر دے گی تو وہ شاید خود ہمارے ساتھ جا کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دے۔" نٹور نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ۔ جیسے حالات ہوں گے ویسا کر لیں گے۔" ٹھاکر نے یکلخت کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور وہ تینوں کلب میں داخل ہو گئے۔ ہال میں منشیات کا دھواں پھیلا ہوا تھا۔ چار غنڈے ہاتھوں میں مشین گن اٹھائے ہال کے چاروں کونوں میں موجود تھے۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا۔ جہاں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی کرسی پر اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے یہ تخت شاہی ہو اور وہ کسی ملک کا بادشاہ ہو۔ جبکہ دو آدمی ویٹروں کی

سروس دینے میں مصروف تھے۔ ٹھاکر نے ایک نظر ہال کو دیکھا اور پھر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر بیٹھا ہوا آدمی انہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"ہمارا تعلق سیکریٹ سروس سے ہے۔" ٹھاکر نے جیب سے سرکاری بیج نکال کر اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ یس سر۔ حکم سر" اس آدمی نے یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم نے راگو سے ملاقات کرنی ہے ابھی اور اسی وقت" ٹھاکر نے بیج اٹھا کر اسے واپس جیب میں ڈالتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا تو کاؤنٹر مین نے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے فون کا ریسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے وشنو بول رہا ہوں باس۔ سیکرٹ سروس کے تین افراد یہاں آئے ہیں اور آپ سے فوری ملاقات چاہتے ہیں۔" وشنو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس میں نے بیج دیکھا ہے باس" وشنو نے دوسری طرف کی بات سن کر کہا۔

"اچھا باس" وشنو نے چند لمحے کی خاموشی کے بعد کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک غنڈے کو اشارے سے قریب بلایا۔

"صاحبان کو باس کے آفس تک پہنچا دو۔" وشنو نے کہا۔

"اچھا جناب۔ آیئے صاحب" اس آدمی نے کہا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔ ٹھاکر اپنے ساتھیوں سمیت اس کے پیچھے چل پڑا۔ پھر ایک راہدری میں بند دروازے کے سامنے پہنچ کر وہ آدمی رک گیا۔ اس نے دروازے کو کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

"باس اندر موجود ہیں صاحب" اس آدمی نے کہا اور ٹھاکر سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں میز کے پیچھے ایک گینڈے نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے جینز کی تنگ پینٹ اور براؤن کلر کی لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کا بڑا سا چہرہ اور آنکھوں میں موجود چمک بتا رہی تھی کہ وہ خاصا شاطر اور دولت کا پجاری ہے۔

"میرا نام راگو ہے۔" اس آدمی نے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ٹھاکر ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں مہاراجہ اور نٹور۔ ہمارا تعلق کافرستان سیکرٹ سروس سے ہے۔" ٹھاکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سرکاری بیج نکال کر راگو کے سامنے رکھ دیا تو راگو کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ حکم فرمائیں۔ ہم تو حکومت کے خادم ہیں جناب۔ پہلے آپ بتائیں آپ کیا پینا پسند کریں گے۔" راگو کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ہم ڈیوٹی پر ہیں۔ اس لیے اس بات کو چھوڑو اور ویسے بھی ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ یہ بات بھی سن لو کہ ہمیں معلوم ہے کہ تم نے منشیات کی سمگلنگ کے لیے کازما پہاڑی کے کریک کے اس انداز میں تیار کروایا ہے کہ اب ناگ پور سے سوبران تک کے کریک کے علاوہ تمہاری بنائی ہوئی سرنگ بھی موجود ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ ہم سوبران سے اسی سرنگ اور کریک کے ذریعے یہاں تک پہنچے ہیں۔" ٹھاکر نے کہا تو راگو کا چہرہ یکلخت دیکھنے والا ہو گیا۔

"لیکن حکومت تمہاری اس سمگلنگ کو نظر انداز کر سکتی ہے۔

کیونکہ یہ معمولی سا جرم ہے لیکن ایک اور جرم تم نے ایسا کیا ہے جو ناقابل معافی ہے۔" ٹھاکر نے دوبارہ بولتے ہوئے کہا تو راگو بے اختیار اچھل پڑا۔

"مم، میں نے جرم کیا ہے۔ نہیں جناب یہ چھوٹی موٹی سمگلنگ تو میں کر لیتا ہوں لیکن" راگو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے ملک و قوم سے غداری کرنے کی کوشش کی ہے اور اتنا تو تمہیں معلوم ہی ہو گا کہ غداری ناقابل معافی جرم ہے اور اس کی سزا فوری اور یقینی موت ہے۔" ٹھاکر کا لہجہ مزید سخت ہو گیا تو راگو کے چہرے پر پسینہ بہنے لگا۔

"غداری۔ اوہ جناب میں تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا جناب۔ آپ کو کسی نے غلط بیانی کی ہے جناب" راگو نے انتہائی شکستہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کافرستان کے دشمن ایجنٹوں کو پناہ دی ہے اور تم نے انہیں پچھلی رات اس کریک اور سرنگ کے ذریعے سوبران پہنچانے کے لیے باقاعدہ سودا کیا ہے۔ تاکہ وہ وہاں کافرستان کی انتہائی اہم لیبارٹری تباہ کر سکیں اور ہمارے پاس تمہارے خلاف ٹھوس ثبوت ہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ تم حکومت کے ساتھ تعاون کرو۔ ورنہ دوسری صورت میں نہ تم رہو گے اور نہ تمہارا یہ کلب۔ بولو۔" ٹھاکر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"وہ، وہ لوگ تو مقامی ہیں جناب۔ انہوں نے مجھے کہا کہ ان کا تعلق دارالحکومت کے ایک گروپ سے ہے اور ان کے دشمن سوبران میں اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہ ان سے چھپ کر اس طرح سوبران جانا چاہتے ہیں کہ ان کے دشمنوں کو علم نہ ہو سکے۔ اس لیے میں نے اس کریک کے ذریعے انہیں سوبران پہنچانے کی حامی بھر لی تھی جناب" راگو نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"وہ مقامی نہیں ہیں۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور سوبران میں موجود کافرستان کی انتہائی اہم اور قیمتی لیبارٹری تباہ کرنا چاہتے ہیں۔" ٹھاکر نے کہا۔

"اوہ جناب اگر ایسا ہے تو جناب اب ایسا نہیں ہو گا۔ میں ان سب کو ہلاک کر دیتا ہوں جناب۔ میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں جناب کہ اپنے ملک سے غداری کروں۔" راگو نے کہا۔

"کہاں ہیں وہ لوگ ہمیں وہاں لے چلو۔ وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔" ٹھاکر نے کہا۔

"وہ یہاں سے کچھ فاصلے پر میرے ایک اڈے پر موجود ہیں جناب۔ وہاں میرا خاص آدمی راٹھور بھی موجود ہے جناب" راگو نے کہا۔

"چلو ہمارے ساتھ اور دکھاؤ ہمیں کہاں ہیں وہ" ٹھاکر نے کہا تو راگو اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ ایک خفیہ راستے سے گزر کر کلب کی عقبی طرف موجود گلی سے باہر آ گئے۔ راگو نے اپنے ساتھ اپنے دو آدمی بھی لے لیے تھے۔ وہ مختلف گلیوں سے ہوتے ہوئے ایک احاطے نما عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔

"اس عمارت میں ہیں وہ لوگ جناب" راگو نے کہا۔

"مہاراجہ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو۔ جلدی اور نٹور تم عقبی طرف جاؤ اور کوئی باہر نکلنے کی کوشش کرے تو بھون ڈالنا۔ میں ادھر سے خیال رکھوں گا۔" ٹھاکر نے تیز لہجے میں اپنے ساتھیوں کو ہدایت دیتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس کی ہدایت پر عمل ہونا شروع ہو گیا۔ مہاراجہ نے مخصوص گیس پسٹل سے عمارت کے اندر یکے بعد دیگرے چار کیپسول فائر کر دیئے اور پھر وہ ٹھاکر کے پاس آ گیا۔

"باس یا تو یہ لوگ سوئے ہوئے ہیں یا عمارت خالی ہے۔" مہاراجہ نے کہا تو ٹھاکر بے اختیار اچھل پڑا۔

"نہیں جناب عمارت کیسے خالی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے پچھلی رات میرے ساتھ جانا ہے۔" راگو نے کہا۔

"اندر کود کر پھاٹک کھولو۔" ٹھاکر نے مہاراجہ سے کہا۔

"میرا آدمی کھول دیتا ہے جناب" راگو نے کہا۔

"نہیں تم رہنے دو۔ مہاراجہ تم جاؤ" ٹھاکر نے کہا تو مہاراجہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر پھاٹک کھلا اور مہاراجہ باہر آ گیا تو ٹھاکر تیزی سے آگے بڑھا۔ راگو اور اس کے دونوں آدمی بھی اس کے پیچھے تھے۔ مہاراجہ بھی ان کے ساتھ اندر آ گیا تھا۔ لیکن عمارت خالی پڑی تھی۔

"یہ، یہ کیا مطلب۔ یہ لوگ کہاں گئے۔ وہ میرا آدمی راٹھور وہ بھی موجود نہیں ہے۔" راگو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سچ بتاؤ کہاں ہیں وہ۔ تم ہم سے دھوکہ کر رہے ہو۔" ٹھاکر نے کہا۔

"وہ یہیں تھے جناب۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔" راگو نے ہکلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کا چہرہ واقعی دھواں دھواں سا ہو رہا تھا۔

"باس یہاں دو آمیوں کو ہلاک کیا گیا ہے۔ اندر خون کے نشانات موجود ہیں۔" اچانک مہاراجہ نے کہا۔

"کہاں ہیں نشانات دکھاؤ اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے بھی یقین آ گیا کہ یہاں واقعی دو آدمیوں کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔

"باس یہاں سے یہ لوگ کرسوگا جیپ میں گئے ہیں۔" اچانک نٹور نے واپس آ کر کہا۔

"کرسوگا جیپ وہ تو۔ وہ تو ہماری جیپ ہے اور یہاں ایک ہی کرسوگا جیپ ہے۔" راگو نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ یہاں موجود تھی۔" ٹھاکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہاں سے قریب ہی ایک دوسرے احاطے میں تھی۔ میرے پاس ایک ٹرم پار اور ایک کرسوگا جیپ ہے۔ ٹرم پار جیپ خراب ہو گئی تھی تو کرسوگا جیپ کے ذریعے اسے کھینچ کر یہاں لایا گیا تھا۔ صبح اسے ٹھیک کرانا ہے۔" راگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہیں وہ جیپیں چلو ہمارے ساتھ اور دکھاؤ" ٹھاکر نے کہا اور پھر وہ سب اس عمارت سے نکل کر مختلف گلیوں سے گزر کر ایک اور احاطے میں پہنچ گئے۔ پھاٹک اندر سے بند نہ تھا اور اندر خاموشی طاری تھی۔ وہ اندر

داخل ہو گئے تو وہاں ایک ٹرم پار جیپ موجود تھی۔ جبکہ کرسوگا جیپ موجود نہ تھی اور یہاں ایسے نشانات موجود تھے جن سے پتہ چلتا تھا کہ یہاں سے کرسوگا جیپ لے جائی گئی ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ کرسوگا جیپ میں سوار ہو کر گئے ہیں لیکن کہاں" ٹھاکر نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے اس سوال کا جواب کسی کے پاس نہ تھا۔

"ہمیں واپس جانا ہو گا۔ آؤ" ٹھاکر نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا واپس کلب کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں ان کی جیپ موجود تھی۔

"باس ہم کریک کی بجائے سڑک کے راستے سوبران جائیں۔" اس بار نٹور نے کہا۔

"ہاں اس طرح ہم کرسوگا جیپ کو بھی چیک کر سکتے ہیں۔" ٹھاکر نے کہا۔

"تم نے خیال رکھنا ہے راگو۔ اگر یہ لوگ واپس یہاں آئیں تو تم نے فوراً" اطلاع دینی ہے۔" ٹھاکر نے راگو سے مخاطب ہو کر

کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے اپنی مخصوص فریکونسی بتا دی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ تیزی سے سڑک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ابھی وہ سڑک پر پہنچے ہی تھے کہ انہیں ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی اور پھر ایک ہیلی کاپٹر ان کے سروں سے گزرتا ہوا دارالحکومت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یہ تو چیف کا ہیلی کاپٹر ہے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"ہاں میرا خیال ہے کہ چیف واپس دارالحکومت جا رہے ہیں۔" مہاراجہ نے کہا۔

"اوہ کیا چیف کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ لوگ یہاں سے نکل گئے ہیں۔" ٹھاکر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب" نٹور نے جواب دیا اور ٹھاکر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران جولیا اور صالحہ کے ساتھ اس ویران احاطے میں موجود تھا۔ جہاں اس نے جیپ روکی تھی۔ جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل رمیش کے سب ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے چیک کرنے گئے ہوئے تھے۔

"ہیلی کاپٹر کی آواز" اچانک جولیا نے کہا تو باقی ساتھی بھی چونک پڑے اور چند لمحوں بعد ایک ہیلی کاپٹر ان کے سروں کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"اوہ، اوہ یہ تو شاگل کا مخصوص ہیلی کاپٹر ہے۔ عقبی لائٹ کے نیچے موجود مخصوص نشان بتا رہا ہے۔" عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ شاگل واپس چلا گیا ہے۔ مگر کیوں" جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ ناگ پور گیا ہو۔" صالحہ نے کہا۔

"نہیں ہیلی کاپٹر کی بلندی بتا رہی ہے کہ وہ دارالحکومت جا رہا ہے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں۔ وجہ" جولیا نے پوچھا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ ویسے شاگل اس طرح واپس نہیں جا سکتا۔ جبکہ اسے معلوم ہے کہ ہم نے صبح سویرے یہاں پہنچنا ہے۔ ضرور کوئی خاص بات ہوئی ہے۔" عمران نے کہا۔

"وہ بزدل آدمی ہے۔ اسے معلوم ہے کہ صبح یہاں فائٹ ہو گی۔ اسی لیے وہ پہلے ہی جان بچا کر بھاگ گیا ہے۔" تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں، ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ شاگل ہمیشہ اسے موقعوں پر دور رہنے کی کوشش کرتا ہے، جب اس کی جان کو خطرہ لاحق ہو۔" عمران نے تنویر کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح باتوں میں مزید کچھ وقت گزر گیا تو اچانک عمران کی جیب سے ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران اور اس کے ساتھی چونک

پڑے۔ عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو، ہیلو مارشل کالنگ۔ اوور" ٹرانسمیٹر سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس مائیکل اٹنڈنگ یو۔ اوور" عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم نے مارکیٹ ٹریس کر لی ہے۔ مارکیٹ کا وائس چیف سپر چیف سے ملنے گیا ہوا ہے۔ یہاں مارکیٹ میں دو چوکیدار موجود تھے۔

اب ہم وائس چیف کی واپسی کے منتظر ہیں۔ اوور" صفدر نے جواب دیا۔

"جاکسن کو واپس ہمارے پاس بھیج دو جلدی۔ اوور" عمران نے کہا۔

"میں نے اسے پہلے ہی بھیج دیا ہے۔ اوور" صفدر نے کہا۔

"تم وہاں محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"صفدر کا مطلب ہے کہ رمیش شاگل سے ملنے گیا ہوا ہے۔ لیکن شاگل تو ہیلی کاپٹر پر واپس چلا گیا ہے۔" جولیا نے کہا۔

"شاگل کی عادت ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں سے علیحدہ رہتا ہے۔ شاید رمیش سے ملنے کے بعد وہ واپس گیا ہو۔" عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل وہاں پہنچ گیا۔

"عمران صاحب جس عمارت کے بارے میں آپ نے بتایا تھا وہ زیادہ بڑی عمارت نہیں ہے۔ ایک درمیانے سائز کی احاطے نما عمارت ہے۔ ہم نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر ہم اندر داخل ہوئے تو وہاں صرف دو آدمی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ دونوں عام سے آدمی تھے۔ بہر حال ایک کو ہوش میں لا کر اس سے ہم نے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ چیف رمیش دو ساتھیوں سمیت شاگل کی کال آنے پر چیف کے ہیڈ کوارٹر گیا ہے۔ جس پر ہم نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا۔ پھر صفدر نے مجھے آپ لوگوں کو لینے کے لیے

بھیج دیا اور اب صفدر اس عمارت میں اکیلا موجود ہے۔" کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آؤ چلیں۔ لیکن ہم نے علیحدہ علیحدہ ہو کر وہاں پہنچنا ہے۔ کیونکہ رمیش اور اس کے ساتھی باہر ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمیں گروپ کی صورت میں جانے سے چیک کر لیں۔" عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کیپٹن شکیل کی رہنمائی میں وہ علیحدہ علیحدہ چلتے ہوئے سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک ایک جیپ کی آواز انہیں دور سے آتی سنائی دی۔ جیپ بڑی تھی اور خاصی تیز رفتاری سے بس ٹرمینل کی طرف جا رہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد جیپ ان کے درمیان سے نکل کر آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر ایک موڑ کاٹ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔

"جیپ میں مسلح افراد موجود تھے۔" عمران نے ساتھ چلتی ہوئی جولیا سے کہا۔

"ہاں میں نے بھی اسلحے کی جھلک دیکھی ہے۔" جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن جیپ چونکہ آگے جا کر نظروں سے غائب ہو چکی تھی۔ اس لیے وہ اسی طرح چلتے ہوئے آگے بڑھتے ہوئے چلے گئے۔ جولیا اور عمران سڑک کے ایک طرف چل رہے تھے۔ جبکہ تنویر اور صالحہ سڑک سے ہوتے ہوئے ایک احاطے نما عمارت کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ کیپٹن شکیل کے اشارے پر وہ سمجھ گئے کہ یہی ان کی مطلوبہ عمارت ہے۔ اسی لمحے اچانک عمارت کے اندر سے فائرنگ کی آوازیں

سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی تو وہ سب اچھل پڑے۔

"اوہ، اوہ اندر فائرنگ ہو رہی ہے۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح تیزی سے دوڑتا ہوا عمارت کی طرف بڑھا جیسے اس کے پیروں میں مشین گن فٹ ہو گئی ہو۔ عمارت کی چار دیواری زیادہ اونچی نہیں تھی۔ عمران نے دوڑتے دوڑتے یکلخت جمپ لگایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اس طرح فضا میں اٹھتا چلا گیا جیسے جمپ لگانے والے اوپر اٹھتے ہیں اور چند لمحوں بعد وہ دیوار کراس کر کے اندر غائب ہو گیا۔ جبکہ

تنویر، کیپٹن شکیل، صالحہ اور جولیا بھی دوڑتے ہوئے عمارت کے قریب پہنچے۔ اسی لمحے عمارت کے اندر سے فائرنگ کی تیز آوازیں دوبارہ سنائی دیں۔ تنویر اور کیپٹن شیکل نے بھی جمپ لگائی اور وہ ایک لمحے کے لیے دیوار پر نظر آئے اور پھر دیوار سے کود کر اندر غائب ہو گئے۔ جولیا اور صالحہ نے اچھل کے دونوں ہاتھ دیوار پر جمائے اور پھر ان کے جسم اوپر اٹھتے چلے گئے اور ایک لمحے کے لیے دیوار پر نظر آئے اور دوسرے لمحے وہ بھی اندر کود چکی تھیں۔

"صفدر شدید زخمی ہے۔" اسی لمحے تنویر کی آواز سنائی دی تو جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار تڑپ کر آگے بڑھیں۔

"کیا ہوا ہے یہاں پر۔ صفدر کیسے زخمی ہوا ہے۔" جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کے سینے میں گولیاں لگی ہیں۔ ویسے دو اور آدمی بھی ہلاک ہوئے پڑے ہیں۔ جبکہ ایک کی ٹانگوں میں گولیاں لگی ہیں۔ ان پر عمران نے فائرنگ کی ہے۔" تنویر نے جواب دیا۔ اس دوران وہ عمارت کے اندر پہنچ چکے تھے۔

"صفدر کہاں ہے۔" جولیا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"عمران اور کیپٹن شکیل اس کا آپریشن کر رہے ہیں۔ عمران نے کہا ہے کہ ہم باہر کی نگرانی کریں۔" تنویر نے کہا۔

"کیا یہاں میڈیکل باکس موجود تھا۔" صالحہ نے پوچھا۔

"ہاں" تنویر نے مختصر سا جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ باہر کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور صالحہ وہیں رک گئی تھیں۔ سامنے کمرے کا دروازہ بند تھا۔ جولیا کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ جبکہ صالحہ اس طرح خاموش کھڑی تھی جیسے پتھر کا بت سا کن کھڑا ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور شکیل باہر نکلا۔

"کیا ہوا" جولیا نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالٰی کا کرم ہو گیا ہے۔ ہم بروقت پہنچ گئے ورنہ نجانے کیا ہو جاتا۔" کیپٹن شکیل نے کہا تو ان دونوں نے بے اختیار گہرے سانس لینے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران بھی کمرے سے باہر آ گیا۔

"اللہ تعالٰی کا خاص کرم ہوا ہے۔" عمران نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"ہوا کیا تھا۔" جولیا نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ میں جب یہاں پہنچا تو صفدر ہٹ ہو چکا تھا اور کمرے سے تین آدمی باہر آئے تو میں نے انہیں ہٹ کر دیا۔ دو کے تو دلوں میں میں نے گولیاں اتار دیں اور ایک جس نے مجھے دیکھ کر گولیاں چلانے کا کہا تھا۔ اسے میں نے کولہوں پر گولیاں مار دیں کیونکہ میں اس کی آواز پہچان گیا تھا۔ پھر میں اندر گیا تو صفدر کی حالت بے حد خراب تھی۔ پھر کیپٹن شکیل اور تنویر بھی پہنچ گئے۔ اس کمرے میں میڈیکل باکس بھی الماری میں موجود تھا۔ جس میں پانی کی بوتلیں بھی موجود تھیں۔ اس لیے فوری طور پر کیپٹن شکیل کے ساتھ مل کر صفدر کا آپریشن کیا۔ گولیاں اس کے دل کو ٹکرائے بغیر رخ موڑ گئی تھیں۔ یہ اللہ کی خصوصی رحمت تھی۔" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور اس رمیش کا کیا ہوا۔" جولیا نے کہا۔ جبکہ صالحہ اس دوران تیزی سے آگے بڑھ کر کمرے میں چلی گئی تھی۔ عمران اور جولیا نے اس پر کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا تھا۔

"اس کی بھی بینڈ تج کر دی ہے۔" عمران نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔

"عمران صاحب یہاں کافی مقدار میں اسلحہ بھی موجود ہے۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس عمارت کو باقاعدہ سب ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہے۔۔ اس لیے یہاں اس ٹائپ کا میڈیکل باکس بھی موجود

تھا۔ "عمران نے جواب دیا اور پھر تینوں مڑ کر کمرے میں داخل ہو گئے۔

صفدر فرش پر بے ہوش پڑا تھا۔ اس کے سینے پر پٹیاں نظر آ رہی تھیں۔ صالحہ اس کے قریب فرش پر بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آتا دیکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اب صفدر اوکے ہے۔ اور تھوڑی دیر بعد ہوش میں آ جائے گا۔ "عمران نے صالحہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ جس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

"واقعی اللہ بے حد مہربان ہے۔ "صالحہ نے گلو گیر لہجے میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ ہمیں اب باہر نگرانی کرنی ہے۔ آؤ "جولیا نے آگے بڑھ کر صالحہ کا بازو پکڑ کر اسے بیرونی دروازے کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔ وہ صالحہ کی کیفیت کو سمجھ رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی صالحہ یکلخت رو پڑے گی۔ اس لیے وہ اسے کمرے سے باہر لے گئی تھی۔ کمرے میں ایک آدمی زخمی حالت میں پڑا تھا۔ اس کے کولہے پر بینڈ تیج کی گئی تھی۔ کیپٹن شکیل نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر عمران اور کیپٹن شکیل نے مل کر اسے کرسی پر رسی کے ساتھ باندھ دیا۔ اسی لمحے اس آدمی کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ تو عمران نے جلدی سے اس کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور ایک جیب سے ٹرانسمیٹر برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو ٹھاکر کالنگ۔ اوور "ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس رمیش اٹنڈ نگ یو۔ اوور "عمران نے رمیش کی آواز اور لہجے میں جواب دیا۔

"رمیش چیف واپس چلے گئے ہیں کیا ہوا ہے۔ اوور "ٹھاکر نے پوچھا۔

"ہاں۔ اوور "عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا ہوا۔ کوئی خاص بات۔ اوور "ٹھاکر نے پوچھا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ میں نے بھی ان کا ہیلی کاپٹر جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اوور "عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شاید کوئی مسئلہ ہے۔ رمیش کیا تم نے یا تمہارے آدمیوں نے یہاں کرسوگا جیپ آتی دیکھی ہے۔ اوور "ٹھاکر نے پوچھا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ جس جیپ پر وہ ناگ پور سے سوبران آئے تھے وہ کرسوگا جیپ ہی تھی۔

"کرسوگا جیپ یہاں، نہیں۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوور "عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اپنے دو ساتھیوں سمیت ناگ پور سے ہو آیا ہوں۔ ہمارا خیال تھا کہ ان کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہم ان پر وہاں جا کر ریڈ کر دیں۔ لیکن وہاں سے وہ لوگ غائب ہو چکے ہیں اور وہاں سے اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ کرسوگا جیپ میں سوار ہو کر نکل آئے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ وہ جیپ پر یہاں آئے ہوں گے۔ لیکن اب صبح کو پورے شہر میں چیکنگ کرنا پڑے گی۔ اوور "ٹھاکر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب وہ کازما پہاڑی کریک کے ذریعے نہیں آ رہے۔ اوور "عمران نے کہا۔

"دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو وہ یہاں پہنچ کر کہیں چھپ گئے ہیں۔ یا پھر کہیں اور نکل گئے ہیں۔ اب دن نکلنے پر پورے سوبران میں چیکنگ کرنا ہو گی۔ اوور "ٹھاکر نے کہا۔

"لیکن وہ جہاں بھی ہوں گے بہر حال انڈسٹریل ایریئے کا رخ ضرور کریں گے۔ اوور "عمران نے کہا۔

"ہاں اس لیے تو میں بھی اپنے سیکشن کے ساتھ اس جنگل سے باہر آ کر انڈسٹریل ایریئے کی عقبی طرف موجود ہوں۔ کیا تمہیں اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہے۔ اوور "ٹھاکر نے کہا۔

"نہیں مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ چیف کو بھی معلوم نہیں ہو گا۔ صرف انڈسٹریل ایریا ہی بتایا گیا تھا۔ اوور" عمران نے کافرستان کے وزیر اعظم اور شاگل کے دوران ہونے والی بات چیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بہر حال وہ اگر آئیں گے تو انڈسٹریل ایریئے میں ہی آئیں گے تو پھر ان سے نمٹ لیں گے۔ اوور اینڈ آل" ٹھاکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"بال بال بچے ہیں۔ اگر ہم کچھ دیر وہاں رہ جاتے تو ٹھاکر اور اس کے ساتھی اچانک ریڈ کر دیتے۔" عمران نے کمرے میں موجود کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب اب آپ کی پلاننگ کیا ہے۔ کیا آپ اس لیبارٹری کو پن پوائنٹ کر سکے ہیں۔ اس کے بغیر تو وہاں جانا خودکشی کے برابر ہو گا۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ تو وہاں جا کر چیکنگ کرنا پڑے گی۔ لیکن اب موجودہ صورتحال میں ان دونوں پارٹیوں کا پہلے خاتمہ کرنا ضروری ہو گا۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ اس نے ہاتھ بڑھا کر رمیش کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے اور تھوڑی دیر بعد جب رمیش کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ جبکہ کیپٹن شکیل ایک طرف فرش پر پڑے ہوئے صفدر پر جا کر جھک گیا اور اسے چیک کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ سیدھا ہوا تھا اس کی آنکھوں میں اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسی لمحے رمیش نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ رمیش نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تمہارا نام رمیش ہے اور تم کافرستان سیکرٹ سروس کے سیکشن کے چیف ہو۔" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر

کہا۔

"ہاں مگر تم کون ہو۔ تم نے مجھ پر فائر کھولا تھا۔" رمیش نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام عمران علی ہے اور میرا اور میرے ساتھیوں کا تعلق پاکیشیا ہے ہے۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا تو رمیش کے جسم نے اس طرح جھٹکا کھایا جیسے اچانک لاکھوں وولٹیج کی الیکٹرک رو اس کے جسم سے گزری ہو۔

"تم، تم اور یہاں۔ تم تو ناگ پور میں تھے۔" رمیش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن تم یہ بتاؤ کہ تم نے ہمارے ساتھی کو کس طرح ہٹ کیا تھا۔ کیا تم اچانک اندر آ گئے تھے۔" عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہمارے تو خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ یہاں تمہارے ساتھی نے قبضہ کر رکھا ہو گا۔ ہم خفیہ راستے سے اندر آئے تو ہمیں محسوس ہوا کہ یہاں کوئی اجنبی موجود ہے۔ جبکہ ہمارے دونوں ساتھی جو یہاں موجود تھے وہ نظر نہیں آ رہے تھے۔ پھر اچانک تمہارا ساتھی باہر سے برآمدے میں آتا دکھائی دیا تو ہم نے اس پر فائر کھول دیا اور وہ ہٹ ہو گیا لیکن اس نے گرتے گرتے ہم پر بھی فائر کھول دیا لیکن ہم بچ گئے اس دوران باہر سے دھماکے کی آواز سنائی دی تو ہم باہر کو بھاگے تو تم نے ہمیں ہٹ کر دیا۔" رمیش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ خفیہ راستہ کہاں ہے۔" عمران نے پوچھا تو رمیش نے راستے کی تفصیل بتا دی۔ عمران کے تعارف کرانے کے بعد وہ اس طرح سب کچھ بتائے چلا جا رہا تھا جیسے اس نے عمران کا نام سننے کے بعد ہر قسم کی جدوجہد کا خیال ہی چھوڑ دیا ہو۔

"تم کہاں گئے تھے۔" عمران نے پوچھا۔

"چیف شاگل کے پاس "اس نے جواب دیا۔

"کیوں تمہارا چیف تو شاید دارالحکومت چلا گیا ہے۔ "عمران نے کہا تو جواب میں رمیش نے چیف شاگل سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتادی۔

"تمہارے کتنے آدمی انڈسٹریل ایریئے میں موجود ہیں۔ "عمران نے پوچھا۔

"آٹھ آدمی وہاں موجود ہیں۔ "رمیش نے جواب دیا۔

"ان کا انچارج کون ہے۔ "عمران نے پوچھا۔

"راؤ "رمیش نے جواب دیا۔

"تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ وہ گھوش کا کیا ہوا۔ "اس بار چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رمیش نے پوچھا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتادی۔

"اچھا ہوا کہ چیف بروقت چلا گیا۔ بہر حال اب تم نے مجھے زندہ نہیں چھوڑنا لیکن میں تمہیں بتادوں کہ یہاں صرف میرا اسیکشن ہی نہیں ہے۔ بلکہ سیکرٹ سروس کے خصوصی سیکشن کا چیف ٹھاکر بھی اپنے آدمیوں کے ساتھ موجود ہے۔ اس لیے تم فورا" یہاں سے نکل جاؤ۔ ٹھاکر ایکریمیا کا تربیت یافتہ ہے۔" رمیش نے کہا۔

"تمہارا رابطہ راؤ سے کیسے ہوتا ہے۔ "عمران نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"ٹرانسمیٹر سے "رمیش نے جواب دیا اور پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے راؤ کی فریکونسی بھی بتادی۔

"اس ٹھاکر کی کیا فریکونسی ہے۔ "عمران نے پوچھا تو رمیش نے وہ فریکونسی بھی بتادی۔

"اس جگہ کو کیا کہتے ہو تم، سب ہیڈ کوارٹر یا کچھ اور "عمران نے پوچھا۔

"سب ہیڈ کوارٹر "رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے چونکہ مجھ سے بہت تعاون کیا ہے۔ اس لیے تمہیں زندہ چھوڑ دیتا ہوں لیکن تم اس طرح بندھے رہو گے۔ "عمران نے کہا۔

"نہیں نہیں مجھے اس طرح مت چھوڑو۔ بے شک گولی ماردو کیونکہ اس طرح میری موت انتہائی عبرتناک ہو گی۔ "رمیش نے اس بار گھگیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک صورت میں تمہیں رہا کیا جاسکتا ہے کہ تم اپنے ساتھیوں کو یہاں بلالو۔ "عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں بلالیتا ہوں۔ "رمیش نے فورا" کہا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی تھی اور عمران اس چمک کا مطلب اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اسے امید ہو گئی تھی کہ اس کے آٹھ مسلح ساتھی یہاں پہنچیں گے تو وہ نہ صرف آزاد ہو جائے گا بلکہ ان کی مدد سے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دے گا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران کے ساتھ تین مرد اور دو عورتیں ہیں۔ جن میں سے ایک مرد یعنی صفدر کو وہ فرش پر پڑے دیکھ رہا تھا اور صفدر جس طرح بے حس و حرکت پڑا تھا اس سے شاید وہ یہی سمجھا تھا کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ اسی طرح عمران سمیت اس کے آٹھ مسلح ساتھیوں کے مقابلے پر تین مرد اور دو عورتیں ہی رہ جاتی ہیں۔ عمران نے جیب سے اس کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"سن لو کہ اگر تم نے انہیں کوئی خاص اشارہ کرنے کی کوشش کی تو پھر ان کے یہاں پہنچنے سے پہلے تم عالم بالا میں پہنچ چکے ہو گے۔ "عمران نے کہا۔

"نہیں میں کوئی اشارہ نہیں کروں گا۔ "رمیش نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر اس کی بتائی ہوئی راؤ کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر کے اس نے اسے رمیش کے منہ کے سامنے کر دیا۔

"ہیلو ہیلو رمیش کالنگ راؤ۔ اوور "رمیش نے کال دیتے ہوئے کہا اور ہر بار جب وہ اوور کہتا تھا تو عمران بٹن

آف کر دیتا اور پھر آن کر دیتا۔

"یس سر راؤاٹنڈ نگ یو۔ اوور" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راؤ چیف کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشائی ایجنٹ ناگ پور سے واپس دارالحکومت چلے گئے ہیں اس لئے چیف بھی اپنے ہیلی کاپٹر پر واپس چلا گیا ہے۔ تم سب ساتھیوں کو کال کر کے واپس سب ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ تاکہ نئے سرے سے منصوبہ بندی کی جا سکے۔ اوور" رمیش نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہم ابھی واپس پہنچ رہے ہیں سر۔ اوور" دوسری طرف سے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ شاید وہ اس نگرانی جیسے بور کام سے نجات ملنے پر دلی طور پر خوش ہو رہا تھا۔

"خفیہ راستے سے واپس آنا۔ اوور اینڈ آل" عمران نے ہاتھ رمیش کے منہ پر رکھ کر خود رمیش کی آواز اور لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور ہاتھ ہٹا لیا۔ رمیش کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں۔ "

"تم، تم نے میری آواز اور لہجہ کیسے بنا لیا۔ " رمیش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میرے لیے معمولی بات ہے مسٹر رمیش۔ "عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے مجھ سے بات کیوں کرائی۔ خود ہی ساری بات کر لیتے۔ " رمیش نے کہا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم اپنے ساتھیوں سے کس انداز میں مخاطب ہوتے ہو اور وہ بہر حال تربیت یافتہ آدمی ہیں۔ اس لیے انہیں اگر ذرا سا بھی شک ہو جاتا تو معاملہ خراب ہو سکتا تھا۔ "عمران نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ رمیش کچھ سمجھتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک رمیش کی کنپٹی پر پڑا تو رمیش کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور گردن

ڈھلک گئی۔

"عمران صاحب صفدر کو اب تک ہوش آ جانا چاہیے تھا۔ " کیپٹن شکیل نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں میں نے اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا ہے۔ یہ جتنی دیر بے ہوش رہے گا اس کا ہی فائدہ ہے۔ " عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کیا فرش کے بجائے اسے اٹھا کر بیڈ پر لٹا دیا جائے۔ " کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ کم از کم چار گھنٹوں تک معمولی سی حرکت بھی اس کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ "عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب ہم نے رمیشن کے ان آٹھ ساتھیوں کا خاتمہ کرنا ہے آؤ میرے ساتھ۔ " عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹھاکر نے ناگ پور سے واپس آ کر اپنے ساتھیوں کو کازما کے سامنے والے جنگل سے نکال کر انڈسٹریل ایریئے کی عقبی سائیڈ پر مختلف جگہوں پر نگرانی پر مامور کر دیا تھا۔ جبکہ مہاراجہ ایک اور آدمی کے ساتھ کرسوگا جیپ کو تلاش کرنے گیا ہوا تھا۔ ٹھاکر کو سو فیصد یقین تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ سوبران ہی پہنچے ہوں گے اور اس وقت لازماً” وہ کہیں چھپے ہوئے ہوں گے۔ اگر اس جیپ کا سراغ لگ جائے تو پھر آسانی سے ان کا پتہ چلایا جا سکتا ہے اور ایک بار ان کا پتہ چل جائے تو ان کا خاتمہ ٹھاکر کے نقطہ نظر سے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ ٹھاکر نٹور کے ساتھ انڈسٹریل ایریئے کے شمال مغربی حصے میں ایک دیوار کی اوٹ میں پتھر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اندھیرے میں دیکھنے والی نائٹ ٹیلی سکوپ اس کے گلے میں لٹک رہی تھی۔ اسے واپس آتے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ چیف شاگل ہیلی کاپٹر پر واپس دارالحکومت چلا گیا ہے۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر رمیش سے بات بھی کی

تھی لیکن رمیش کو بھی معلوم نہ تھا کہ چیف شاگل اچانک کیوں چلا گیا ہے۔ وہ خود بھی یہی سمجھا تھا کہ چیف یقیناً'' کسی اہم اطلاع کی وجہ سے واپس چلا گیا ہے۔ کیونکہ یہاں کی تو اسے تسلی ہو گی کہ اس کے دو سیکشن یہاں موجود ہیں جبکہ بطور سیکریٹ سروس کے چیف اور بھی بے شمار معاملات کی ذمہ داری چیف کے سر ہو گی۔ تھوڑی دیر بعد اسے دور سے مہاراجہ واپس آتا دکھائی دیا۔ اس کا ساتھی بھی اس کے پیچھے تھا۔ انہیں آتے دیکھ کر ٹھاکر چونک پڑا۔

"کچھ پتا چلا؟" ٹھاکر نے پوچھا

"باس جیپ ٹرمینل سے مشرق میں ایک غیر آباد احاطے کے اندر موجود ہے۔ لیکن وہاں دور دور تک کوئی آدمی نہیں ہے۔" مہاراجہ نے آکر ایک پتھر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ اس لیے ہمیں جیپ نظر نہیں آئی۔ لیکن اب نجانے وہ کہاں ہوں گے۔ انہیں کیسے ٹریس کیا جائے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"باس انہیں تلاش کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ بہر حال یہیں آئیں گے۔" نٹور نے کہا۔

"باس۔ رمیش کے تمام ساتھی واپس چلے گئے ہیں۔" اچانک مہاراجہ نے کہا تو ٹھاکر بے اختیار اچھل پڑا۔

"واپس چلے گئے ہیں۔ کیوں" ٹھاکر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے انہیں سب ہیڈ کوارٹر جاتے دیکھا ہے۔ لیکن ان سے بات نہیں ہو سکی۔" مہاراجہ نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ابھی میری رمیش سے بات ہوئی ہے۔ اس نے تو ان کی واپسی کی کوئی بات نہیں کی۔" ٹھاکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ہو سکتا ہے کہ رمیش کو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کوئی خصوصی اطلاع ملی ہو اور وہ اپنے

ساتھیوں کو واپس بلا کر کوئی نئی منصوبہ بندی کرنا چاہتا ہو۔" مہاراجہ نے کہا۔

"کیسی منصوبہ بندی۔ جب پاکیشیائی ایجنٹوں کا ٹارگٹ انڈسٹریل ایریا ہے تو بہر حال وہ یہیں آئیں گے۔" ٹھاکر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ رمیش سے بات کر لیں باس۔" مہاراجہ نے کہا

"ہاں اب کرنی ہی پڑے گی۔ حالات یکلخت الجھ سے گئے ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ ناگ پور سے فرار ہو کر یہاں پہنچ گئے ہیں اور یہاں وہ غائب ہیں۔ چیف شاگل اچانک بغیر کسی وجہ کے دارالحکومت چلا گیا ہے۔ رمیش نے اپنے آدمی یہاں سے واپس بلوا لیے ہیں۔ یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔ یقیناً'' کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے اور مجھے اس سے علیحدہ رکھا جا رہا ہے۔ ویری گڈ۔" ٹھاکر نے خود کلامی کے انداز میں باقاعدہ حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر رمیش کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ٹھاکر کالنگ۔ اوور" ٹھاکر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس رمیش اٹنڈنگ یو۔ اوور" چند لمحوں بعد رمیش کی آواز سنائی دی۔

رمیش تمہارے آدمی واپس چلے گئے ہیں۔ کیوں۔ اوہ۔ ٹھاکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے انہیں واپس بلوا لیا ہے اس لیے۔ اوور" رمیش نے جواب دیا تو ٹھاکر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیوں، وجہ۔ کیا ہوا ہے۔ تم مجھ سے کیا چھپا رہے ہو۔" ٹھاکر نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"میں تم سے کچھ نہیں چھپانا چاہتا۔ لیکن اتنی بات تو تم بھی جانتے ہو کہ یہ باتیں ٹرانسمیٹر پر نہیں بتائی جا سکتیں۔ اوور" رمیش نے کہا تو ٹھاکر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں بھی معلوم ہو چکا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں موجود ہیں۔ اوور" ٹھاکر نے کہا۔ اس نے رمیش کی بات سے یہی سمجھا تھا کہ چونکہ پاکیشیائی ایجنٹ سوبران میں موجود ہیں۔ اسی لیے کال کیچ ہو سکتی ہے۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اس بات کا علم تمہیں ہی ہو سکتا ہے۔

میرے آدمی بھی۔ یہاں موجود ہیں۔ اس لیے مجھے بھی حالات کا علم ساتھ ساتھ ہوتا رہتا ہے۔ اوور" رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے جس طرح اپنے آدمی واپس بلوائے ہیں اس طرح تو تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو مشن مکمل کرنے کا خود موقع دے دیا ہے۔ اوور" ٹھاکر نے کہا۔

"میں تم سے کم محب وطن نہیں ہوں ٹھاکر۔ اب وہاں کچھ نہیں رہا۔ اسی لیے تو چیف بھی واپس چلے گئے ہیں۔ اوور" رمیش نے کہا تو ٹھاکر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ، اوہ تو یہ بات ہے۔ تمہارا مطلب ہے کہ ان پاکیشیائی انجنٹوں کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ اوور" ٹھاکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا کہ یہ باتیں ٹرانسمیٹر پر نہیں ہوا کرتیں۔ اس لیے میں نے اپنے آدمی بلوائے ہیں۔ اب وہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اوور" رمیش نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اچانک تمہیں اس بارے میں معلوم ہو جائے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی اصل معاملے کا علم ہو گیا ہے۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اوور" ٹھاکر نے کہا۔

"انہوں نے وہی غلطی کی ہے جو تم ٹرانسمیٹر کے ذریعے کرنا چاہتے ہو۔ اوور" رمیش نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ لیکن میں تفصیل معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

اوور" ٹھاکر نے کہا۔

"تم میرے سب ہیڈ کوارٹر آ جاؤ۔ پھر تفصیل سے بات ہو جائے گی۔ اوور" رمیش نے کہا۔

"اوکے میں اپنے ساتھی مہاراجہ کے ساتھ آ رہا ہوں۔ اوور" ٹھاکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹھاکر نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مہاراجہ جیپ نکالو۔ یہ معاملات ہی الٹ گئے ہیں۔ ہم خوامخواہ یہاں بیٹھے پاکیشیائی ایجنٹوں کا انتظار کر رہے ہیں۔" ٹھاکر نے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"باس یہ تو ممکن ہی نہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس کا علم ہو سکے۔ جس بات کا علم چیف کو بھی نہیں ہے اس کا علم انہیں کیسے ہو سکتا ہے۔" مہاراجہ نے کہا۔

"نہ صرف چیف کو علم ہو گیا ہے بلکہ اس رمیش کو بھی علم ہے۔ ضرور کوئی خاص مسئلہ ہے۔" ٹھاکر نے کہا اور پھر وہ نٹور سے مخاطب ہو گیا۔

"نٹور تم اپنے ساتھیوں سمیت یہاں رکو گے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"باس ہم اپنے ہیڈ کوارٹر کیوں نہ چلے جائیں۔ یہاں بیٹھنے کا کیا فائدہ۔" نٹور نے کہا۔

نہیں تمہارے پاس زیرو فائیو ٹرانسمیٹر ہے۔ میں تمہیں خود حکم دوں گا۔ فی الحال تم یہیں رہو۔" ٹھاکر نے جواب دیا اور نٹور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اور مہاراجہ جیپ میں سوار تیزی سے رمیش کے سب ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رمیش کے سب ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا۔ رمیش کے ساتھی اس کی کال پر وہاں پہنچے اور چونکہ عمران نے انہیں خفیہ راستے سے اندر آنے کا کہا تھا اس لیے وہ خفیہ راستے سے اندر آئے اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں نا صرف بے ہوش کر دیا

بلکہ انہیں اسی بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا گیا کیونکہ وہ تربیت یافتہ لوگ تھے۔ رمیش بھی ہلاک ہو چکا تھا اور یہ کام صالحہ نے کیا تھا۔ جیسے ہی کیپٹن شکیل نے اسے بتایا کہ عمران نے اسے اس کے تعاون کی وجہ سے زندہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے تو صالحہ بغیر کچھ کہے تیزی سے مڑی اور اس نے کمرے میں پہنچ کر بندھے ہوئے اور بے ہوش پڑے ہوئے رمیش پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ جب عمران نے اسے مصنوعی طور پر آنکھیں دکھائیں تو صالحہ بے اختیار پھٹ پڑی۔ اس کمینے اور خبیث کی وجہ سے صفدر اس حال کو پہنچا ہے اور آپ اسے زندہ چھوڑنا چاہتے ہیں۔ میں اس پورے گروپ کو گولیوں سے اڑا دوں گی۔" صالحہ نے ہذیانی انداز میں چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واہ اسے کہتے ہیں کہ دونوں طرف ہے آگ برابر کی لگی ہوئی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہی عمران صاحب اور نہ آپ میرے ساتھ کوئی مذاق کریں۔" صالحہ نے سخت لہجے میں کہا تو جولیا اسے بازو سے پکڑ کر ایک طرف لے گئی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے اپنی مزاحیہ باتوں سے باز نہیں آنا اور صالحہ اس وقت صفدر کی وجہ سے جس جذباتی کیفیت سے گزر رہی ہے۔ ان باتوں سے اس کی حالت مزید دگرگوں ہوتی چلی جائے گی اور عمران یہ سوچ کر ہنس پڑا کہ اس کے اور جولیا کے درمیان ایسے موقع پر صفدر بات کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جبکہ اب جولیا وہی کام کر رہی ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹھاکر کی کال آگئی اور جب کال ہوئی تو عمران کے چہرے پر یکلخت گہری سنجیدگی ابھر آئی۔

"کیا ہوا عمران صاحب کوئی خاص بات" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھاکر کی بات سے مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس بار ہمارے ساتھ کوئی لمبی گیم کھیلی گئی ہے اور ہم اس گیم کا شکار ہو گئے ہیں۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسی گیم" کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔ تنویر بھی چونک پڑا تھا۔

"میں نے تو ٹھاکر کو چکر دینے کے لیے کہا تھا کہ ٹرانسمیٹر پر بات نہیں ہو سکتی۔ میں چاہتا تھا کہ وہ بالمشافہ گفتگو کی بات کرے۔ لیکن اس نے جواب میں جو بات کی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاملات وہ نہیں جو ہمارے سامنے ہیں۔ بلکہ معاملات کچھ اور ہیں اور ہمیں چکر دیا جا رہا ہے۔" عمران نے کہا۔

"تو پھر اصل معاملات کا کیسے علم ہو گا۔" تنویر نے کہا۔

"ٹھاکر اپنے ماتحت مہاراجہ کے ساتھ یہاں آ رہا ہے ان دونوں کو بے ہوش کرنا ہو گا۔ تنویر تم نے پھاٹک کھولنا ہے اور کیپٹن شکیل تم نے ان کی جیب میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنی ہے۔" عمران نے کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر عمران نے جولیا اور صالحہ کو بھی اس بارے میں بریف کر دیا۔ صفدر اب دوسرے کمرے میں تھا۔ اسے ہوش آگیا تھا اور اسے تنویر اور کیپٹن شکیل نے بڑے احتیاط بھرے انداز میں فرش سے اٹھا کر دوسرے کمرے میں موجود بیڈ پر لٹا دیا تھا۔ عمران نے اسے اچھی طرح سمجھا دیا تھا کہ وہ زیادہ حرکت نہ کرے اور پھر تقریبا" نصف گھنٹے کے بعد جیپ کی آواز احاطے کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی سنائی دی۔ پھر جیپ مین گیٹ کے سامنے رک گئی اور جیپ کا ہارن بجایا گیا تو تنویر نے جو گیٹ کی عقب میں موجود تھا بڑا گیٹ کھول دیا۔ دوسرے لمحے

جیپ تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ عمران ایک چوڑے ستون کے عقب میں موجود تھا۔ جیسے ہی جیپ اندر داخل ہو کر رکی گیراج کے اندر ایک ستون کے عقب میں موجود کیپٹن شکیل بے بے ہوش کر دینے والی گیس پسٹل سے جیپ کے اندر فائر کھول دیا اور دوسرے لمحے ڈرائیور اور اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی دونوں وہیں پہلو کے بل گر گئے۔ عمران تیزی سے ستون کی اوٹ سے باہر نکلا اور جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر بھی اسی دوران پھاٹک بند کر کے واپس آگیا۔ ادھر کیپٹن شکیل بھی اب سامنے آگیا تھا۔ ان دونوں کو

جیپ سے باہر کھینچ لیا گیا اور پھر ایک کمرے میں لے جا کر کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔

"تنویر تم ان کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ یہ غیر ملکی تربیت یافتہ ہیں۔" عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا ان دونوں کی کرسیوں کے عقب میں کھڑا ہو گیا۔ جبکہ عمران کے کہنے پر کیپٹن شکیل نے باری باری دونوں کے حلق میں پانی ڈال دیا۔ جولیا اور صالحہ صفدر کے کمرے میں تھیں۔

"تم جا کر جولیا کو کہو کہ وہ باہر جا کر نگرانی کرے۔ ان کا کوئی ساتھی ادھر آ سکتا ہے اور تم بھی باہر کا خیال رکھو۔" عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تنویر تم کرسی لے کر بیٹھ جاؤ۔ ان سے ذرا لمبی باتیں ہوں گی۔" عمران نے کہا تو تنویر نے ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی اٹھائی اور ان کے عقب میں ایک سائیڈ پر رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

جبکہ عمران ان دونوں کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان میں سے ایک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اپنی کوشش میں ناکام ہو گیا۔

"یہ یہ۔ کیا مطلب۔ تم، تم کون ہو۔ رمیش کہاں ہے۔ اس آدمی نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ اس کی آواز سنتے ہی عمران پہچان گیا کہ یہی ٹھاکر ہے۔ اسی لمحے اس کا دوسرا ساتھی بھی ہوش میں آ گیا۔ اس نے بھی ایسے ہی حیرت کا اظہار کیا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ ٹھاکر کا ماتحت مہاراجہ ہے۔

"تمہارے بارے میں بتایا گیا ہے کہ تم نے ایکریمیا سے تربیت حاصل کی ہوئی ہے مسٹر ٹھاکر" عمران نے کہا۔

"تم کون ہو۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ رمیش کہاں ہے۔" ٹھاکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم اس سی- ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور میرا ساتھی تمہارے عقب میں موجود ہے۔ اس

لیے اگر تم نے یا تمہارے ساتھی نے رسیاں کھولنے کی کوشش کی تو میرا ساتھی بغیر مجھ سے پوچھے فائر کھول دے گا۔ جہاں تک رمیش کا تعلق ہے تو رمیش کو ہلاک ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ابھی تھوڑی دیر بعد پہلے رمیش کی مجھ سے بات ہوئی ہے۔" ٹھاکر نے کہا۔

"وہ میں نے رمیش کے لہجے اور آواز میں تم سے بات کی تھی۔ تمہیں تمہارے چیف شاگل نے شاید بتایا نہیں کہ یہ میرے لیے انتہائی آسان بات ہے۔" عمران نے کہا تو ٹھاکر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم نے رمیش پر کیسے قابو پا لیا۔ اس کا تو پورا سیکشن یہاں موجود تھا۔" ٹھاکر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"رمیش اور اس کا سیکشن اب ماضی کا حصہ بن چکا ہے اسے چھوڑو۔ تم اپنی بات کرو۔ تم کیا اصل بات بتانا چاہتے تھے۔" عمران نے کہا۔

"کیسی اصل بات" ٹھاکر نے کہا۔

"دیکھو ٹھاکر تمہاری اور میری پوزیشن ایک ہی ہے۔ رمیش کو بھی میں نہ مارنا چاہتا تھا لیکن اس نے ہمارے ایک ساتھی کو ہٹ کر دیا تھا۔ یہ تو اللہ کا کرم ہو گیا کہ وہ بچ گیا۔ اس لیے رمیش کو میرے ساتھیوں نے مار ڈالا لیکن اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو گے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا۔" عمران نے کہا۔

"کیا سچ سچ بتا دوں۔" ٹھاکر نے کہا۔

"وہی جو ٹرانسمیٹر پر بتانا چاہتے تھے۔" عمران نے کہا۔

"سوری۔ مجھے واقعی کچھ معلوم نہیں ہے۔" ٹھاکر نے کہا تو عمران اٹھا اور اس نے کوٹ کی جیب سے خنجر نکال لیا۔

"تم مجھ پر بے شک جس طرح چاہے تشدد کر ڈالو لیکن تم میری زبان نہیں کھلوا سکو گے۔ میں نے کار سوما کا عمل سیکھا ہوا ہے۔"

ٹھاکر نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تنویر اس کے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال دو۔" عمران نے تنویر سے کہا۔

"کانوں میں انگلیاں کیوں" تنویر نے چونک کر اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں چاہتا کہ ٹھاکر صاحب کو غیر مرئی آوازیں سنائی دیں۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر نے ٹھاکر کے عقب میں آ کر اس کے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال دیں۔ اسی لمحے عمران کا بازو بجلی کی تیزی سے گھوما اور ٹھاکر کے حلق سے ہلکی سی سسکاری نکلی۔ وہ واقعی تربیت یافتہ تھا۔ لیکن پلک جھپکانے کے وقفے میں عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور اس بار اس کی ناک کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔

"بس اب دونوں انگلیاں نکال دو۔" عمران نے کہا تو تنویر نے اس کے دونوں کانوں سے انگلیاں نکالیں اور سائیڈ پر ہٹ گیا۔ مہاراجہ کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم، تم جو چاہے کر لو میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔" ٹھاکر نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"تم اب کار سوما کا عمل نہیں کر سکو گے ٹھاکر۔ جب انسانی ذہن حیرت میں مبتلا ہو جائے تو پھر کار سوما کا عمل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے میں نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ تمہارے کانوں میں انگلیاں ڈال دے اور تم نے دیکھا کہ تم حیرت کی وجہ سے کار سوما کا عمل کرنے سے قاصر رہے اور اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مڑی ہوئی انگلی کا ہک ٹھاکر کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر مارا تو کمرہ ٹھاکر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا پورا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔ چہرہ

یکلخت مسخ ہو گیا اور آنکھیں تکلیف کی شدت سے پھٹ کر باہر کو نکل آئی تھیں۔

"بولو کیا ہے اصل معاملہ۔ بولو" عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹھاکر کی پیشانی پر دوسری ضرب بھی لگا دی۔

"بب، بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں" ٹھاکر کے منہ سے اس انداز میں الفاظ نکلے جیسے اس کی خواہش کے بغیر خود بخود منہ سے باہر آ رہے ہوں۔"

"بتاؤ اصل بات بتاؤ۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ٹھاکر نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے اور جیسے جیسے وہ بتاتا جا رہا تھا۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی کی تہہ چڑھتی جا رہی تھی۔ تنویر کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کے بھی ہونٹ بھینچ گئے تھے۔ ٹھاکر نے انہیں تفصیل سے بتا دیا تھا کہ یہاں کوئی اہم لیبارٹری نہیں ہے۔ صرف انہیں الجھانے کے لیے یہاں لیبارٹری اور اہم آلے کا پروپیگنڈہ کیا گیا ہے۔ اصل مشن تو شمالی پہاڑی علاقے کالاگ میں مکمل کیا جا رہا ہے اور پھر اس مشن کی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"یہ سب تمہیں کس نے بتایا ہے۔ کیا شاگل نے" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں مہاراجہ نے۔ میرا خیال ہے کہ چیف شاگل کو بھی اصل بات نہیں بتائی گئی۔ اگر بتائی گئی بھی ہے تو اس نے ہمیں کچھ نہیں بتایا۔" ٹھاکر نے جواب دیا۔

"تم بتاؤ مہاراجہ۔ سب کچھ سچ سچ بتا دو تو تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے۔ میں نے تو پہلے یہی آفر ٹھاکر کو بھی کی تھی۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔" مہاراجہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی ساری تفصیل بتا دی جو اس نے پہلے ٹھاکر کو بتائی تھی۔

"کیانام ہے تمہارے بھائی کا" عمران نے پوچھا۔

"کرم داس" مہاراجہ نے جواب دیا۔

"اس سے بات کر کے اپنی بات کنفرم کراؤ۔ تو میرا وعدہ ہے کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا۔ بولو کیسے اس سے بات ہو سکتی ہے۔" عمران نے کہا۔

"اس کی خاص ٹرانسمیٹر فریکونسی پر" مہاراجہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بھی بتا دی تو عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر مہاراجہ کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور اسے مہاراجہ کے منہ کے سامنے کر دیا۔

"ہیلو ہیلو مہاراجہ کالنگ۔ اوور" مہاراجہ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ عمران ساتھ ساتھ بٹن آن آف کرتا جا رہا تھا۔

"یس کرم داس اٹنڈ نگ یو۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں سوبران میں موجود ہوں۔ اسی سلسلے میں جو تم نے بتایا تھا۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو یہاں ہم نے الجھایا ہوا ہے۔ تم بتاؤ کیا ہو رہا ہے وہاں کا لاگ میں۔ مشن مکمل ہو گیا یا نہیں اوور" مہاراجہ نے کہا۔

"صرف دو روز کا کام باقی رہ گیا ہے ٹنل تو مکمل ہو گئی ہے۔ اب صرف اس کے اندر خصوصی ڈبل ایم میزائل پہنچانے ہیں اور یہ کام انتہائی احتیاط کا ہوتا ہے۔ کیونکہ معمولی سی غفلت سے بھی اگر یہ میزائل درمیان میں ہی پھٹ گئے تو پاکیشیائیوں کا میزائل اڈہ تو ایک طرف ہمارا اپنا سیٹ اپ ہی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔ اوور" کرم داس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ویسے مجھے یقین ہے کہ یہاں پاکیشیائی ایجنٹ اسی لیبارٹری کے چکر میں ہی الجھے رہیں گے۔ اوور" مہاراجہ نے کہا۔

"لیکن خیال رکھنا مہاراجہ۔ ایسا نہ ہو کہ تم ڈاجنگ کے چکر میں اصل لیبارٹری ہی تباہ کر بیٹھو۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا تو مہاراجہ کے ساتھ ساتھ عمران بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"اس کا منہ بند کرو۔" عمران نے ٹرانسمیٹر کو آف کرتے ہوئے کہا تو تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر نہ صرف مہاراجہ بلکہ ٹھاکر کے منہ پر بھی ہاتھ رکھ دیا۔

"کرم داس یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اصل لیبارٹری کا کیا مطلب۔ اوور" عمران نے مہاراجہ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے مہاراجہ۔ جبکہ میں سوبران لیبارٹری کی سیکیورٹی میں دو سال تک کام کر چکا ہوں۔ یہاں دو لیبارٹریاں ہیں۔ اوپر عام سی لیبارٹری ہے جس کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے لیکن اصل لیبارٹری نیچے ہے۔ اس کا راستہ بھی علیحدہ ہے اور دونوں لیبارٹریوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے ایسا نہ ہو کہ اوپر والی لیبارٹری تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ ایجنٹ نیچے والی لیبارٹری بھی تباہ کر دیں۔ اس طرح تو کافرستان کا ناقابل تلافی نقصان ہو جائے گا۔ اوور" کرم داس نے کہا۔

"اس کا راستہ کدھر سے ہے۔ اوور" عمران نے مہاراجہ کی آواز میں کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو یہ بات ٹاپ سیکریٹ ہے۔ یہ بتاؤ کیسے کال کی تھی۔ اوور" کرم داس نے پہلو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اپنے بھائی پر بھی اعتماد نہیں کرتے کرم داس۔ میں تو اپنے لیے پوچھ رہا ہوں۔" اوور" عمران نے قدرے روٹھ جانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ایسی تو کوئی بات نہیں۔ لیکن یہ سیکرٹ ہے اس لیے سوری۔ اوور" کرم داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا یہ ٹاپ سیکرٹ یہاں سب کو معلوم ہے۔ کازما پہاڑی کے کریک سے اس لیبارٹری کا راستہ جاتا ہے۔ اوور" اس بار عمران نے دوسرے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں اتنی دور سے کیسے راستہ ہو سکتا ہے۔ یہ راستہ تو عقبی طرف گھڑیال بنانے والی فیکٹری کے گودام میں سے ہے اور یہ گودام بند رہتا ہے۔ اوور" دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"اچھا چلو ہو گا۔ بہر حال میں نے اس لیے کال کی تھی تاکہ معلوم کر سکوں کہ تمہارا مشن مکمل ہو گیا ہے یا نہیں۔ اوور" عمران نے کہا۔ "اوکے۔ اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر نے بھی ان دونوں کے

منہ سے ہاتھ ہٹا لیے۔

"تم، تم جادو گر ہو۔ مافوق الفطرت ہو۔" مہاراجہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جبکہ ٹھاکر کی حالت بے حد خستہ ہو گئی تھی۔ اس کی گردن لٹکی ہوئی تھی۔

"نٹور کی کیا فریکونسی ہے۔" عمران نے ٹھاکر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ سخت ہو گیا تھا تو ٹھاکر نے اسی طرح گردن لٹکائے لٹکائے جواب دے دیا۔

"تنویر ان دونوں کو آف کر دو۔" عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ دوسے لمحے اس کے عقب میں تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ان دونوں کی چیخیں سنائی دی لیکن عمران مڑے بغیر آگے بڑھتا ہی چلا گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب" باہر موجود کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بڑے حیرت انگیز انکشافات ہوئے ہیں۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس کمرے میں داخل ہو گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے فون کا ریسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ شاید یہاں سو بران میں انکوائری آپریٹر مرد رکھا گیا تھا۔

"یہاں سے پاکیشیا دارالحکومت کا رابطہ نمبر دے دیں۔" عمران نے مقامی آواز اور لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"سر داور سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا چھوٹے صاحب" دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"داور بول رہا ہوں۔ خیریت ہے عمران تم نے اس وقت یہاں رہائش گاہ پر کال کی ہے۔" دوسری طرف سے سر داور کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا کے کالاگ پہاڑی سلسلہ میں موجود میزائلوں کا اڈہ انتہائی خطرے میں ہے سر اور" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میزائلوں کا اڈہ وہ کیسے۔ تم نے اس کی خصوصی حفاظت کے انتظامات کرا دیئے تھے۔ پھر کیا ہوا ہے۔" سر داور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے مہاراجہ اور ٹھاکر سے ملنے والی معلومات دوہرا دیں۔

"اوہ عجیب انداز میں سازش کی جا رہی ہے۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔" عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیسے" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چونکہ اس پہاڑی علاقے میں خوفناک زلزلے اکثر آتے رہتے ہیں۔ اس لیے اس اڈے کو ان زلزلوں سے

محفوظ کرنے کے لیے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ جس جگہ اڈہ ہے اسے کافی گہرائی میں کھود کر اس میں کرسیامیٹ دھات بھر دی گئی ہے۔ پھر اس پر مٹی ڈال کر اور بنیاد کھود کر اڈہ تعمیر کیا گیا ہے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ کرسیامیٹ دھات پر نہ ہی کوئی دباؤ اثر کرتا ہے اور نہ ہی کوئی جھٹکا۔ اس لیے یہ ٹنل اڈے کے نیچے تک ویسے ہی نہ جا سکے گی۔ ایک بات، دوسری بات یہ کہ یہ لوگ اگر ایٹم بم بھی اس اڈے کی بنیاد میں مار دیں تب بھی اڈہ تباہ نہیں ہو گا۔ صرف اوپر موجود اڈے اور میزائلوں کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ بغیر اجازت مکھی بھی اندر داخل نہیں ہو سکتی۔" سر داور نے کہا تو عمران کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ اس کے چہرے پر پہلے جو پتھریلی سنجیدگی نظر آ رہی تھی وہ یکلخت جیسے بھاپ بن کر اڑ گئی تھی۔

"اوہ آپ نے یہ بات کر کے میرا آدھے سے زیادہ خشک خون دوبارہ تروتازہ کر دیا ہے۔" عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ خبر سننے کے باوجود تمہارا صرف آدھا خون خشک ہوا تھا۔ حیرت ہے۔" سر داور نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اب کیا بتاؤں۔ ہے ہی آدھا خون باقی آدھا تو آغا سلیمان پاشا

اماں بی کو بتانے کی دھمکیاں دے دے کر مسلسل خشک رکھتا ہے۔" عمران نے جواب دیا تو سر داور بے اختیار ہنس پڑے۔

"او کے۔ اللہ حافظ" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب کال چیک تو نہ ہو جائے گی۔" کیپٹن شکیل نے کہا جو کمرے میں موجود تھا۔

"نہیں عام فون کالیں اس وقت تک چیک نہیں ہو سکتی جب تک خصوصی طور پر انہیں چیک نہ کیا جائے۔"

عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا کرنا ہے۔ اس ٹھاکر کے آدمی تو وہاں موجود ہوں گے۔" کیپٹن شکیل نے عمران کے ساتھ کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"انہیں بھی یہاں کال کر کے اسی طرح خاتمہ کرنا ہو گا جس طرح رمیش کے آدمیوں کا کیا تھا۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے جا کر ان دونوں لیبارٹریوں کا کریا کرم کر کے واپس چلے جائیں گے۔" عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر نٹور کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹھاکر کی آواز اور لہجے میں اسے کال کرنا شروع کر دی۔

کافرستان کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں تین افراد موجود تھے۔ ایک کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل، دوسرا سپیشل ایجنسی چیف وجے اور تیسرا انٹیلی جنس کرنل گپتا اور تینوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ وہ ہونٹ بھینچے ساکت بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد میٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور کافرستان کے پریذیڈنٹ اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے نو منتخب پرائم منسٹر تھے اور ان دونوں کے پیچھے پریذیڈنٹ کا ملٹری سیکرٹری تھا۔ جس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی شاگل سمیت وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور شاگل اور وجے دونوں نے انہیں سلام کیا۔ جبکہ کرنل گپتا نے فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔

"بیٹھ جائیں۔" صدر نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے لیے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے

بعد پرائم منسٹر بھی اپنے لیے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے تو شاگل، وجے اور کرنل گپتا بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ صدر کے ملٹری سیکرٹری نے فائل ان کے سامنے رکھی، سلام کیا اور مڑ کر اسی دروازے کی طرف

بڑھ گیا جہاں سے وہ اندر آیا تھا۔ اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا تو صدر نے فائل اٹھا کر پرائم منسٹر کے سامنے رکھ دی۔

"اسے دیکھیں اور بتائیں کہ سپیشل ایجنسی کے مشن کا کیا انجام ہوا ہے۔" صدر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر مجھے چیف آف سپیشل ایجنسی وجے نے رپورٹ دے دی ہے۔ جو کچھ ہوا ہے اس میں سپیشل ایجنسی کا کوئی قصور نہیں ہے۔" پرائم منسٹر نے فائل کھول کر اس میں موجود ایک کاغذ کو سرسری نظروں سے دیکھنے کے بعد فائل کو بند کرتے ہوئے کہا۔

"کس کا قصور ہے۔ وہاں موجود مشینری تباہ ہو گئی۔ غیر ملکی ماہرین ہلاک ہو گئے اور جو میزائل اس ٹنل میں داخل کیے گئے تھے ان کے پھٹنے سے ارد گرد کا پورا علاقہ خوفناک تباہی کی زد میں آ گیا۔ یہ کس کا قصور ہے۔ یہ مشن مکمل طور پر سپیشل ایجنسی کے پاس تھا اور کسی کو اس بارے میں علم نہ تھا۔" صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف وجے آپ تفصیل بتائیں۔" پرائم منسٹر نے وجے سے مخاطب ہو کر کہا تو وجے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھ کر بات کریں۔" صدر نے کہا۔

"شکریہ سر" وجے نے کہا اور بیٹھ گیا۔

"ہاں اب بتائیں کیا تفصیل ہے۔" صدر نے کہا۔

"جناب ہمارا مشن انتہائی کامیابی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ ہم نے ٹی ایس ٹنل کو پاکیشیائی میزائلوں کے اڈے کے قریب پہنچا دیا تھا۔ صرف ایک دو روز کا کام رہتا تھا۔ اس کے بعد ایک روز اس ٹنل میں خصوصی میزائلوں کی بھرتی کا کام تھا۔ اس کے بعد پاکیشیائی میزائلوں کا اڈہ یقینی طور پر تباہ ہو جاتا۔ ہم نے اس مشن کی حفاظت کے لیے ارد گرد کے تمام پہاڑی علاقوں میں چیک پوسٹیں قائم کی ہوئی تھیں اور کسی انسان تو انسان جانور کو بھی مشن ایریئے کے قریب آنے کی اجازت نہ تھی کہ اچانک ملٹری انٹیلی جنس کا ایک ہیلی کاپٹر وہاں فضا میں

نمودار ہوا۔ اس پر ملٹری انٹیلی جنس کا مخصوص نشان موجود تھا۔ اس کے پائلٹ سے بات ہوئی تو اس نے بتایا کہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے حکم پر فضائی کور دینے کے لیے راؤنڈ لگانے آیا ہے۔ اس نے اپنا نام کمانڈر مہتا بتایا اور پھر اپنا رینک اور نمبر بھی بتائے۔ ہم نے اسے واپس جانے کے لیے کہا۔ اس نے کہا کہ وہ صرف ایک راؤنڈ لگا کر واپس چلا جائے گا اور پھر اس نے راؤنڈ لگایا اور اس کے بعد اچانک اس میں سے میزائل فائر ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام مشینری تباہ ہو گئی۔ وہ میزائل جو پاکیشیا کے میزائلوں کے اڈے کو تباہ کرنے کے لیے منگوائے گئے تھے وہ بھی بلاسٹ ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی پورا علاقہ مکمل طور پر تباہ ہوتا چلا گیا۔ ٹنل بند ہو گئی اور تمام ماہرین ہلاک ہو گئے اور مشن مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ جبکہ ایک چیک پوسٹ نے اس ملٹری انٹیلی جنس کے ہیلی کاپٹر کو مڑ کر پاکیشیا کی سرحد کی طرف جاتے اور نظروں سے غائب ہوتے دیکھا۔ اس میں سپیشل ایجنسی کا کوئی قصور نہیں ہے۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکی تھی۔ یہ ملٹری انٹیلی جنس کی طرف سے کاروائی ہے سر" وجے نے بڑے جذباتی لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا کہتے ہیں کرنل گپتا" صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سردارالحکومت میں ائیر فٹنس ورکشاپ میں چار ہیلی کاپٹر برائے ضروری چیک اپ موجود تھے۔ کیونکہ قانون کے مطابق ہر تین ماہ بعد ان کی ضروری فٹنس چیکنگ ہوتی ہے۔ جب ہمیں اطلاع ملی کہ ملٹری ہیلی کاپٹر نے شمالی پہاڑی علاقے میں میزائل فائر کیے ہیں تو میں نے چیکنگ کی۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ ائیر فٹنس ورکشاپ میں علی الصبح چند افراد نے ریڈ کیا اور وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا گیا اور پھر وہ ایک ہیلی کاپٹر لے اڑے۔ یہ ریڈ ایسے وقت میں کیا گیا جب کہ ابھی ورکشاپ کھلی بھی نہ تھی۔ وہاں صرف چار چوکیدار تھے۔ جنہیں ہلاک کر دیا گیا۔ اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکا کہ کیا واردات ہوئی ہے۔" کرنل گپتا نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بتایا جا رہا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واردات پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کی ہے۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی اطلاع کیسے مل گئی۔ جبکہ یہ سب ٹاپ سیکرٹ تھا اور چیف شاگل آپ بتائیں کہ آپ نے کیا کیا ہے۔ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ ہی دارالحکومت میں ہلاک کر سکے اور نہ ہی سوبران میں۔ جبکہ انہوں نے سوبران میں انڈسٹریل ایریئے میں موجود اوپر والی عام سی لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیا اور اس لیبارٹری کے نیچے موجود کافرستان کی اہم ترین لیبارٹری بھی مکمل طور پر تباہ کر دی ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا اور کیوں ہو گیا۔ کیا آپ کی سروس نااہلوں اور نکموں کی سروس ہے۔" صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب صدر ہماری سروس کو سیکنڈ گریڈ سروس سمجھا جاتا ہے۔ اس سے حالات کو خفیہ رکھا جاتا ہے آپ نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ اصل لیبارٹری نیچے موجود ہے۔ ہم آخری لمحے تک یہی سمجھتے رہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہم نے اوپر والی لیبارٹری تباہ کرنے سے روکنا ہے۔ سپیشل ایجنسی قائم ہوئی مجھے اطلاع نہیں دی گئی۔ سپیشل ایجنسی نے شمالی پہاڑی علاقے میں انتہائی اہم ترین مشن پاکیشیا کے خلاف شروع کیا لیکن سیکرٹ سورس کو کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ آپ نے بھی اور جناب پرائم منسٹر صاحب نے بھی ہمیں اس قابل نہیں سمجھا کہ ہمیں اس مشن کے بارے میں بتایا جائے۔ جبکہ پاکیشیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو سب سے زیادہ بااعتماد سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے دو سیکشن سوبران میں موجود تھے لیکن دونوں سیکشن ہلاک کر دیئے گئے۔ اس طرح سیکرٹ سروس کے چوبیس افراد ہلاک ہوئے ہیں اور صرف اس لیے کہ ہمیں اصل حالات کا آخری لمحے تک علم نہیں ہونے دیا گیا۔ ان حالات میں یہی ہو سکتا ہے کہ میں اس پوسٹ سے استعفٰی دے دوں اور میں استعفٰی پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد چاہے آپ میرا کورٹ مارشل

کرنے کا حکم دے دیں۔ چاہے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دیں۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔" شاگل نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اسے صدر کے سامنے رکھ کر وہ واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کا استعفٰی نامنظور کیا جاتا ہے۔" صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے استعفٰی کا کاغذ پھاڑ کر اسے نیچے ڈسٹ بن میں پھینک دیا۔

"جناب صدر آپ کے اس پہلے سوال کا جواب ابھی تک نہیں ملا کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کو کیسے کالاگ پہاڑی سلسلے والے مشن کے بارے میں علم ہوا۔" پرائم منسٹر نے کہا۔

میں بتاتا ہوں کہ کیسے علم ہوا۔" شاگل نے کہا۔

"بتائیں" صدر اور پرائم منسٹر دونوں نے یک زبان ہو کر کہا۔

"ہمارے مواصلاتی سنٹر نے ایک ٹرانسمیٹر کال ٹریس کی ہے۔ یہ کال سوبران سے دارالحکومت کی گئی ہے۔ اس میں معروف سیکرٹ ایجنٹ مہاراجہ بات کر رہا تھا جبکہ دوسری طرف اس کا بھائی کرم داس بات کر رہا تھا۔ اس کال میں سوبران میں لیبارٹری کے بارے میں بھی تفصیل موجود ہے کہ اصل لیبارٹری کا راستہ عقبی طرف گھڑیاں بنانے والی فیکٹری کے گودام سے جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کرم داس نے یہ بھی بتایا کہ کالاگ پہاڑی علاقے میں ہونے والا مشن مکمل ہونے والا ہے۔ ٹنل تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور اب اس میں میزائل لانچ کر دیا جائے گا۔ ہمارے مواصلاتی سینٹر میں یہ سسٹم ہے کہ چوبیس گھنٹوں کے بعد تمام کالوں کو چیک کیا جاتا ہے۔ ان میں جو مشکوک ہوتی ہیں انہیں علیحدہ کر کے دوسرے سیکشن میں بھجوا دیا جاتا ہے۔ جہاں مزید چیکنگ ہوتی ہے۔ اس کے بعد کوئی ایسی کال ہو جو میرے نوٹس میں لائی جانی ضروری ہو تو اسے میرے ہیڈ کوارٹر

بھجوایا جاتا ہے۔ اس کال کی ٹیپ میرے ہیڈ کوارٹر پہنچی تو اسے سن کر دونوں آدمیوں کو پہچان لیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک آواز مہاراجہ اور دوسری کرم داس کی ہے جو سپیشل ایجنسی میں کام کرتا ہے۔" شاگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو ان دونوں کے درمیان کال تھی۔ پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم کیسے ہو گیا۔ کیا آپ کے ہیڈ کوارٹر سے مخبری ہوئی ہے۔" پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب صدر صاحب جانتے ہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران

کسی کی بھی آواز اور لہجے کی سو فیصد نقل کر لینے کا ماہر ہے۔ مہاراجہ کی بھی لاش وہیں سوبران کے اس سب ہیڈ کوارٹر سے ملی ہے۔ جہاں ہمارے دونوں سیکشنز کے افراد کی لاشیں ملی ہیں اور مہاراجہ کی لاش کے پوسٹ مارٹم سے ڈاکٹروں نے اس کی موت کا جو وقت بتایا ہے وہ اس کال سے کچھ پہلے کا ہے اس کا مطلب ہے کہ ایک طرف مہاراجہ کی بجائے عمران تھا۔" شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ ویری بیڈ۔ تو اس طرح اس شیطان کو ساری منصوبہ بندی کا علم ہوا۔ ویری بیڈ" صدر نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو اس کال کی ٹیپ کا کب علم ہوا تھا۔" پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"کالاگ میں واردات کے بعد جناب۔ رات کو ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی اور صبح سویرے انہوں نے کالاگ مشن پر کام دکھا دیا۔" شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس عمران کے ساتھ خوش قسمتی بھی چلتی ہے۔ اب دیکھو سب باتوں کا اسے اس انداز میں علم ہو جائے گا ایسا تو سوچا بھی نہیں جا سکتا۔" پرائم منسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس لیبارٹری کے ساتھ وہ قیمتی فارمولا بھی ضائع ہو گیا ہے۔ ورنہ میں اسے کسی دوسرے سائنسدان اور کسی اور لیبارٹری میں تیار کرا لیتا۔ بہر حال اب تقدیر سے تو نہیں لڑا جا سکتا۔" صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے اٹھتے ہی سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"جناب میرے بارے میں کیا حکم ہے۔" شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تفصیل سے باتیں ہونے کے بعد یہ بات کلئیر ہو گئی ہے کہ اس کیس میں سے کسی کا فالٹ نہیں تھا۔ بہر حال آئندہ سب نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔" صدر نے کہا اور واپس مڑ گئے تو شاگل، وجے اور کرنل گپتا تینوں کے چہرے کھل اٹھے۔ ظاہر ہے حالات کے مطابق انہیں یقین تھا کہ انہیں سخت سزا ملے گی۔ لیکن معاملہ صرف غصے کے اظہار پر ہی ختم ہو گیا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً" اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو" عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب اس بار تو اللہ تعالیٰ نے صفدر پر اپنا خصوصی کرم کیا ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"کرم تو بہر حال صفدر پر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے لیکن خصوصی کرم صالحہ پر ہوا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"صالحہ پر۔ کیا مطلب۔ کیا صالحہ بھی زخمی ہو گئی تھی۔ لیکن جولیا نے تو اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر نہیں کیا۔" بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا دل زخمی ہوا تھا اور جولیا کو اس کا بخوبی اندازہ تھا۔ لیکن اس نے سوچا ہو گا کہ چیف تو ویسے ہی جذبات سے عاری ہے۔ اس لیے دل کے زخمی ہونے کا کیا ذکر کیا جائے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دل زخمی ہوا تھا۔ آپ کا مطلب ہے کہ صفدر کے زخمی ہونے کی وجہ سے صالحہ پر کوئی خاص کیفیت طاری ہو گئی تھی۔" بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے صالحہ کی کیفیت تفصیل سے بتا دی۔

"آپ نے جو پوداز بردستی لگایا تھا۔ اب اس پر پھول آنے لگ گئے ہیں۔" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"دعا کرو پھول کے بعد پھل لگنے کی بھی نوبت آ جائے۔" عمران نے کہا اور اس بار بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب اس بار کافرستان نے واقعی ہمیں ڈاج دے دیا تھا۔ اگر آپ کی ٹھاکر کے ساتھ رمیش کے آواز اور لہجے میں بات نہ ہوتی تو کافرستان اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا تھا۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں یہ واقعی ڈاجنگ مشن تھا اور انتہائی کامیاب ڈاج دیا گیا تھا۔ یقین کرو جب مجھے پاکیشیائی میزائلوں کے اڈے کے بارے میں اصل معاملے کا علم ہوا تھا تو میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے تھے۔ یہ تو شکر ہے کہ سر داور نے مجھے تسلی دے دی ورنہ شاید میں اس لیبارٹری کو چھوڑ کر اس مشن کے پیچھے بھاگ پڑتا۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب جولیا نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس نے آپ سے کہا تھا کہ آپ لیبارٹری تباہ کرنے سے پہلے وہاں موجود فارمولا حاصل کر لیں لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا اور لیبارٹری کو تباہ کر دیا اس کی کیا وجہ۔ وہ واقعی انتہائی اہم فارمولا تھا اگر وہ پاکیشیا کے ہاتھ لگ جاتا تو ہمارا دفاع خاصا مضبوط ہو جاتا۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"دفاع مضبوط کرتے کرتے ہم بوڑھے ہو گئے ہیں لیکن یہ دفاع ہر بار کمزور ہو جاتا ہے۔ اور پھر تم کہتے ہو کہ فلاں فارمولے لے کر آؤ تاکہ دفاع مضبوط ہو۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ دفاع کو ایک بار ہی مضبوط کر لیا جائے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اب آپ کے سامنے تو اس بارے میں کوئی بات نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ آپ بہر حال ہم سب سے بہتر جانتے ہیں۔ بعض فارمولے واقعی اس قدر اہم ہوتے ہیں کہ ان کی موجودگی سے دفاعی قوت میں گراں قدر اضافہ ہو جاتا ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"شکر ہے تم نے مضبوط سے ہٹ کر اب قوت میں اضافے کی بات کی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ میں اگر فارمولے کے بارے میں جولیا کو بتا دیتا تو پھر لامحالہ مجھے یہ فارمولا تمہارے حوالے کرنا پڑتا۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

کیا مطلب کیا آپ نے فارمولا حاصل کر لیا ہے۔" بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں وہ اس وقت بھی میری جیب میں ہے۔ جولیا اس وقت آفس میں موجود نہیں تھی۔ اس لیے اسے اس کا علم نہیں ہو سکا اور جب جولیا نے مجھے کہا تو میں نے اس لیے انکار کر دیا کہ اب آغا سلیمان پاشا کی اپنے واجبات کی ڈیمانڈ اپنی آخری حدوں پر پہنچ گئی ہے۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ سلیمان کو صرف یہ کہہ دیں کی ایک انتہائی اہم دفاعی فارمولا پاکیشیا کے حوالے کرنے کے بجائے آپ کسی دوسرے ملک کو فروخت کر کے رقم اسے دینا چاہتے ہیں پھر دیکھیں کہ وہ کیا جواب دیتا ہے۔" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم تو بات سن کر ہنس پڑے ہو۔ جب کہ وہ مجھے گولی مارنے سے دریغ نہیں کرے گا۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ فائل نکالی اور اسے بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے دیا۔

"اسے ابھی محفوظ رکھو۔ اگر میں نے یہ فارمولا سر داور کو دے دیا تو لامحالہ اس پر فورا" کام شروع ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ کافرستانی حکام یہ معلوم کرانے کی کوشش کریں کہ کیا ہم فارمولا بھی لے اڑے ہیں یا نہیں۔ جب وہ مطمئن ہو جائیں گے تو پھر اس پر کام شروع کرائیں گے۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں اسے سیف میں رکھ آؤں۔" بلیک زیرو نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"سیف میں سے خصوصی چیک بک بھی اٹھا لانا" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"خصوصی چیک بک۔ کیا مطلب" بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے دو اہم مشن مکمل کیے ہیں اور تیسرا فارمولا بھی لا کر تمہیں دیا ہے۔ اس لیے تین خصوصی چیکوں کا تو میں ویسے ہی حقدار ہوں۔ اس کے علاوہ چوتھا کارکرگی کا اور پانچواں خون آدھا خشک کرانے کا۔" عمران نے جواب دیا۔

"خون آدھا خشک کرانے کا کیا مطلب ہوا۔" بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جب مجھے پتہ چلا کہ ہمیں ڈاج دے کر وہ ہمارے میزائلوں کا اڈہ تباہ کرنے والے ہیں تو واقعی میرا آدھا خون خشک ہو گیا تھا۔ عمران نے کہا۔

"آپ کے اندر خون ہے جو خشک ہوتا۔" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں بغیر خون کے کیسے زندہ رہ سکتا ہوں۔" عمران نے کہا۔

"جن میں خون ہوتا ہے ان میں جذبات بھی ہوتے ہیں اور جولیا کے مطابق آپ میں سرے سے جذبات ہیں ہی نہیں۔ اس کا تو یہی مطلب نکلتا ہے کہ آپ میں سرے سے خون ہی نہیں ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہے تو سہی لیکن تھوڑا سا سفید ہے۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد